9233

فہرست کتاب احسن القواعد

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱	دیباچہ	۱۱	فصل دوم فعل کے بیان مین	۲۵	ص سے ک تک۔
۳	بعض اصطلاحات۔	″	اقسام ماضی۔	۲۶	گ۔ل۔
۴	باب ۱ صرف کے بیان مین	۱۳	ماضی کے چھ صیغے۔	۲۷	م۔ن۔
۵	فصل اول اسم کے بیان مین	″	مضارع کا قاعدہ اور جو	۲۸	و ہا ہوز۔
″	معرفہ۔		مصدر اُس سے مستثنیٰ ہین	۲۹	یائے تحتانی۔
″	علم۔	۱۶	مضارع کے بنانیکا قاعدہ عام	۳۱	حروف مرکبہ کا بیان۔
″	ضمیر۔	″	حال۔	″	از۔ با تا۔
۸	اسم اشارہ۔	″	مستقبل۔	۳۲	را۔
″	اسم موصول۔	۱۷	امر و نہی۔	″	حروف عاطفہ۔
″	معہود۔	″	لازم و متعدی۔	۳۵	باب ۲ نحو کا بیان
۹	معرفہ مضاف۔	″	فعل مجہول بنانے کا قاعدہ	″	فصل اول مفرد اور مرکب کے
″	منادی۔	۱۸	فصل سوم حرف کے بیان مین		ذکر مین۔
″	مصدر۔	۱۹	اقسام حروف تہجی۔	۳۷	اقسام مرکب۔
″	اسم مشتق۔	″	معانی حروف مفردہ۔	″	مرکب اضافی۔
″	اسم فاعل۔	۲۰	ا۔ب۔	۳۹	مرکب توصیفی۔
۱۰	اسم مفعول۔	۲۱	ت۔	۴۰	مرکب امتزاجی۔
″	حالیہ۔	۲۲	ث۔ج۔چ۔	″	مرکب غیر امتزاجی۔
″	ظرف۔	۲۳	ح۔خ۔د۔	۴۱	فصل دوم جملہ کے بیان مین
″	آلہ۔	۲۴	ذ۔ر۔ز۔س۔ش۔	۴۲	جملہ فعلیہ۔

صفحہ	مضمون
۴۳	فاعل۔
//	مفعول۔
۴۴	مفاعیل سہ گانہ۔
//	متعلقات فعل۔
۴۵	جملہ اسمیہ۔
۴۶	جملہ خبریہ وانشائیہ۔
۴۷	اقسام جملہ بلحاظ ترکیب۔
۴۸	فصل ۳۔ حل ترکیب کے ذکر میں۔
//	قواعد ترکیب۔
۵۱	بدل اور مبدل منہ۔
۵۲	وہ اسما کہ ترکیب میں دوسرے اسما کے ساتھ ہوتے ہیں۔
۶۳	ترکیب صفحہ گلستان۔
۷۲	ترکیب اشعار بوستان۔
۷۸	**باب ۳**۔ مخففات و مقدرات وغیرہ۔
//	نقشہ مخففات الفاظ فارسی
۸۰	مخففات عربی مروجہ فارسی
//	مقدرات کا ذکر۔

صفحہ	مضمون
۸۱	ضمیمہ فوائد عجیبہ۔
۸۲	ب کا تلفظ۔
۸۳	اشباع واماله۔
//	فرق ترکیب توصیفی واضافی
۸۳	اقسام صفت۔
۸۴	ت کا املا۔
۸۵	اقسام استفہام۔
۸۶	فرق تا اور تے میں۔
//	**باب ۴**۔ اوزان مصادر عربی ومشتقات وغیرہ۔
۸۸	اوزان مصادر ثلاثی مجرد۔
۹۰	اسمار مشتقہ۔
//	اسم فاعل۔
//	اسم مفعول۔
۹۱	اسم آلہ۔
//	اسم ظرف۔
۹۲	اسم تفضیل۔
//	صفت مشبہ۔
۹۳	مصادر ثلاثی مزید۔
۹۸	اوزان رباعی۔

صفحہ	مضمون
۹۸	اسمار مشتقہ ثلاثی مزید ورباعی
۱۰۰	جمع الفاظ عربیہ۔
۱۰۵	بیان تثنیہ۔
//	بیان تصغیر۔
۱۰۶	**باب ۵**۔ ضرب الامثال کے بیان میں۔
۱۰۶	امثال الف۔
۱۱۰	امثال بار موحدہ۔
۱۱۲	// بار فارسی۔
۱۱۳	// تار فوقانی۔
۱۱۵	// ثار مثلثہ۔
//	// جیم۔
۱۱۶	// جیم فارسی۔
۱۱۸	// حار حطی۔
//	// خار معجمہ۔
۱۲۰	// دال مہملہ۔
۱۲۳	// ذال معجمہ۔
۱۲۴	// رار مہملہ۔
۱۲۵	// زار معجمہ۔
//	// سین مہملہ۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۲۷	اشال شین معجمہ۔	۱۴۷	استعارہ۔	۱۷۵	" شین معجمہ۔
۱۲۸	" صاد مہملہ۔	۱۴۹	مبالغات۔	۱۷۶	" صاد مہملہ۔
"	" ضاد معجمہ۔	۱۵۰	شعر وشعرا کا ذکر۔	"	" طار مہملہ۔
۱۲۹	" طار مہملہ۔	"	ابتدار شعر گوئی۔	۱۷۷	" عین مہملہ۔
"	" ظار منقوطہ۔	۱۵۱	باب ۷ محاورات واصطلاحات	۱۷۸	" غین منقوطہ۔
"	" عین مہملہ۔		اہل زبان بترتیب حروف تہجی	"	" فا۔
۱۳۰	" اشال غین منقوطہ	۱۵۲	محاورات حرف الف۔	۱۷۸	محاورات قاف۔
۱۳۱	" اشال فا۔	۱۵۴	" بار موحدہ۔	۱۷۹	" کاف تازی۔
"	" قاف۔	۱۵۸	" بار فارسی۔	۱۸۰	" کاف فارسی۔
۱۳۲	" کاف تازی۔	۱۵۹	" تار فوقانی۔	۱۸۱	" لام۔
۱۳۳	" کاف فارسی۔	۱۶۱	" ثار مثلثہ۔	"	" میم۔
۱۳۴	" لام۔	"	" جیم۔	۱۸۴	" نون۔
۱۳۵	" میم۔	۱۶۲	" جیم فارسی۔	۱۸۵	" واؤ۔
۱۳۷	" نون۔	۱۶۴	" حار حطی۔	۱۸۶	" ہار ہوز۔
۱۳۸	" واؤ۔	"	" خار معجمہ۔	۱۸۷	" یار تحتانی۔
"	" ہار ہوز۔	۱۶۶	" دال مہملہ۔	۱۸۸	فائدہ جلیلہ کارآمد۔
۱۴۱	اشال یار تحتانی۔	۱۶۹	" ذال معجمہ۔	۱۸۹	باب ۸ اقسام نثر ونظم وعیوب
۱۴۲	باب ۶ تشبیہات ومناسبات وغیرہ	۱۷۰	" رار مہملہ۔		شعر وغیرہ میں۔
"	تشبیہات۔	۱۷۱	" زار معجمہ۔	"	فصل اول اقسام نثر ونظم۔
۱۴۵	مناسبات۔	۱۷۲	" سین مہملہ۔	"	اقسام نثر۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۸۹	اقسام نظم۔	۲۰۰	ضعف تالیف۔	۲۱۰	رجوع۔
۱۹۱	قصیدہ۔	″	عدول۔	۲۱۱	استخدام۔
۱۹۳	تشبیب۔	″	تصرفات نہ گانہ فارسیان	″	لف ونشر۔
″	غزل۔	۲۰۳	فصل ۳۔ اغلاط کلام کے	۲۱۲	جمع۔
″	مثنوی۔		بیان میں۔	″	تفریق۔
۱۹۴	رباعی۔	″	اغلاط لفظی۔	″	تقسیم۔
″	مستزاد	۲۰۴	اغلاط معنوی۔	۲۱۳	تجرید۔
۱۹۵	فرد۔	۲۰۴	اغلاط ترکیبی۔	۲۱۴	مبالغہ۔
″	قطعہ۔	۲۰۵	توارد۔	۲۱۴	مذہب کلامی۔
″	ترجیع بند۔	۲۰۶	باب نہم۔ صنائع کے بیان میں	۲۱۴	حسن تعلیل۔
″	مسمط۔	″	فصل اول صنائع معنوی	۲۱۵	تاکید مدح بالفاظ شابہ ذم
۱۹۶	فصل دوم عیوب شعر کے بیان میں	۲۰۷	طباق۔	″	تاکید ذم بالفاظ شابہ مدح
″	تناقضہ۔	۲۰۸	مراعاۃ النظیر۔	″	استتباع۔
۱۹۷	تقدیم وتاخیر۔	″	ایہام تناسب۔	″	ادماج۔
۱۹۸	تعقید۔	″	تشبیہ۔	۲۱۶	توجیہ۔
۱۹۹	تضمین۔	″	اقسام تشبیہ۔	″	ہزل بمعنی جد۔
۲۰۰	تخلیع۔	۲۰۹	مشاکلت۔	″	تجاہل عارف۔
″	تخالف۔	۲۱۰	مزاوجت۔	″	قول بالموجب۔
″	تنافر	″	ارصاد۔	″	اطراد۔
″	غرابت۔	″	عکس۔	۲۱۷	تعجب۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۱۷	اعتراض۔	۲۲۳	معاد۔	۲۲۶	سیاق الاعداد۔
۲۱۸	تلمیح۔	//	قطع الحروف۔	//	تنسیق الصفات۔
//	براعت استہلال۔	۲۲۴	منقوط۔	//	توشیح۔
//	التفات۔	//	مہملہ۔	۲۲۷	باب دہم عروض و قوافی
۲۱۹	فصل ۲ صنائع لفظی۔	//	رقطا۔	//	اصطلاحات۔
//	تجنیس تام۔	//	خیفا۔	۲۲۸	فصل اول عروض کے
//	تجنیس مرکب۔	//	فوق النقاط۔		بیان میں۔
۲۲۰	تجنیس محرف۔	//	تحت النقاط۔	۲۲۹	زحافات۔
۲۲۰	تجنیس زائد۔	//	مقطع۔	۲۳۳	قواعد تقطیع۔
//	تجنیس مضارع۔	//	موصل۔	۲۳۷	نقشہ بحور معہ مثال و وزن
۲۲۱	تجنیس مکرر۔	۲۲۵	واسع الشفتین۔	۲۴۴	فصل ۲ قافیہ کے ذکر میں
//	تصحیف۔	//	واصل الشفتین۔	//	حروف قافیہ۔
//	قلب۔	۲۲۵	ذوالقافیتین۔	۲۴۶	حرکات قافیہ۔
//	اشتقاق۔	//	متلون۔	۲۴۷	عیوب قافیہ۔
۲۲۲	ردالعجز علی الصدر۔	۲۲۶	منقوص۔	۲۴۸	اقسام قافیہ۔
//	لزوم مالایلزم۔	//	محذوف۔		

ختم شد

تقریظ رخیتہ قلم بلاغت رقم حضرت استاذی جناب مولانا مولوی محمد احسن صاحب دام فیضہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

اب تک فارسی قواعد کے مؤلفون کا دستور تھا کہ پہلے مؤلفون کی تقلید کے سبب سے بہت باتین غیرضروری بلکہ بعض غلط بھی اپنی تالیفات مین لکھ دیتے تھے چنانچہ بیان حروف مین سب حروف کے معنی لغوی لکھتے تھے مثلاً الف کے بیان مین لکھتے تھے کہ اُس کے معنی لغت مین مرد مجرد کے ہین پھر اُس کے معنی استعمالی لکھتے تھے اور یہ نہ سمجھا کہ لغوی معنی کا موضوع لہ الف یعنی نام حرف اول کا ہے اور معانی مستعملہ مین اُس کا مسمّےٰ یعنی (ا) آتا ہے اسی طرح اور حروف کو سمجھنا چاہیے اور بعض امور ضروری کو ترک کرتے تھے مثلاً بڑے جملون کی ترکیب اور مضارع بنانے کا قاعدہ اور عروض و قوافی کہ حقیقت مین قواعد ہی کا ایک جزو ہے اور مشہور امثال و محاورات جن کے جاننے سے فارسی لکھنے اور سمجھنے دونون مین مدد ملتی ہے اُن چیزون کا ذکر نکرتے تھے اسی وجہ سے مین مدت سے چاہتا تھا کہ کوئی کتاب قواعد فارسی مین ایسی ہو جس کے پڑھنے سے طلبہ کو اچھی فارسی لکھنے کی استعداد ہوسکے اور جس قدر سوالات یونی ورسٹی مین متعلق بقواعد کالج کے بڑے درجون مین پوچھے جاتے ہین اُن سب کا جواب دے سکین پس یہ کتاب مسمّی بہ احسن القواعد جو مولوی نجف علیخان نے تالیف کرکے میرے سامنے اصلاح و ترمیم کے لئے پیش کی اُس کو مین نے خاطرخواہ پایا اور مؤلف کی خاطر اس مین محو و اثبات جس قدر مناسب جانا کر دیا۔ میری دانست مین طلبہ کے حق مین

کوئی کتاب قواعد کی اس سے زیادہ مفید اب تک تیار نہین ہوئی چنانچہ فہرست مضامین سے یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ اس کتاب مین کیسے کیسے مضامین کارآمد درج کئے گئے ہین مجھکو یقین ہے کہ تمام اساتذہ فارسی خواہ سرکاری مدارس کے ہون یا دیسی مکاتب کے اس کتاب لاجواب کو نعمت غیر مترقبہ سمجھین گے اور سہو و خطا کو جو خاصہ انسان ہے معاف فرمائین گے ؞؞
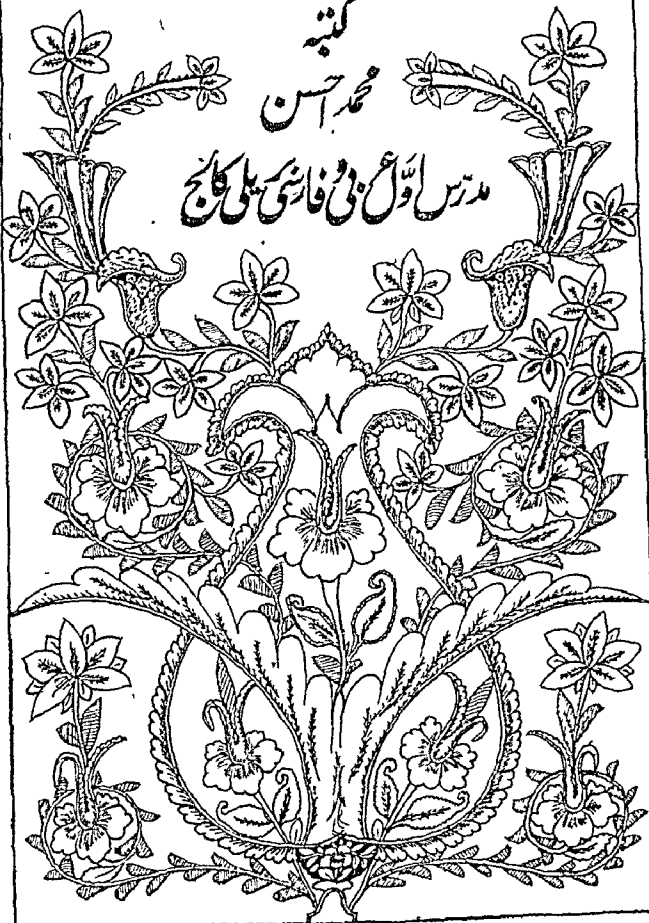
بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

بعد حمد وصلوٰۃ کے خاکسار ہیچمدان محمد نجف علی خان متوطن مرادآباد ساکن بریلی
اس کتاب کے مطالعہ کرنیوالون کی خدمت مین التماس کرتا ہے کہ جب اس فقیر کو جناب
نوشیروان معدلت حاتم سخاوت زیبا صورت پسندیدہ سیرت دقیقہ رس صحیح نظر
بیدار مغز صحیح القیاس رفیق نواز قدر شناس صدر دانش انجمن جناب ایم کیمپسن
صاحب بہادر ایم۔ اے ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ممالک مغربی وشمالی نے بریلی کالج مین
مدرس مقرر فرمایا اور مین نے طلبہ کو پڑھایا اور کلکتہ یونیورسٹی کے سوالات
امتحان کو دیکھا تو طلبہ کو نہایت کم استعداد اور سوالات کو ایسا مشکل پایا کہ طلبہ
کالج کا تو کیا ذکر اچھے مستعد طلبہ بھی اُنکے جواب دفعتہً بدون کتاب بینی
کے نہ بتا سکین اس لیے مین نے قواعد فارسی کو بطور سوال وجواب لکھ کر

طلبہ کو یاد کرایا اس ترکیب سے اُنکو قواعد کا یاد کرنا اور سوالات امتحان کا سمجھ کر جواب لکھنا آسان ہوگیا اور چونکہ مصنفین اور مؤلفین قواعد فارسی نے بیان قواعد مین سوائے چھوٹی چھوٹی مثالون کے بڑی عبارتون اور جملون کی ترکیب نہین لکھی اس سبب سے اکثر ذی استعداد ون کو بھی ترکیب کہنی دشوار ہوتی تھی اس خیال سے مینے کچھ قواعد ترکیب سمجھنے کے اور ہر طرح کے جملون اور بڑی عبارتون کی ترکیب بھی لکھکر طلبہ کو سمجھائی جس سے اُن کو ترکیب کہنی خوب آگئی اور نیز مصادر عربی اور اُن کے اسماء مشتقہ اور حروف اصلی اور زوائد کی پہچان اور اسماء کے تثنیہ وجمع وغیرہ کا بیان لکھکر یاد کرایا کہ فارسی مروجہ زمان حال کہ عربی سے مخلوط ہے بدون ان امور کے یاد کرنے کے نہین آتی پھر تو طلبہ کا یہہ حال ہوا کہ بریلی کالج کے طالب علم کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان عربی و فارسی مین سب کامیاب ہونے لگے ایک متنفس بھی بے نیل ہوا بلکہ اس کے سبب سے انگریزی کے صرف ونحو کا بھی یاد کرنا آسان ہوگیا جب نومبر ۱۸۸۳ء مین مین اپنے عہدہ سے مستعفی ہوا جب ہی سے تنزل کی ابتدا پڑگئی چنانچہ دو نو زمانون کی طلبہ کے نمبرون کے مقابلہ سے یہہ امر ظاہر ہو سکتا ہے۔

اب بعض مدرسین بریلی کالج اور اکثر احباب فارسی خوانان شہر نے مجھ سے استدعا کی کہ رسالہ مذکور کو از سر نو لکھون خصوصًا مخدومی وشفیقی مولوی محمد منیر صاحب کا اصرار اسباب مین حد سے متجاوز ہوا لہذا اُن سوداتِ پریشان کو جمع کرکے چند محاورات ومصطلحات فارسی اور اقسام نظم ونثر اور ضرب الامثال متعارفہ اور کسی قدر تشبیہات ومناسبات اور کچھ صنائع اور عروض وقوافی کو اُنپر اضافہ کرکے یہ رسالہ

ایک تمہید اور دس بابون کا مرتب کیا اور بنظر اصلاح خدمت مین استادی و مخدومی
جناب مولانا مولوی محمد احسن صاحب کی گذرانا الحمد للہ کہ جناب ممدوح نے رسالہ کو تمام
وکمال بنظر توجہ ملاحظہ فرماکر محو و اثبات بجاے مزین فرمایا اور ایک تقریظ اس پر
تحریر فرمائی جو آخر رسالہ مین مندرج ہے ؛
اور واضح ہو کہ پہلے اس سے اس رسالہ کے ابواب صرف و نحو کو مولوی محمد منیر
صاحب نے ۱۸۶۶ع مین چھپوایا بھی تھا جو انھین دنون مین ہاتھون ہاتھ
فروخت ہو گیا تھا

تمہید بعض اصطلاحات کے بیان مین

س زبان فارسی کے قسم ہے اور اُن مین سے کئے زبانین بہت بولی جاتی ہین ج سات
قسم سغدی سکزی زاولی ہروی فارسی پہلوی دری اور ان مین سے پچھلی مین
زیادہ مستعمل ہین س حروف علت کیا کیا ہین اور اُنکے نام کیا ہین ج و ا و-
الف - یا - اور اُن کو اخوات اعراب اور حروف مدہ اور لین بھی کہتے ہین س
اعراب کسے کہتے ہین اور اسکے اقسام کے نام عربی مین کیا ہین اور جس حرف پر
یہہ اعراب آتے ہین اس کا نام کیا ہوتا ہے ج اعراب حرکت کو کہتے ہین
اور وہ تین قسم ہے - فتحہ یا نصب زبر کو - کسرہ - یا جر زیر کو - ضمہ یا رفع پیش کو
کہتے ہین اور جس حرف پر یہ اعراب آتے ہین اُس کو متحرک کہتے ہین پس فتحہ
والے کو مفتوح یا منصوب اور کسرہ والے کو مکسور یا مجرور اور ضمہ والے کو
مرفوع یا مضموم کہتے ہین جیسے غلامی کا غ مضموم ہے اور لام مفتوح اور میم مکسور

س جزم اور سکون کسے کہتے ہیں اور جس پر یہ آتے ہیں اُس کا کیا نام ہوتا ہے ج حرکت کے نہونے کو جزم کہتے ہیں بشرطیکہ ماقبل اُس کا متحرک ہو اور جس حرف پر جزم یا سکون ہوتا ہے اُسے مجزوم یا ساکن یا زدہ کہتے ہیں جیسے شد کی دال س وقف کسے کہتے ہیں اور موقوف کیا ہے ج سکون کے بعد اعراب کے نہونے کو وقف بولتے ہیں اور موقوف وہ حرف غیر متحرک ہے جس کے پہلے حرف ساکن ہو جیسے اسپ کی پ س مشدد کس کو کہتے ہیں ج جس حرف پر تشدید ہو اور وہ دو دفعہ پڑھا جاوے جیسے فرخ اور خرم کی ر س الف ممدودہ اور مقصورہ کس کو کہتے ہیں ج فارسیوں کی اصطلاح میں جو الف بڑھا کر پڑھا جاوے جیسے لفظ آب میں وہ ممدودہ ہے اور اس کے سوا اور الف مقصورہ ہیں جیسے اگر میں س تنوین کس کو کہتے ہیں ج دو زیر یا دو زبر یا دو پیش کو کہتے ہیں اور جس حرف پر ایک سی دو حرکتیں ہوتی ہیں تلفظ میں اُس کے آخر نون پڑھا جاتا ہے اور زبر کی تنوین میں آخر کو الف ہوتا ہے جیسے فوراً اور اتفاقاً میں لیکن اگر حرف آخرہ مدورہ ہو تو الف نہیں لکھتے جیسے تذکرۃ

[حاشیہ: لا عمل اصطلاح میں ان کی قسم اور ... کہتے ہیں جو اہل زبان کی ... میں ... قواعد ... ۱۲]

باب اوّل صرف کے بیان میں

س علم صرف کی تعریف اور غرض کیا ہے ج صرف سے اشتقاق اور گردان کلمہ اور تعلیل وغیرہ معلوم ہوتی ہے اور غرض اس سے یہ ہے کہ متکلم لفظ صحیح بولے س کلمہ کی تعریف اور اقسام کیا ہیں ج کلمہ وہ لفظ بامعنی ہے جسکو آدمی بولے اور اس کی تین اقسام ہیں اسم فعل حرف اور انکو تین فصلوں میں بیان کرتے ہیں

فصل اوّل اسم کے بیان مین (س) اسم کسکو کہتے ہین اور وہ کے قسم ہے ج اسم وہ ہے جو نام ہو کسی شے کا اور اسکی دو قسمین ہین اسم ذات اور اسم صفت پس اسم ذات وہ ہے جو نام ہو ذات کسی شے کا جیسے پیر از درخت نیکی بدی اور اسم صفت وہ ہے جسمین کوئی معنی وصفی پائے جاتے ہون جیسے نیک و بد وغیرہ (س) اور کیا تقسیم صرفی مطلق اسم کی کے قسمین ہین ج تین جامد مصدر مشتق (س) اسم جامد کی تعریف اور اقسام کیا ہین ج جامد اسم غیر مشتق اور غیر مصدر کو کہتے ہین اور اس کی دو قسمین ہین نکرہ اور معرفہ جیسے قمر و شتر زید خوب (س) نکرہ کس کو کہتے ہین ج اسم غیر معین کو نکرہ کہتے ہین (س) معرفہ کی تعریف اور اقسام اور خاصیت کیا ہے ج معرفہ وہ ہے جو شے معین پر دلالت کرے اور اس کی سات قسمین ہین علم ضمیر اسم اشارہ موصول معہود ذہنی یا خارجی مضاف پانچون قسمون مذکورہ کی طرف منادیٰ اور خاصیت معرفہ کی یہہ ہے کہ وہ صفت نہین ہوتا ہے (س) علم کی تعریف اور اقسام بتلاؤ ج علم وہ ہے جو کسی شے معین کا نام ہو جیسے زید اور اس کو اسم خاص یا جزئی حقیقی بھی کہتے ہین اور سوائے اسکے پانچ قسمین اور ہین۔

علم

اوّل کنیت جو باپ یا بیٹے وغیرہ کی اضافت سے ہو جیسے ابوالقاسم ابن عباس دوم خطاب جو بڑون کی طرف سے کسی کو دیا جائے جیسے شرف الدولہ۔ سوم عرف جیسے کالیخان سے کلن اور حافظ شیرازی وغیرہ۔ چہارم تخلص جیسے سعدی اور عرفی پنجم لقب جسمین معنی وصفی ملحوظ ہون جیسے جلال الدین لقب اکبر بادشاہ کا (س) ضمیر کس کو کہتے ہین اور مرجع کیا ہے ج ضمیر وہ لفظ ہے کہ

ضمیر

بجاے اسم سابق مذکور شدہ کے جس کو اُس کا مرجع کہتے ہین لایا جاوے س اضمار قبل الذکر کس کو کہتے ہین ج مرجع سے ضمیر کے مقدم لانے کو کہتے ہین جیسے ؎ دگر بماند متاعیش در دکان نرگس ضمیر شین اپنے مرجع نرگس سے پہلے لائی گئی ہے س ضمیر کے قسم ہے اور ہر ایک کی تعریف کیا ہے ج اوّل ضمیر کی دو قسمین ہین متصل اور منفصل متصل وہ جو کلمہ سے ملی ہوئی آوے جیسے کردم مین میم اور کتابش کا شین۔ اور منفصل وہ ہے جو علحدہ کلمہ سے ہو جیسے من اور تو اور پھر ہر ایک کی تین تین قسمین ہین اوّل مرفوع جس کو فاعلی بھی کہتے ہین وہ ہے جو کسی فعل کا فاعل یا مبتدا ہووے جیسے آمدم یا او حاضر است دوم منصوب جس کو مفعولی بھی کہتے ہین وہ ہے جو فعل کا مفعول ہو جیسے زدندش سوم مجرور جسکو اضافی بھی کہتے ہین جو مضاف یا حرف جر کے بعد واقع ہو جیسے غلامم اور بتو تو کل ضمیرین چھہ قسم ہوئین مرفوع متصل مرفوع منفصل منصوب متصل منصوب منفصل مجرور متصل مجرور منفصل س ضمیر متصل کی کے قسمین ہین مع تعریف بتلاؤ ج دو قسمین مستتر اور بارز مستتر وہ ہے جس کے لیے کوئی لفظ فعل مین نہو اور معنی اُسکے لئے جاوین جیسے کرد مین ضمیر غائب مستتر ہے اور یہہ ہمیشہ صیغہ واحد غائب مین مستتر ہوا کرتی ہے اور صرف امر و نہی کے واحد حاضر مین بھی مستتر ہوتی ہے۔ اور بارز وہ ہے جسکے لیے کوئی لفظ فعل مین لگایا جاوے جیسے آمدی مین ی س کل ضمائر متصل کتنی ہین اور کسوقت مین کس کس معنے کا فائدہ دیتی ہین ج دس ہین م یم ی ید ند م مان ت تان ش شان ان مین سے اول کی پانچ متصل فاعلی ہین یعنی جب اُنکے پہلے فعل آتا ہے تو وہ ضمیرین متصل فاعل فعل مذکور کا ہوتی ہین جیسے رفتم رفتیم اور آخر کے پانچ مع م کے متصل مفعولی ہین بشرطیکہ اُنسے پہلے فعل متعدی واقع ہو جیسے کُندم اور زدندمان اور بردندت

وغیرہ اور یہی چھون متصل اضافی ہونگے اگر انسے پہلے کوئی اسم آوے جیسے کتابم آورخانت
اور نامش وغیرہ اور ان ضمیرون پر حرف جر نہین آتا اس کل ضمائر منفصل کے ہین
اور کس وقت مین کس کس معنی کا فائدہ دیتی ہین ج جب من تو شما او یا وے
او یشان یا ایشان۔ جب یہہ فعل سے پہلے آتی ہین یا مبتدا ہوتی ہین تو
فائدہ منفصل فاعلی کا دیتی ہین جیسے من نوشتم یا من حاضرم اور جب را انکے
آگے آتا ہے تو منفصل مفعولی کا اور اس وقت نون لفظ من کا اور واو لفظ تو کا
گر جاتا ہے مرا اور ترا بولتے ہین اور جب کوئی اسم یا حرف جر آتا ہے تو
فائدہ منفصل اضافی کا دیتی ہین جیسے کتاب تو از من س ضمائر متصل مین کچھ اور
بہی تغیر ہوتا ہے ج ہان ضمائر متصل فاعلی اور اضافی اگر ایسے کلمہ سے ملحق
ہون جس کے آخر ہا مختفی ساکن ہو تو اُن سے پہلے الف بڑھا دیتے ہین جیسے
ساختہ ات اور گفتہ ام وغیرہ اور اگر ضرورت کے باعث ضمیر مقدم ہو جاتی
اور بعد ساکن کے آتی ہے تب بہی الف بڑھاتے ہین جیسے ؎ چو نام تو ام
جان نوازی کند۔ اور اگر ایسے کلمہ مین ملین جس کے آخر مین الف ہو یا واو تو صرف
اضافی مین ضمیر سے پہلے ی بڑھا دیجائیگی جیسے پایم اور خدایم اور رویش اور
بویت س لفظ خود یا خویش یا خویشتن کس وقت بجائے ضمیر کے استعمال
کئے جاتے ہین ج جب کوئی اسم یا ضمیر کسی جملہ مین اول مبتدا یا فاعل واقع
ہوکر پہر وہی اسم یا ضمیر مضاف الیہ واقع ہو تو ایسی حالت مین بجائے
پچھلے اسم یا ضمیر کے یہ الفاظ مستعمل ہوتے ہین جیسے زید بخانہ خود موجود است
یا زید عمر را بخانہ خویشتن برد س لفظ خود و خویشتن کسی اور معنے

کا بھی فائدہ دیتے ہین ج کبھی ضمیر ماقبل کی تاکید کے لیے بھی آیا کرتے ہین جیسے
س اوخویشتن گم ست کرا رہبری کند ؛ س سوائے لفظ خویش وغیرہ کے
اور الفاظ بھی بجائے ضمائر استعمال کیے جاتے ہین ج ہان چنانچہ بجائے ضمیر
متکلم بندہ مخلص وغیرہ اور بجائے ضمیر مخاطب خداوند قبلہ وغیرہ اور بجائے ضمیر غائب
جناب موصی الیہ وغیرہ جو انشاؤن مین بکثرت موجود ہین س اشارہ اور مشارالیہ
کی تعریف مع مثال بتلاؤ ج اسم اشارہ وہ ہے جس سے کسی چیز محسوس
کی طرف اشارہ کرین اور جس چیز کی طرف اشارہ کرتے ہین اُسے مشارالیہ
کہتے ہین اور اشارہ کے لیے دو لفظ ہین آن واسطے اشارہ بعید کے اور این واسطے
اشارہ قریب کے آتا ہے اور عربی کا اشارہ قریب ہذا بھی فارسی مین بہت مستعمل
ہے اور اشارہ محسوس اور غیر محسوس دونون کی طرف ہو سکتا ہے س اسم موصول
کسے کہتے ہین اور اُسکے واسطے کیا کیا لفظ ہین ج اسم موصول وہ اسم ہے
جسکے آگے ایک جملہ بطور بیان واقع ہو اور اِس جملہ کو صلہ کہتے ہین اور صلہ اور موصول
کے درمیان ایک کاف ضرور لایا کرتے ہین اور لفظ آن تنہا یا کسی اسم سے ملکر فائدہ
اسم موصول کا دیتا ہے اور ایسے ہی یائے مجہول کسی اسم کے آخر ملکر موصول کا
فائدہ دیتی ہے اور لفظ آنکہ اور آنانکہ ہر کہ ہر آنکہ آنچہ ہر آنچہ اسمائے موصول
ہین جیسے س آنکس کہ مرا بکشت باز آمد پشیں ؛ لفظ آنکس اسم موصول
ہے اور س کسانیکہ زین راہ برگشتہ اند ؛ مین لفظ کسانے اسم موصول
ہے س معہود ذہنی اور خارجی کس کو کہتے ہین ج معہود ذہنی وہ
اسم نکرہ ہے جو ذہن متکلم یا مخاطب مین مشخص ہو مثلاً لفظ دشمن سے اگر

اسم اشارہ

اسم موصول

معہود

مراد زید وغیرہ کوئی شخص معین ہو تو اس وقت مین اسی معہود ذہنی کہین گے اور
معہود خارجی وہ نکرہ ہے جو کسی خاص وجہ سے ذات معین پر دلالت کرے جیسے
لفظ خلیل سے ذات ابراہیم علیہ السلام سمجھی جاتی ہے س ایسے اسماء نکرہ کی مثالین
دو جنمین بسبب اضافت تعریف آگئی ہو ج جیسے غلام زید اور برادر اور
رہر دان طرف اور ہمراہی شخصیکہ دیروز آمدہ بود اور پسر خلیل س ساتوین
قسم معرفہ کی مع تعریف بتلاؤ ج ساتوین قسم منادی ہے اور منادی اُسے کہتے ہین
جو پکارا جاوے جیسے اے زن س منادی مین اور کون اسم داخل ہے
ج مندوب بھی منادی مین داخل ہے اور مندوب وہ ہے جسے بوجہ حزن یا تاسف
یاد کرتے ہین جیسے ولے نصیب س مصدر کی تعریف اور اقسام بتلاؤ ج مصدر وہ
اسم ہے جو کسی شے کے ہونے یا کرنے پر دلالت کرے اور اُسکے آخر دن یا تن ہو اور
اُس کی چار قسمین ہین متصرف اور مقتضب اور وضعی اور غیر وضعی یا جعلی س اقسام
مصدر کی تعریف و امثلہ بتاؤ ج متصرف وہ جس سے تمام افعال مشتق ہوتے ہین
جیسے کردن اور مقتضب وہ جو ایسا نہو جیسے سُخن بمعنی فہمیدن اور وضعی وہ
جسے واضع فارس نے بنایا ہو جیسے گردیدن اور آمدن وغیرہ اور غیر وضعی یا
جعلی وہ جو کسی اور زبان کے لفظین علامت مصدر دن یا تن بڑھادین جیسے
طلب سے طلبیدن اور چال سے چلیدن وغیرہ س اسم مشتق کی تعریف مع اقسام
بیان کرو ج اسم مشتق وہ ہے جو مصدر سے بنایا جاوے اور اُسکی چھ قسمین ہین
اسم فاعل اسم مفعول اسم حالیہ اسم ظرف اسم آلہ حاصل مصدر س اسم فاعل کی
تعریف بیان کرو ج اسم فاعل وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے

مندوب

منادی

مصدر

اسم مشتق

اسم فاعل

جس سے فعل صادر ہوا ہو یا اُس کے ساتھہ قائم ہو جیسے زندہ اور میرندہ س اسم فاعل کی اقسام اور اُن کے بنانے کا قاعدہ کیا ہے ج اُس کی دو قسمین ہین اول قیاسی جو امر حاضر کے آخر ندہ لگانے سے بنتا ہے جیسے گوئی سے گوینده. دوم سماعی جو امر حاضر یا ماضی کے آخر الف یا گار یا آر بڑھانے سے بنتا ہے جیسے بین سے بینا اور آموزگار پروردگار نمودار وغیرہ۔ اور عربی کا اسم فاعل جو فاعل کے وزن پر ہوتا ہے وہ بھی فارسی مین بہت آتا ہے جیسے کاتب اور عالم وغیرہ س اسم مفعول کس کو کہتے ہین اور کیونکر بنتا ہے ج اسم مفعول وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جسپر فعل واقع ہوا اور وہ ماضی مطلق کے آخر ہ زیادہ کرنے سے بنتا ہے جیسے کشت سے کشتہ۔ اور عربی کا اسم مفعول جو مفعول کے وزن پر ہو وہ بھی فارسی مین اکثر مستعمل ہے جیسے مطلوب اور معلوم وغیرہ س اسم حالیہ کی تعریف کیا ہے اور کیونکر بنتا ہے ج اسم حالیہ وہ اسم مشتق ہے جس سے فاعل یا مفعول کی کیفیت یعنی صدور یا وقوع فعل بطور تواتر و استمرار پایا جاوے اور وہ امر حاضر کے آخر الف نون زیادہ کرنے سے بنجاتا ہے جیسے خندان س اسم ظرف و اسم آلہ کیا ہے اور کیسے بنتے ہین ج اسم ظرف وہ ہے جس سے مکان یا زمان فعل سمجھا جاے اور طریقہ ظرف مکان کے بنانیکا یہ ہے کہ واحد امر حاضر کے شروع مین اسم کے آنے سے بنتا ہے جیسے زرخیز بمعنی جای خاستن زر اور کبھی حاصل مصدر پر گاہ لگانے سے بنتا ہے جیسے آرامگاہ اور ظرف زمان فارسی کی بھی یہی صورت ہے جیسے سحرگاہ اور اسم آلہ وہ ہے جو فعل کا واسطہ یعنی اوزار ہو اور وہ بھی امر اور اسم کے ملنے سے بنتا ہے جیسے فتیلہ سوز یعنی آلہ سوختن فتیلہ اور عربی کا اسم ظرف مفعل و مفعلہ کے وزن پر جیسے مکتب اور مدرسہ اور اسم آلہ مفعل و مفعال کے وزن پر جیسے

اسم مفعول

اسم حالیہ

اسم ظرف و آلہ

انجم اور میزان بھی فارسی مین مستعمل ہین س حاصل مصدر کس کو کہتے ہین اور کیونکر بنتا ہے
ج حاصل مصدر وہ اسم مشتق ہے جو کیفیت معنی مصدری پر دلالت کرے اور اسکے
بننے کے کئی طور ہین کبھی صرف صیغہ امر حاضر اسکے معنی مین آتا ہے اور اکثر اُس کے
آخر مین کبھی اک کبھی اس کے پہلے کوئی اسم بڑھا دیتے ہین جیسے سوز اور دانش پوشاک
قدمبوس اور کبھی صرف صیغہ ماضی مطلق اس کے معنی دیتا ہے کبھی اُس کے آخر
ار یا ی بڑھا دیتے ہین جیسے گفت و رفتار و آمدنی کبھی ماضی اور امر دونو ملکر اسی کا فائدہ
دیتے ہین جیسے گفتگو اور جستجو اور کبھی اسم مفعول کے آخر ی معروف بڑھا دیتے ہین اور
اور اس وقت ہ اسم مفعول کی گ سے بدلجاتی ہے جیسے آفسردگی س اسما کے جمع بنانیکا
کیا قاعدہ ہے ج جمع بنانے مین اسم ذی روح کے آخر ان اور غیر ذی روح کے
آخر ہا بڑھاتے ہین جیسے پدران اور گلہا اور کبھی اس قاعدہ کے خلاف بھی جمع
آجاتی ہے جیسے درختان اور اژدرہا اور یاد رہے کہ جس اسم ذی روح کے
آخر الف یا واو ہوتا ہے اُس کے آگے ایک ی اور زیادہ کرتے ہین اور جس کے
آخر ہ ہے اُس کو گ سے بدل لیتے ہین جیسے دانایان خوشخویان بندگان
اور جمع غیر ذی روح مین ی نہین لاتے اور ہ گرجاتی ہے جیسے تنہا ہا او
بوہا اور خانہا ہا۔

فصل دوم فعل کے بیان مین۔ (س) مصدر سے کتنے فعل مشتق
ہوتے ہین ج چھہ فعل نکلتے ہین ماضی مضارع حال مستقبل امر نہی س
ماضی کی کتنی قسمین ہین ج چھہ قسمین ہین۔ مطلق۔ قریب۔ بعید۔ شکیہ استمراری
تمنائی س ماضی مطلق کس کو کہتے ہین اور کیسے بنتی ہے ج ماضی مطلق وہ فعل ہے

جس سے زمانہ گذشتہ بدون قید قریب وبعید کے سمجھا جاوے اور وہ مصدر کے آخر
نون اور اُس کے ماقبل کی حرکت دور کرنے سے بنجاتی ہے جیسے گفتن سے گفت

ماضی قریب

س ماضی قریب کی تعریف کیا ہے اور کیونکر بنتی ہے ج ماضی قریب وہ ہے جسمین
زمانہ گذرا ہوا پایا جاوے اور اُسے گذرے ہوے تھوڑا عرصہ ہوا ہو اور وہ ماضی
مطلق کے آخر زیادہ کرکے لفظ است بڑھانے سے بنجاتی ہے جیسے گفتہ است اور
کبھی بدون است کے بھی بولتے ہین

ماضی بعید

س ماضی بعید مع تعریف وقاعدہ بیان کرو
ج ماضی بعید وہ ہے کہ جس کے زمانہ کو گذرے ہوے زیادہ عرصہ ہوا ہو اور وہ ماضی
مطلق کے آخر زیادہ کرکے لفظ بود بڑھانے سے بنتی ہے جیسے گفتہ بود

ماضی شکیہ

س ماضی شکیہ کے بنانیکا قاعدہ اور تعریف بتلاؤ ج ماضی شکیہ وہ ہے جس مین زمانہ گذشتہ
اور ایک قسم کا شک پایا جاوے اور وہ ماضی مطلق کے آخر زیادہ کرکے لفظ باشد
بڑھا دینے سے بنتی ہے جیسے گفتہ باشد اور اس کو ماضی احتمالی بھی کہتے ہین

ماضی استمراری

س ماضی استمراری کی تعریف اور اُس کے بنانے کا قاعدہ کیا ہے ج ماضی استمراری
وہ فعل ہے جسمین ہمیشگی پائی جاوے اور فعل کا ہو چکنا نہ سمجھا جاوے اسی جہت سے
اس ماضی کو دوامی اور ناتمام بھی بولتے ہین اور وہ ماضی مطلق کے اول لفظ می
یا ہمی بڑھانے سے بنجاتی ہے جیسے میگفت یا ہمی گفت

ماضی تمنائی

س ماضی تمنائی کسے
کہتے ہین اور کیونکر بنتی ہے ج ماضی تمنائی وہ ہے جسمین فعل کی آرزو پائی جاوے
اور اس کو ماضی شرطیہ کہتے ہین اس وجہ سے کہ معنی آرزو بعد حرف شرط کے پیدا
ہوتے ہین اور وہ ماضی مطلق کے آخر یاء مجہول بڑھانے سے بنجاتی ہے جیسے گفتے
اور یاد رہے کہ اس ماضی کے صرف تین صیغے مستعمل ہین۔ دو غائب کے۔ ایک واحد متکلم کا

پس کیا صیغہ تمنائی اور استمراری کسی اور معنی کا بھی فائدہ دیتا ہے ج ہاں ماضی
استمراری تمنائی کے معنے مین اور تمنائی استمراری کے معنی مین آتی ہے پس پھر تمنائی
اور استمراری مین کیا فرق رہا ج فرق یہی ہے کہ یہہ دونو اگر بعد حرف شرط کے
واقع ہونگی تو تمنا کے معنی ہونگے ورنہ استمراری ہونگی س یہانتک سب ماضیون کے
صیغہ واحد غائب کے بنانے کا قاعدہ مذکور ہوا باقی اور صیغے کسطرح بنتی ہین ج
ہر فعل سے چھہ چھہ صیغے آتے ہین واحد غائب جمع غائب واحد حاضر جمع حاضر
واحد متکلم جمع متکلم اور انمین سے ایک صیغہ مذکور ہوا باقی اُس کے آخر چار ضمیرین
ضمائر متصل فاعلی بڑھانے سے بنجاتے ہین جیسے گفت گفتند گفتی گفتید گفتم گفتیم
ماضی مطلق مین اور گفتہ است گفتہ اند گفتہ گفتہ اید گفتہ ام گفتہ ایم ماضی قریب مین
اور گفتہ بود گفتہ بودند الخ ماضی بعید مین اور میگفت میگفتند الخ ماضی استمراری مین
اور ماضی شکیہ مین ضمائر بعد شین کی آتی ہین جیسے گفتہ باشد گفتہ باشند
گفتہ باشی الخ اور ماضی تمنائی مین ضمائر ی مجہول سے پہلے لاحق ہوتی ہین
جیسے گفتے گفتندے گفتمے س ماقبل آخر علامت ماضی اکثر کیا کیا حرف
آتے ہین ج ماقبل آخر علامت ماضی کا ہمیشہ ان گیارہ حرفون مین سے جنکا
مجموعہ یہہ ہے (شرف آموزی سخن) ایک حرف ہوتا ہے س مضارع کسے کہتے ہین
اور کیسے بنتا ہے ج مضارع وہ فعل ہے جسمین دو زمانے حال و استقبال پائے جاوین
اور اُس کے بنانے کا مصدر سے عام قاعدہ یہ ہے کہ علامت مصدر (دن یا تن) کو گرا کر
دال ساکن آخر مین ملا دین اور اُس سے پہلے حرف کو فتحہ دین جیسے پروردن سے پرورد
مگر بموجب مرقومہ بالا پہلا حرف کوئی نہ کوئی گیارہ حرفون مین سے ہوتا ہے اور ان حرفون

ہین سوائے ن کے کچھہ تغیر مضارع بنانے مین واقع ہوتا ہے لہذا ہر ایک حرف کا
بیان جداگانہ بترتیب لکھا جاتا ہے

الف

اگر علامت مصدر گرانے کے بعد الف رہے تو وہ کبھی مضارع مین محذوف ہوجائیگا جیسے
نہادن سے نہد اور ایستادن سے ایستد مگر صرف ایک مصدر مین الف مذکور ہاء ہوز سے
بدل جاتا ہے جیسے دادن سے دہد اور دو مصدرون مین حذف نہین ہوتا بلکہ اُسکے بجای
مضارع مین زیادہ ہوجاتی ہے جیسے کشادن سے کشاید اور زادن سے زاید ۞

خ

اور اگر خ رہے تو وہ اکثر مصدرون مین ز سے بدل جائیگی جیسے بیختن سے بیزد اور
آموختن سے آموزد مگر مصدر فروختن مین ش سے بدلتی ہے اور شناختن مین س سے
اور گسیختن مین ی اور خ دونو کی جگھہ ل مضارع مین آتا ہے اور ریختن مین ہر چند ز سے
بدلتی ہے مگر مضارع مین ریزد بفتحہ اول کہتے ہین ۞

ر

اور صرف مصدر کردن مین ن سے بدلتی ہے اور کند بضم اول کہتے ہین اور مصدر
مردن مین ر سے پہلے ی زائد کرتے ہین اور میرد بکسر میم ہوجاتا ہے اور بردن کے
مضارع مین ب کو فتحہ ہوجاتا ہے۔

ز

اور علامت مصدر کی دور کرنے کے بعد ز صرف ایک مصدر زدن مین رہتی ہے
مضارع مین اُس کے بعد ن بڑھا کر زند بولتے ہین۔

س

اور اگر س رہے تو جسقدر تغیر اس مین ہوتا ہے اور کسی حرف مین نہین ہوتا یعنی اکثر ی
ہوجاتا ہے جیسے بایستن اور شایستن مین باید اور شاید اور ایک مصدر مین س
ماقبل کی ی کے حذف ہوتا ہے جیسے نگریستن سے نگرد اور کہین ہ سے بدلتا ہے جیسے
کاستن سے کاہد اور خواستن سے خواہد اور کہین ی سے جیسے پیراستن سے پیراید اور کہین

سے جیسے جستن بالضم سے جوید اور کہین ن و سے جیسے بستن سے بندد اور ایک مصدر مین ن سے جیسے شکستن شکند بالکسر اور ایک مصدر مین ی ن سے جیسے نشستن سے نشیند اور ایک مین ز سے جیسے خاستن سے خیزد بامالہ الف اور ایک مین ل سے جیسے گسستن سے گسلد اور ایک مین اس کی ماقبل ی زائد ہوتی ہے جیسے رستن سے رسید اور ایک مین بعد کو ت زائد ہے جیسے جستن سے جستد ؛

اور اگر ش رہے تو وہ ر سے بدلجاتا ہے جیسے کاشتن سے کارد مگر ایک مصدر مین تبدیل نہین ہوئی جیسے سرشتن سے سرشد اور ایک مین ش کے بعد و زائد ہوئی ہے جیسے شدن سے شود بفتح اول ور ایک مصدر مین ز سے بدلا ہے افراشتن سے افرازد اور ایک مین ی سے برشتن سے بریدا اور ایک مین ل سے ہشتن سے ہلد اور ایک مین ی س سے نوشتن سے نویسد اور ایک مین رد سے جیسے نوشتن بمعنے طے کردن سے نوردد ؛

اور اگر ف رہے تو ب سے بدلجائیگی جیسے یافتن سے یابد اور تین مصدرون مین و سے بدلتی ہے یعنے رفتن اور کافتن اور شنفتن کا مضارع رود اور کاود اور شنود آیا ہے اور تین مصدرون مین تبدیل نہین ہوتی یعنی بافتن اور شگافتن اور شگفتن مین اور ایک یعنی پذیرفتن مین حذف ہوجاتی ہے مضارع پذیرد ہے اور گرفتن مین حذف کے ساتھ گ کے بعد ی زائد ہوتی ہے گیرد بولتے ہین اور ایک مین و ی سے بدلتی ہے جیسے گفتن سے گوید اور ایک مین ف کے بعد ت زائد ہوتی ہے جیسے سفتن سے سفتد اور ایک مین س ت پ سے بدلتی ہے جیسے خفتن سے خسپد ؛

اور م صرف ایک مصدر آمدن مین رہتا ہے اور مضارع مین ی سے بدلجاتا ہے اور آید بولتے ہین اگر و رہے تو اس کو الف اور ی سے بدلتے ہین جیسے آسودن سے آساید اور پیمودن

پیمائید اور تین مصدروں مین تبدیل نہین ہوتی یعنی بودن اور شنودن اور غنودن کا
مضارع بود اور شنود اور غنود قاعدہ کے بموجب آتا ہے۔

ی

اور اگر علامت مصدر سے پہلے ی ہو تو وہ بھی مضارع مین گر جائیگی جیسے ارزیدن سے
ارزد اور بریدن سے برد اور دو مصدروں آفریدن اور گزیدن مین حذف نہین ہوتی
بلکہ اُس کے بعد ن زیادہ کرتے ہین اور آفریند اور گزیند کہتے ہین اور ایک مصدر کا
مضارع خلاف قیاس دوسرے حروف سے آتا ہے یعنے دیدن سے بیند غرضکہ

مضارع بنانیکا قاعدہ

مضارع بنانیکا اب اکثر یہ قاعدہ جو بمنزلہ کلیہ کے ہے یہہ ہوا کہ مصدر سے دن
یا تن گرادو اور دن سے پہلے اگر الف یا ی ہو اُس کو بھی گرادو اور اگر د ہو تو اُس کو
الف ی سے بدلدو اور تن کے پہلے خ ہو تو ز سے بدلو اور س ہو تو حذف کردو
اور ش ہو تو ر سے اور ف ہو تو ب سے بدل لو پھر دال ساکن آخر مین لاؤ
اور اُس کے ماقبل کو فتحہ دو صیغہ واحد غائب بنجائیگا اور ضمیرین فاعلی لگاؤ تو
دال کو حذف کر کے لگاؤ جیسے پرورد پرورند پروری پرورید پرورم پروریم
س مضارع دوامی کیونکر بنتا ہے ج ماضی شکیہ کے پہلے لفظ می بڑھانے سے
بنجاتا ہے جیسے میگفتہ باشد وغیرہ

حال

س فعل حال کی تعریف اور اُس کے بنانیکا
قاعدہ کیا ہے ج حال وہ فعل ہے جو زمانہ موجود سے تعلق رکھے اور وہ
مضارع کے پہلے می یا ہمی بڑھانے سے بنجاتا ہے جیسے میگوید میگویند میگوئی الخ
یا ہمی گوید ہمی گویند الخ

مستقبل

س فعل مستقبل کس کو کہتے ہین اور کیسے بنتا ہے ج فعل مستقبل
وہ ہے جسمین زمانہ آئندہ پایا جاوے اور اسکو ماضی مطلق کے پہلے لفظ خواہد اور بعض
اوقات تواند بڑھا کر بناتے ہین جیسے خواہد گفت یا تواند کرد۔ مگر یاد رہے کہ مستقبل مین

صیغہ واحد غائب ماضی بدستور رہتا ہے اور ضمائر فاعلی لفظ خواہد یا تواند مین بڑھائی
جاتی ہین جیسے خواہد گفت خواہند گفت خواہی گفت خواہید گفت خواہم گفت خواہیم گفت
اسی طرح تواند گفت توانند گفت الخ س امر و نہی کیسے بنتے ہین ج امر غائب اور
متکلم تو مضارع کے پہلے لفظ باید کہ اور لازم کہ بڑھانے سے بنتا ہے جیسے
باید کہ گوید اور لازم کہ خوانم اور واحد حاضر آخر مضارع حاضر سے ی دور کرنے کے بعد
رہجاتا ہے جیسے خوانی سے خوان اور جمع حاضر امر کا صیغہ بعینہ مضارع کا سا ہوتا ہے
جیسے خوانید مگر امر کے شروع مین اکثر ب زائد ہوتی ہے اور نہی غائب و متکلم بنا مین امر غائب
و متکلم پر ن زائد کرتے ہین جیسے باید کہ نکند اور لازم کہ نگویم اور نہی حاضر کے لیے امر حاضر پر
میم بڑھا دیتے ہین جیسے مکن س لازم اور متعدی اور مشترک کسے کہتے ہین ج
لازم وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر تمام ہوجائے جیسے زید نشست اور متعدی وہ جو
فاعل سے گذر کر مفعول پر پہونچے جیسے زید عمرو را زد اور مشترک وہ جسکا استعمال کبھی بطور لازم
اور کبھی بطور متعدی ہووے جیسے پایم سوخت اور آتشے جہاز را سوخت س مصدر لازم
متعدی کیسے بناتے ہین ج صیغہ امر حاضر مصدر لازم کے بعد الف و نون یا الف و نون
و یائے معروف بڑھا کر علامت مصدر دن لگانے سے بنتا ہے جیسے ترسیدن سے
ترساندن اور ترسانیدن اور یاد رہے کہ اگر یہہ قاعدہ فعل متعدی مین جاری ہوگا
تو متعدی بدو مفعول ہوجائیگا جیسے گفتن سے گویانیدن س فعل معروف کسے
کہتے ہین اور مجہول کسے اور مجہول کے بنانے کا قاعدہ کیا ہے ج فعل معروف
وہ ہے جس کا فاعل معلوم ہو اور مجہول وہ جس کا فاعل معلوم نہو اور بنانیکا
یہہ قاعدہ ہے کہ جس فعل اور جس صیغہ کا مجہول بنانا چاہو وہی فعل

اور وہی صیغہ مصدر شدن سے بناکر ماضی مطلق کے آخر ہا مختفی بڑھاکر اس کے بعد
رکھدینا چاہیے مثلاً اگر ماضی مطلق کا مجہول بنائینگے تو شدن کی ماضی مطلق کے
صیغے مجہول مین مستعمل ہونگے جیسے گفتہ شد واحد غائب کے لیے اور گفتہ شدند جمع غائب کے
لیے اسی طرح سب ماضیون کو قیاس کرو اور مضارع مجہول مین شدن کے
مضارع کے صیغے آتے ہین جیسے گفتہ شود گفتہ شوند وغیرہ اور حال مین حال کے
صیغے اور مستقبل مین مستقبل کے اور امر مین امر کے اور نہی مین نہی کے جیسے گفتہ میشود
اور گفتہ خواہد شد اور گفتہ شو اور گفتہ مشو س فعل مثبت اور منفی کسے کہتے ہین ج
مثبت وہ جسمین کرنا یا ہونا کسی فعل کا پایا جاوے جیسے کرد اور میکند وغیرہ
اور منفی وہ جسمین نہ کرنا یا نہونا پایا جاوے جیسے نکرد اور نمیکند اور منفی بنانیکے
لیے مثبت کے پہلے نون زیادہ کر دیتے ہین مگر فعل مجہول مین حرف نفی
شدن کے مشتقات پر لگانا بہتر ہے جیسے گفتہ نشود ؛

فصل سوم حرف کے بیان مین ۔ س حرف کس کو کہتے ہین ج
حرف وہ کلمہ ہے جس کے معنی مستقل نہون یعنے بدون دوسرے کلمہ کے معنے
اس کے معنے سمجھ مین نہ آوین جیسے از اور بر وغیرہ س حروف تہجی کے کیا
معنے اور وہ فارسی مین کتنے ہین اور حروف مخصوص زبان عربی یا فارسی
کون سے ہین ج حروف تہجی کے یہہ معنی ہین کہ اُن سے کسی زبان کے کلمات
مرکب ہوتے ہین اور جن حروف سے فارسی کے الفاظ بنتے ہین وہ ۲۴ ہین جن مین سے
چار یعنی پ چ ژ گ فارسی کے لیے خاص ہین اور ان کو ان کے ہم شکلون سے
متمیز کرنے کے لیے باء فارسی اور جیم فارسی وغیرہ کہتے ہین جیسے ب

اور چ اور ژ اور گ کو تازی بولتے ہین باقی بتیس حرف عربی و فارسی مین
مشترک ہین اور آٹھ حرف مخصوص عربی کے ہین ث ح ص ض ط ظ ع
ق اور چونکہ کلام فارسی مین عربی کے الفاظ بھی بہت آتے ہین تو معلوم ہوا
کہ فارسی مروجہ حال کے الفاظ بتیس ۳۲ حروف سے ترکیب پاتے ہین س اسمأ
حروف تہجی کی اقسام معہ تعریف و مثال بتاؤ ج جن حروف کے نام دو حرفی ہین
اُن کو مسروری کہتے ہین اور وہ بارہ ۱۲ ہین با تا ثا حا خا را زا طا ظا فا ہا یا اور جن
حرف کا سہ حرفی نام ہے اس طرح کہ اول و آخر کا حرف ایک نہو اُن کو ملفوظی
کہتے ہین وہ تیرہ ہین الف جیم دال ذال سین شین صاد ضاد عین غین قاف
کاف لام اور جن کا اول و آخر ایک ہی حرف ہو اُن کو مکتوبی کہتے ہین وہ تین
حرف ہین میم نون واؤ س حروف ابتث اور ابجد کیا ہین ج حروف تہجی کی
دو ترتیبین ہین ایک وہ کہ مبتدی کو سکھائی جاتی ہے یعنے ا ب ت ث وغیرہ
اس ترتیب کو ابتث کہتے ہین اور دوسری ترتیب وہ ہے کہ حروف کی
اعداد کے لحاظ سے ہوتی ہے یعنے ابجد ہوز حطی کلمن سعفص قرشت ثخذ
ضظغ اس ترتیب کو ابجد کہتے ہین - اس ترتیب مین حطی کی ط تک اکائیان ہین
الف کا ایک ب کے دو یہان تک کہ ط کے نو ہین اور ی سے دہائیان ہین
ص تک اور ق سے سیکڑے ہین غ تک - موت و تولد و جنگ وغیرہ
امور عظام کے سن یاد رکھنے کو کوئی جملہ یا مرکب ایسا بنا لیتے ہین جس کے
حروف کے اعداد ملکر سن معلوم کی برابر ہو جائین جیسے مظہر علی ایک شخص کا نام
جس کی پیدائش سنہ ۱۲۵۵ ہجری مین ہوئی اور عم اکبر سال وفات اکبر خان پسر

سوال حروف مفرده

دوست محمد خان والی کابل س حروف تہجی سوائے غرض ترکیب الفاظ کے اور
بھی کسی معنی یا غرض کے لیے آتے ہین ج ہر ایک حرف سے معنی اور غرض جدا گانہ ہے
جس کی کیفیت سوالات ذیل سے جنمین سب حروف کا ترتیب وار بیان ہے معلوم ہوگی
س (الف) کتنے معنون مین مستعمل ہی معہ امثلہ بتاؤ ج جب اسم کے آخرین آتا ہے
تو گیارہ معنی مین مستعمل ہوتا ہے اور اول اور وسط مین سات معنے کے لئے پس کل
اٹھارہ معنے ہوئے بدین تفصیل ۱ کثرت (خوشا) ۲ مصدر (پہنا) ۳ قسم (حقا) ۴ متکلم (ما دا) ۵
تحسین (درونشانہ) ۶ ندا (خدایا) ۷ ندبہ (دردا) ۸ فاعلی (دانا) ۹ مفعولیت (پذیرا) ۱۰ لیاقت (خوانا) ۱۱ تعظیم (طالبا) ۱۲ زائد (اشکم دگنا)
۱۳ اتصال (تباسب) ۱۴ عطف (شبا روز) ۱۵ بدل ہ (ارجند) اور ی ۱۶ رفع اجتماع ساکنین (برمغان)
۱۷ محذوف (ساختہ اند) ۱۸ ابدل بدال س حرف (ب) کس کس حرف سے تبدیل ہو جاتا ہے
اور کہان کہان محذوف اور کس کس جگہہ زائد آتا ہے اور ایسے وقت مین اس کا
اعراب کیا ہوتا ہے مفصل مع امثلہ بتاؤ ج واؤ میم ف سے تبدیل ہو جاتا ہے جیسے
سیب و سیو اور غزب غژم اور تب تف اور فصحاء فارس اکثر گفتگو مین
بائے ظرفیت و قسم و استعانت کو حذف کر دیتے ہین جیسے خانہ میروم
جان تو ہمچنین خواہم کرد این کتاب دست خود نوشتہ ام یعنے بخانہ اور
بجان تو اور بدست خود۔ اور کبھی ضرورت شعری کے سبب کلمہ کے آخر سے حذف
کر دیتے ہین جیسے ع ساقی بگو کہ میکدہ را رفت و روب کنند ٭ یعنی رفت و روب۔ اور
زائد ماضی۔ مضارع۔ امر۔ اسم پر آتی ہے جیسے بگفتا۔ بزند۔ ببین۔ بخیر۔ اور ایسی ب
جب فعل مضموم الاول پر آتی ہے تب مضموم ہوتی ہے جیسے بگو اور بشست ورنہ مکسور جیسے
بگریست اور بزند اور اسم پر ہمیشہ مفتوح آتی ہے جیسے بدست اور بخدا س ت کتنے معنی مین مستعمل ہی

مع امثلہ بیان کرو ج بائیس معنی مین ۱ الصاق ۲ علت ۳ ظرف مکانی ۴ ظرف زمانی ۵ قریب ۶ قسم

بشہرے درآمد — بعہد تو می بینم آرام خلق — چون بدرخت گل ہیم — بیزدان

۷ صحبت ۸ برائے ۹ استعانت

کتاب باوراق بوسیدہ حوالہ کردم — رفت منزل بدیگرے پرداخت — بلشکر توان کرد این کارزار

۱۰ عوض ۱۱ مقدار ۱۲ توسل

بعزسود بعز دخشنارش بسیم — بہ نیم بیضہ کہ سلطان ستم روا دارد — خدایا بحق بنی فاطمہ

۱۳ ابتداء ۱۴ اشتمال ۱۵ بمعنے بر

بنام جہان دار جان آفرین — بہاآلائے اور جہان مرد غیبت — نرہی چشم در دولت برروی توباز

۱۶ مقابلہ ۱۷ طرف ۱۸ مطابق

بدست کرم آب دریا برد — وزانجا بصحرائے محشر برد — بخلق جہان آفرین کارکن

۱۹ معنے مفعول ۲۰ بزیر ۲۱ اضافے

بخواہد کان بخشم از مال گنج — برتیغ آمد از رومیان در نبرد — دہند داری بزور محتاج نہ

۲۲ لیاقت

صاحب کنون کردار بد ریان لائق است

س ب کا کوئی خاصہ بیان کرو ج اس کے خواص مین سے ہے کہ اسم ثلاثی اور ضمیر کے الف کو اس کے بعد دال سے بدلنا جائز ہے جیسے باین اور بدین س ت کس کس حرف سے تبدیل ہو جاتی ہے اور اس کو کسی کلمہ کے شروع مین کونسی حرکت دیجاتی ہے اور آخر مین کونسی ج دال وجیم سے بدل جاتی ہے جیسے توت تود اور تاراٰت وتاراج اور جب کسی کلمہ کے شروع مین آتی ہے تو مضموم

ہوتی ہے جیسے لشت و ترّا اور آخرین ساکن جیسے خدایت وکتابت س کیا ت
شروع مین بدون ملائے کسی کلمہ کے استعمال کیجاتی ہے ج نہین اور ایسی حالت مین
واو مجہول اتمام لفظ کے واسطے اس کے آخر زیادہ کیا جاتا ہے اور یہہ واو کبھی تلفظ مین
آتا ہے اور کبھی نہین جیسے ع تو کہ بادشمنان نظر داری ۂ اور ع تو اصل وجود آمدی از نخست
س ت کتنے معنی مین مستعمل ہے ج چار معنے مین۔ بمعنی ضمیر مفعولی آخر فعل کے
گفتمت۔ اور بمعنی ضمیر اضافی آخر اسم کے دلت بمعنی خود ع گیرم کہ غمت نیست غم
ما ہم نیست ۂ زائد۔ فراشت۔ فراشتس س ث کس زبان سے مخصوص ہے اور
اغریرث اور کیومرث کس زبان کے لفظ ہین ج یہہ حرف عربی سے مخصوص ہے
فارسی مین نہین آتا اور لفظ اغریرث فارسی نہین ترکی ہے اور کیومرث مین کاف فارسی
اور تا، مثناۃ فوقانی ہے نہ ثائے مثلثہ س جیم کس حرف سے تبدیل ہوجاتا ہے مع امثلہ
بیان کرو ج تبدیل ہوجاتا ہے زاء معجمہ سے جیسے باج سے باز اور شین منقوطہ سے جیسے
کاج سے کاش اور کاف فارسی سے جیسے جیلان سے گیلان اور تاد مثناۃ فوقانیہ سے
جیسے تاراج سے تارات س جیم فارسی کس کس حرف سے بدل جاتا ہے ج کاف
تازی سے جیسے نراج زاک اور زاء معجمہ سے جیسے پچشک۔ پزشک طبیب ۱۲ اور شین
منقوطہ سے جیسے کاچی کاشی بھٹکری ۱۲ س جیم فارسی کس کس معنے مین مستعمل ہے
ج آخرین تصغیر کے لئے آتا ہے جیسے باغچہ اور کبھی یاء تحتانی اس کے ماقبل بھی منسوب بہ کاشان ۱۲
زیادہ کر دیتے ہین جیسے دریچہ اور دوشیزہ کہ اصل مین دوشیچہ تھا اور یہہ حرف
تصغیر مین مفتوح ہوتا ہے اور سات معنی ذیل کے لیئے بھی مستعمل ہے ان سب مین مکسور ہوتا ہے
اور ہاء مختفی اس کے آخر مین بہرحال لازم ہے ۱ تعظیم ۲ حقارت ۳ بمعنی بسیار
ایں چہ نگہ تا چہ شاہی گرفت ۂ ہے ہے چہ زشتی چہ بدخاتی ۂ چہ خرم کسی کو بہنگام د

خلد ادل دہم نام بلوں ملا۔ ہ، ۔ اورا... ہ
نبی دریم آ نام پادشاہ ملک اول دو جہان بادشاہی نمود ۱۲

۴ بمعنے علت | ۵ بمعنے استفہام

محو از شعلہ رخساران وفائے ۵ چہ آتش را نباشد بہرہ از آب | از عدم میجو تم انجام چہ آغاز کو

۶ بمعنے حسرت | ۷ بمعنی تسویہ یعنی برابری

گر فلک یار من بودے چہ خوش بودے ۵ | چہ بر تخت مردن چہ بر روے خاک

اور چیز کا مختصر چہ بھی آتا ہے جیسے ع ہر چہ از دوست میرسد نیکوست ۵ س
جیم فارسی حرف شرط کے بعد آتا ہے تو کیا بات لازم آتی ہے ج ایسے وقت مین
استثنا لفظی یا تقدیری لازم ہوتا ہے استثنا لفظی جیسے ع گرچہ جہان جملہ
بدی چو روز ۵ لیک جہان دیدہ نگشتی ہنوز ۵ استثنا تقدیری جیسے ع
اگرچہ پیش خردمند خاموشی ادب ست ۵ بوقت مصلحت آن بہ کہ در سخن کوشی
یعنے الا بوقت مصلحت ۵ س حرف ح فارسی مین آتا ہے یا نہین ج یہ
حرف فارسی مین نہین آتا ہے اور حیز[2] و حال[3] جو لفظ فارسی کے مشہور ہین
یہ اصل مین ہاے ہوز سے تھے س حرف خ کس کس حرف سے بدل جاتا ہے
ج غین معجمہ سے جیسے تاخ و تاغ اور قاف سے جیسے چخماق و چقماق اور ہاے
ہوز سے جیسے خجیر و ہجیر (خوب پسندیدہ) اور زا معجمہ سے مضارع مین اکثر تبدیل ہو جاتا ہے
جیسے سوخت سوزد س دال کس کس حرف سے تبدیل اور کہان کہان
محذوف ہوتی ہے ج تا فوقانی سے جیسے دراج تراج. اور ذال
معجمہ سے جیسے آود آذر تبدیل ہوتی ہے اور جب واو والین
یا دال اور تے متصل واقع ہون تو حذف کر دیتے ہین جیسے

۱ بحر اول بمعنے محنت ۲ بمعنے رقص دگوے چہ گان ۳ درختے کہ آتش آن دیر ماند و آنرا آزاد گویند

سپیدیو اور زوترکہ اصل مین سپید دیو اور زود ترتھے۔ اور کبھی تخفیفاً وسط کلمہ اور آخر کلمہ سے ساقط کردیتے ہین جیسے شاباش اور ہرمز کہ اصل مین شادباش اور ہرمزد تھے س ذال فارسی مین کہان واقع ہوا کرتی ہے اور کس حرف سے تبدیل ہوجاتی ہے اور کس قاعدہ سے ج کلمات فارسی کے اول مین نہین آتی وسط مین واقع ہوتی ہے اور دال مہملہ سے تبدیل ہوجاتی ہے جیسے استاذ استاد۔ کاغذ کاغد۔ اور اس کا قاعدہ اس رباعی سے ظاہر ہے رباعی آنانکہ بفارسی سخن میرانند ؛ در معرض دال ذال رابنشانند ؛ ماقبل وے ار ساکن جز وای بود ؛ دال ست وگرنہ ذال معجم خوانند ؛ س ارم کہان محذوف اور کس حرف سے تبدیل ہوتی ہے ج کبھی آخر سے کسی اسم کے حذف کردیتے ہین جیسے دخترسے دخت اور لام سے بدلجاتی ہے جیسے نیلوفر نیلوفل س ژ کی تبدیلی اور کیفیت بتلاؤ ج جیم تازی سے جیسے باژ باج اور جیم فارسی سے جیسے پزشک پچشک اور س مہملہ سے جیسے آیاژ ایاس اور غین معجمہ سے جیسے گریز۔ گریغ تبدیل ہوتی ہے اور کہین حذف ہوتی ہے جیسے آواز کو آوا کہتے ہین اور اس کے معنے حروف مرکبہ مین معلوم ہون گے س (س) کس کس حرف سے تبدیل اور کہان سے محذوف ہوتا ہے ج اسماء مین زاء معجمہ سے جیسے ایاس ایاز اور شین معجمہ سے جیسے فرستہ۔ فرشتہ اور صاد سے جیسے قفس۔ قفص اور ہاء ہوز سے جیسے آماس آماہ (بھیجا ہوا ۱۲) اور جیم فارسی سے جیسے خردس۔ خردچ بدل ہوتا ہے۔ اور مضارع مین اس کی تبدیل کا حال بحث فعل مین مشرح گذرا ہے (ش) کس کس حرف سے

نقل اول دیم جون روز اول شعبان ۱۳۰۲ھ دنامہ پنجم نومبر ۱۸۸۴ء

تبدیل ہوتا ہے ج اسمائے فارسی مین جیم تازی اور سین مہلہ سے بدلا جاتا ہے
جیسے کاش۔ کاج مشک۔ مسک س (ش) کتنے معنی مین مستعمل ہے
ج بمعنے ضمیر مفعول جیسے ع بغمزہ دلبرم فتنہ ش بسیم ۲ ضمیر مضاف الیہ
بہر تش بمعنی خود ع نہد خور بہر طرف دامے زتارش ۳ افادہ حاصل مصدر
در آخر امر آمیزش زائد ع کلاہ سعادت یکے بر سرش ۴ س حرف صاد کی
نسبت کچھہ بیان کرو ج یہہ حرف عربی زبان سے مخصوص ہے اور صاد کرنا
صحیح کرنے سے کنایہ ہے اور صاد سے آنکھہ کو نسبت دیتے ہین س کوئی لفظ
فارسی ایسا بتاو جس مین ض ہو ج یہ حرف فارسی مین نہین آتا عربی سے
خصوصیت رکھتا ہے س ط ظ ع غ ف ق مین سے کون کون کس کس حرف سے
تبدیل ہوجاتا ہے اور انمین سے کون کون زبان عربی سے خصوصیت رکھتے ہین
ج ط دال مہملہ سے جیسے خطشہ۔ خدشہ اور غ کاف فارسی اور زائے معجمہ سے
تبدیل ہوتا ہے جیسے لغام۔ لگام۔ گریغ۔ گریز۔ اور ف بائے موحدہ و بائے فارسی
سے جیسے زبان۔ زفان۔ وگشتاسف وگشتاسپ اور قاف کاف اور غ سے
جیسے تریاق۔ تریاک۔ قالیچہ۔ غالیچہ اور ط ظ ع ق زبان عربی سے مخصوص ہین
س ک کس کس حرف سے تبدیل ہوتا ہے اور کیا خاصیت رکھتا ہے
ج ہائے مہملہ اور خائے معجمہ سے تبدیل ہوتا ہے جیسے خواجگک وشامکچہ شاخچہ
اور اس کا خاصہ یہہ ہے کہ جب حرف ندا اور اسم اشارہ پر آتا ہے تو انکا
الف تلفظ سے ساقط ہوجاتا ہے جیسے کاین اور کان اور کای مین اور ضمیر اوپر
آنے سے کبھی تلفظ اور کتابت دونوین الف گرجاتا ہے جیسے ع کورا

خبرے نیست کہ از بام و در افتد ٭ اور حرکت الف کی ان سب صورتون مین
ک پر آجاتی ہے س کی کتنے معنی مین مستعمل ہے ج انیس معنون مین شرطیہ جیسے
ع چہ کم گردد الیصدر فرخندہ پے ٭ ز قدر رفیعت بدرگاہ حے ٭ کہ باشند مشتے
گدایان خیل ٭ بمہمان دار السلام طفیل ٭ بیانیہ ع صد شکر کہ بر ونامہ
ام رنگ قبول ٭ بمعنی ہر کس ع گر ندکسانش نباید پسند ٭ کہ ترسد
کہ در ملکش آید گزند ٭ علت ع ز شکر بود دور شاہنشہان ٭ کہ یکتن بہ تنہا نہ گیرد جہان
بمعنی مثل نیست درد ہر جفا کار کہ او ٭ بمعنی از بنزدیک من صلح بہتر کہ جنگ ٭
بمعنی بلکہ مکافات دشمن بمالش مکن ٭ کہ بیخش بر آوردہ باید زبن جواب قسم
جفا کہ با عقوبت دوزخ برابرست کہ امید یا استفہامیہ اے دل
بہ تپش رفتہ آخر بکہ رامے ٭ عطف اسے لبا اسپ تیز رو کہ بماند
کہ خر لنگ جان بمنزل برد دعائیہ لفضلت کہ باران رحمت ببار ٭ صلہ
ہر سوختہ جانے کہ بکشمیر در آید ٭ مفاجات گر مرغ کباب ست کہ
با بال و پر آید تر دید یارب اینجا باشم کہ روم ٭ ندا کہ ادر اگفتم کہ بیا
تصغیر دخترک فاعلیت گودک مفعولیت بیچک مصدری خوراک

گ س گ یعنی کاف فارسی کس کس حرف سے تبدیل ہوتا ہے ج غین سے
جیسے گلولہ۔غلولہ وال مہملہ سے جیسے آدنگ آوند جیم تازی سے جیسے
گلنار۔جلنار اور اہالی ماوراء النہر کبھی کاف تازی سے بدل لیتے ہین جیسے
جنگ۔جنک

ل س لام سے کس کو تشبیہ دیتے ہین اور کس حرف سے
تبدیل کرتے ہین ج لام سے زلف کو تشبیہ دیتے ہین اور رے سے تبدیل کرتے ہین

جیسے چنال و چنارس م سے اعضاء انسان مین سے کس کو تشبیہ دیتے ہین
ج م کے ساتھ دہن کو تشبیہ دیتے ہین س م کتنے معنے مین آتا ہے مع
امثلہ بتاؤ ج تو معنونمین ضمیر واحد متکلم فاعل جیسے ع یکے دیدم از عرصہ رود بار
ضمیر واحد متکلم مفعولی جیسے ع از ان دارو ئے تلخم ہمی کنم ۳ ضمیر اضافی
ع گر ترا او وا ز نا لم نیس فی دلقی سواہ ۴ بمعنی ہستم ع دو رم از حسن عمل
چون رو سپیدی از گنا ۵ بمعنی خود ع نگویم بجز غلیبت ما درم ۶ بمعنی تو ن
نفی مکن مرسا د تعین محل بکم ۷ دوم زائد ع سنے بر سر را ہم مغیلان
۸ علامت تانیث خانم س میم کس جگہہ حذف کیا جاتا ہے اور کس کس
حرف سے تبدیل ہوتا ہے ج دو کلمون کے دو میم پاس پاس آوین تو
ایک کو حذف کر دیتے ہین جیسے نیمن کہ اصل مین نیم من تھا اور نون اور خا
معجمہ اور غین معجمہ اور فا سے تبدیل ہوتا ہے جیسے کجیم۔ کجین۔ برم برخ
پیمانہ پیغانہ۔ مخنبہ۔ مخمبہ۔ س ن سے کس کس چیز کو تشبیہ دیتے ہین
ج چاہ زنخدان۔ اور ابرو کو اس سے تشبیہ دیتے ہین س نون کس
معنے کا فائدہ دیتا ہے ج علامت نفی جیسے گفت نگفت اور ہا مخفی اور یاء
مجہول سے ملکر کلمہ نفی جیسے نہ اور نے اور کلام مین مکرر آنے سے مفید معنی
اثبات ہوتا ہے ۵ تا کون ترا اصل مہات نخوانند نہ شنید قضا ترجمہ لفظ اہم را
یعنے ہر گاہ ترا اصل مہات خوانند قضا معنے اہم شنید س نون آخر کلمہ مین بعد
حروف علت یعنی مدہ کے کس طرح تلفظ کیا جاتا ہے اور کس کس حرف سے تبدیل ہوتا ہے
ج غنہ پڑھا جاتا ہے جیسے زبان۔ زبون۔ زمین اور میم سے تبدیل ہوتا ہے جیسے پان

یا م اور زائد بھی آتا ہے جیسے پاداش و پاداشن س واو کے قسم کا ہوتا ہے ج تین قسم کا
ہوتا ہے معروف و مجہول و معدولہ معروف جیسے نورین اور مجہول جیسے شورین اور معدولہ
جو پڑھنے مین نہین آتا جیسے خود اور خواجہ مین۔ اس کے بعد ان حروف مین سے ایک ہوتا ہے
ا د ز س ش ن و ی جیسے خواب خود خور خوستا خوش اخوند خویلہ خویش اور واو سے
پہلے اکثر خاء معجمہ آتی ہے جیسے مثالون سے ظاہر ہے س واو کتنے معنی مین مستعمل ہے
ج آٹھ معنون مین بیان ضمہ تو۔ دو عطف جیسے گفتہ و ناگفتہ حالیہ ۔ تو مخلوق
و آدم ہنوز آب و گل ۔ تصغیر جیسے پسر و ملا زمستان ع پیری و صد عیب چنین گفتہ اند
تقسیم ع ضعف و ناتوانای رہاندی ۔ بمعنے بعید جیسے ع من و انکار شراب این
چہ حکایت باشد یعنی انکار از من بعید ست ۔ زائد جیسے دہلوی و غزلوی و تنومند ولیکن اور
یا موحدہ اور بائے فارسی اور فا اور ہمزہ سے تبدیل ہوتا ہے جیسے نوشت ۔ بنشت وام
پام ۔ یاوہ ۔ یافہ ۔ طاووس طاؤس ۔ محذوف جیسے ہوش ہش س د کے قسم ہے
سرایک مع تعریف بتاؤ ج دو قسم ہے ایک اصلی جس کو ملفوظی کہتے ہین دوم وصلی جس کو
مختفی کہتے ہین س ہاء اصلی اور وصلی مین کیا فرق ہے ج ہاء اصلی حالت جمع مین بحال آتی ہے
جیسے گرہ گرہا اور حالت تصغیر مین مفتوح اور اضافت کے وقت مکسور ہو جاتی ہے جیسے زرک
زرہ من اور ہاء وصلی جہت اظہار فتحہ ما قبل آخر کلمہ مین آتی ہے اور صرف جا بجا اظہار کسرۂ ما قبل
کرتی ہے یعنی کہ چہ نہ سہ مین س ہاء وصلی کتنے معنے مین آتی ہے ج بارہ معنون مین
آتی ہے زائد گفتہ ۔ رفع اشتباہ جامہ تصغیر غزالہ مجہولی ۔ گفتہ نشد ۔ مفعولی بستہ
درنجہ تعین مدت بکروزہ لیاقت بعد الف و نون مشاہانہ ۔
تشبیہ ۔ دندانہ تخصیص پشمینہ فاعلی زنندہ آوریدہ

بحالت جمع گاف سے تبدیل ہوتی ہے جیسے زندگان - ہائے صفت پیادہ سوارہ عطفی و اتصالی - آمدہ رفت میں ہائے کس کس حرف سے تبدیل ہو جاتی ہے ج کاف فارسی - یائے تحتانی - کاف تازی سے بدل جاتی ہے جیسے شرمندہ سے شرمندگی اور شاہگان سے شائگان خامک - تصغیر خامہ - اور وقت اضافت ہمزہ سے گنجینۂ زر - س - ی کی اقسام مع تعریف و امثلہ بتاؤ ج اس کی دو قسمیں ہیں معروف جس کے ماقبل کسرہ خالص ہو جیسے کردی ہیں اور مجہول جس کے ماقبل کسرہ خالص نہو جیسے آمدے صیغہ تمنائی میں س یائے معروف کتنے معنی میں آتی ہے ج پانچ معنوں میں اول مصدری جیسے پارسائی - دوئم خطابی جیسے ع میاموز جز علم گر عاقلی سوم نسبت جیسے ہندی - چہارم متکلم جیسے ملا دی پنجم لیاقت جیسے رفتنی س نسبت کی ی کس طرح لگائی جاتی ہے ج اس کا قاعدہ اکثریہ تو یہی ہے کہ اسم ذات پر لگائی جاتی ہے جیسے ہندی اور عربی وغیرہ مگر جس اسم کے آخر میں الف مقصورہ ہوتا ہے اس کو واؤ سے بدل لیتے ہیں جیسے مرتضی سے مرتضوی یا ی سے پہلے ہمزہ زائد کرتے ہیں جیسے عیسائی اور اگر آخر اسم میں ی یا ہ مخفی ہوتی ہے تو وہ واؤ سے بدل جاتی ہے جیسے دہلی سے دہلوی اور گنجہ سے گنجوی اور کبھی ہ کو حذف کر دیتے ہیں جیسے مکہ سے مکی اور کبھی ہ پر ہمزہ لکھدیتے ہیں اور ی تلفظ میں رہتی ہے جیسے فاختہ سے فاختۂ ور نقرہ سے نقرۂ اور کبھی ہ کو گاف سے بدلتے ہیں جیسے پردگی اور کبھی ی نسبت سے پیشتر الف نون زائد کرلیتے ہیں جیسے حق سے حقانی اور

بعض نسبتین ان سب کے خلاف ہین جیسے ری سے رازی اور مروے سے مروزی
اور مدینہ سے مدنی اور مرکب اسما مین ایک جز کی طرف نسبت کرتے ہین
جیسے بیت المقدس سے مقدسی س نسبت کے لیے ین بھی آتا ہے جیسے آہنین
پس اس مین اور صرف ی مین کیا فرق ہے ج ین مین اکثر تشبیہ ملحوظ
رہتی ہے جیسے ساق سیمین اور پنجہ آہنین اور ی صرف نسبت کے لئے
مستعمل ہے اور ایک فرق یہہ ہے کہ ی کی نسبت اس موصوف کے لئے
بولتے ہین جو منسوب سے بنا ہو جیسے تخت طلائی اور تاج نقرہ اور سیخ آہنی
س عیسوی اور عیسائی مین کیا فرق ہے ج اصل مین کچھہ فرق نہین مگر اصطلاح مین
پیروان عیسیٰ کو عیسائی کہتے ہین اور دوسری چیزین جو آپ کی طرف منسوب ہین
انکو عیسوی کہتے ہین جیسے مذہب عیسوی اور سنہ عیسوی س یاء مجہول کس کس معنی کا
فائدہ دیتی ہے ج آٹھہ معنون کا۔ اوّل وحدت جیسے ؎ خردمند مردے
در اقصاے شام ۞ دوم ایمائی یا توصیفی جیسے ؎ عزیزیکہ از درگہش سر بتافت
سوم تنکیر جیسے ؎ برون زانکہ یاری گری خواستی ۞ چہارم استمراری
جیسے گفتندے پنجم تعظیم جیسے زید مردیست ۞ ششم زائد جیسے بگ
لبے وغیرہ۔ ہفتم یاء امالہ جیسے رکاب کا امالہ رکیب ہشتم مفید معنے
امر جیسے ع فرد احمدا بندہ نوازا رحمے ۞ اے رحم کن بر
یاء مجہول کس کس حرف سے تبدیل ہوتی ہے ج الف اور ہاء مہملہ
جیسے آرام بیارام۔ شاہگان و شایگان

یہانتک بیان حروف مفردہ کا ہوا اب بعض حروف مرکبہ کا بیان کیا جاتا

حروف مرکبہ کا بیان

س حروف جار کیا ہین اور اُن سے کیا غرض ہے ج وہ حروف یہہ ہین از با
ت تا برا سے بہر پے اور کبھی ان تین کہلون پر آز زیادہ کرکے ازبرائے وغیرہ
کہتے ہین در اللہ بر اور جو انکے معنی مین ہو اور اُنسے غرض یہہ ہوتی ہے
کہ فعل اور مشابہ فعل کے معنی اسم پر پونہچاتے ہین یا دو کلمون کے ربط کے لیے
آتے ہین اور کاف تشبیہ اور مِن اور علے اور فی اور لام مکسور عربی کے
حروف جارہ ہین جو فارسی مین مستعمل ہین س از کتنے معنون مین آتا ہے
ج آٹھہ معنون مین اکثر مستعمل ہوتا ہے اوّل تبعیض جیسے مردے از مردمان
دوّم علت جیسے از خوف دشمنان سوّم بیانیہ جیسے تخت از طلا چہارم
ابتدا جیسے از ہند تا سند پنجم بمعنے بر جیسے فلان از نفس خود بخیلی میکند ششم
استعانت جیسے کار عظیم از تو نظام یافت ہفتم بمعنے در جیسے ع کادیم از جہل
روزگرد تمام ۞ ہشتم بمعنی را جیسے از دولت بہ نیکی یاد میکند۔ اور واضح ہو
کہ از کا الف کبھی گرانا جائز ہے اور یہہ حذف نظم مین بہت مستعمل ہے اور اگر یہہ
حرف ضمیر و اشارہ پر آتا ہے تو اُنکا الف گرا کر اُس کی حرکت ز کو دینی جائز ہے
جیسے از و اور از ان کو زو اور زان کہتے ہین س با کتنے معنون مین مستعمل ہے
ج جو معانی بائے موحدہ کے حروف مفردہ مین لکھے گئے ہین اسی قدر با کے
معنے سمجھو س تا کتنے معنون مین آتا ہے ج نو معنون مین۔ اوّل ابتدا
جیسے ع تا تو رفتی ز بزم اے گل بستان چہرہ ۞ دوّم انتہا جیسے ع
کہ تا بر فلک ماہ و خورشید ہست۔ سوّم شرط جیسے ع تا مجمع امکان

دو جوبت ننوشتند۔ چہارم علت جیسے ع بیاد کس نیایم تا نباشم
بار خاطر ہا ۔ پنجم بمعنے ہرگز جیسے ع زصاحب غرض تا سخن نشنوی ۔
ششم بمعنی عدد جیسے ع مثنوی ہفتاد تا کاغذ شود ۔ ہفتم بیانیہ جیسے ع
عمر گرانمایہ درین صرف شد ۔ تا چہ خورم صیف چہ پوشم شتا ۔ ہشتم
تنبیہ جیسے ع تا چہ خواہی خریدن اے مغرور ۔ نہم جلدی سے ایک امر کا
دوسرے کے بعد ہونا یعنی بمعنی ہمانندم جیسے ع تا ترا از دور دیدم رفت عقل
و ہوش من ۔ س را بھی حرف جار ہوتا ہے یا نہین اور کتنے معنون مین آتا ہے ج
یہہ حرف جار اُسی صورت مین ہوتا ہے کہ برائے کے معنون مین ہو جیسے س خدارا
بکن یکنظر سوی ما ۔ اور علامت مفعول کے لیے اکثر آتا ہے جیسے ع دوستان را
کجا کنی محروم ۔ اور اِس صورت مین کبھی محذوف بھی کر دیتے ہین جیسے ع گدا جانب
لب بآمین بازکن ۔ اور کبھی علامت اضافت کے لیے آتا ہے جیسے ع اے داغ
بر دل از غم خالِ تو لالہ را ۔ یعنی بر دل لالہ۔ اور بعد آز اور برآئے اور از پئے کے
زائد آتا ہے جیسے ع کس نبینم زخاص و عام را ۔ س حروف عاطفہ مع
تعریف بتاؤ ج حروف عاطفہ وہ ہین کہ دو کلمون یا جملون کے درمیان اگر
آنکو ایک حکم مین شامل کردین اور وہ و ا ہ پس سپس دگر دیگر ہم نیز ہین جیسے
زید و عمرو آمد اور شبا روز بمعنی شب و روز ۔ اور آمدہ گفت بمعنے آمد و گفت
اور کلمات اگرچہ گرچہ ارچہ ہرچند باوجود بھی عطف اور اتصال کے لیے
مستعمل ہین س تردید کس کو کہتے ہین اور اُس کے لیے کونسا حرف
مستعمل ہے ج حرف تردید وہ ہے جس کے آنے سے معطوف اور معطوف علیہ مین

ایک غیر معین مراد ہو اور تردید کے لیے لفظ یا اور خواہ مستعمل ہے اور کبھی کر کبھی
جیسے زید رفت یا عمرو اور سبق بگوییم کہ کتاب نویسیم اور کبھی اگر کبھی تردید کے لیے
آتا ہے س اضراب کے معنے اور اُس کے حروف کیا ہین ج اضراب کے معنے
اصطلاح مین ایک حکم سے اعراض کر کے دوسرے کیطرف انتقال کرنا ہے اور حرف اسکے
بل و بلکہ مستعمل ہین س حروف شرط کیا ہین ج گر اگر ار ہر گاہ ہر گہ چون چو او
بعض اوقات اسماء موصولہ مثل ہر کہ اور ہر چہ وغیرہ کے فائدہ شرط کا
دیتے ہین س حروف علت کیا ہین ج چہ کہ زیرا کہ زیرا چہ چرا کہ
ازین مر ازین سبب بنا بر لہذا آتا س زیرا اور چرا کی ترکیب کس طرح ہے
ج اصل مین زین راہ اور چہ راہ تھا اب زیرا اور چرا بولتے ہین س
حروف استثنا کیا ہین مع تعریف و اقسام استثنا بتلاؤ ج الا مگر غیر سوا
جز بجز دون بدون ورای ماورای ماسوای بغیر اور استثنا جماعت مین سے
ایک جز کے نکالنے کو کہتے ہین پس جس مجموع مین سے کوئی چیز نکالتے ہین
اُس کو مستثنیٰ منہ اور چیز کو مستثنیٰ کہتے ہین اور استثنا کی دو قسمین ہین ایک
متصل جسمین مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ایک جنس سے ہون جیسے قوم آمد مگر زید
دوسری منقطع یا منفصل جس مین دونو ایک جنس نہون جیسے بادشاہ خلعت
بخشید مگر جاگیر س حروف استدراک مع تعریف و امثلہ بتلاؤ ج حروف استدراک
وہ ہین جنسے کلام سابق کا شبہ رفع کیا جاوے اور وہ لاکن لیکن لیک ولیکن
ولیک ولی ہین س حروف ندا کیا ہین ج اے یا ایا شروع مین اور
الف آخر اسما مین اور جس اسم پر یہ حروف آتے ہین اُسے منادی

کہتے ہین س حروف استفہام بیان کرو ج چیز کے لیے چہ اور حیثیت اور شخص کے لیئے کہ او
کیست اور کدام اور مقام کے لیئے کجا اور کو ما اور وقت کے لیے کے ۔ اور کیفیت کے لیے چون
اور چگونہ اور سبب کے لیے چرا بولتے ہین س حروف تشبیہ اور اُس کے معنی کیا ہین ج
چو ۔ ہمچنان ۔ ہمچنین ۔ چنانچہ مثل ہمچو ۔ مانند ۔ پنداری ۔ گویا ۔ گوی ۔ دار آسا ۔ مان
کردار ۔ آنہ ۔ سان ۔ وان دیس ۔ وش ۔ فش ۔ وند ۔ آوند اور تشبیہ کے
معنے ہین ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھہ مانند کرنا پس جس کو مانند کرتے ہین
اُسے مشبہ اور جس کے ساتھہ مانند کرتے ہین اُسے مُشبہ بہ کہتے ہین جیسے رویش
ہمچو ماہ است ۔ مین رویش مشبہ ہے اور ماہ مشبہ بہ س شک کے لیئے کون
کون کلمات مستعمل ہین ج آیا ۔ شاید باشد ۔ بود س حروف نسبت کیا ہین ج
ین ی می معروف گان آنہ جیسے زرین یکسالہ ترکی دوگان ۔ سالانہ ۔ او
کبھی ان اورن اور اک اور ویہ نسبت کے لیے آتے ہین جیسے ایران ۔ اور
جوشن ۔ اور مغاک ۔ اور سیبویہ س حروف تنبیہ بیان کرو ج الا ہان
ہین ۔ جملہ کے پیشتر آتے ہین س حروف تحسین بتلاؤ ج زہے ۔ جہے ۔ خرم
حبذا شاباش واہ واہ آفرین س حروف ندبہ بیان کرو ج ندبہ کے لیے
وا شروع کلمہ مین اور الف آخر مین آتا ہے جیسے وا زیدا س حروف نفی
کیا ہین ج نے نہ نا بے س حروف تمنا بیان کرو ج کاشکی کاشکے
س حروف تعجب کیا ہین ج چہ چہا اللہ اللہ سبحان اللہ س صاحب کے
معنے مین کونسے حروف آتے ہین ج گار ور مند آخر اسما مین جیسے ستمگار بہرہ ور خردمند
س حروف فاعلیت کے معنے کے مُفید کون سے ہین ج گر ان آر آخر اسماء مین

س ظرفیت کے لیئے کونسے حرف ہین ج بار زا سار ستان وان لدہ وند
آخراسماءمین س کثرت کے لیے کونسے حروف ہین ج لاخ زار سار آخراسماءمین
س محافظت کے لیے کونسے کلمات ہین ج بان دار دان گیر آخراسماءمین
س لیاقت کے کونسے حرف ہین ج ی دار آنہ گان آخراسماءمین
س حروف ہوستگی کے معنے کے مفید کونسے ہین ج ناک گین آگین
سار۔ آخراسماءمین س کونسے حروف تصغیر کا فائدہ دیتے ہین ج ک۔
چہ ریزہ آخراسماءمین س رنگ کے لیے کونسے حروف مستعمل ہین ج وم
فام پام گون گونہ آخراسماءمین اورچردہ اور جرتہ صرف لفظ سیاہ کے
بعد س شرکت کا مفید کونسا حرف ہے ج ہم اسما کے شروع مین فائدہ
شرکت کا دیتا ہے جیسے ہمراز۔ ہم مکتب وغیرہ

باب دوم نحو کا بیان

س نحو کسے کہتے ہین ج جن قواعد سے ترکیب مفردات کی حقیقت معلوم ہوا نھین
نحو کہتے ہین س غرض نحو سے کیا ہے اور اُس کا موضوع کیا ج غرض اُس سے
یہہ ہے کہ ترکیب کلمات ہین خطا واقع نہو اور مطلب عبارت بسہولیت سمجھہ لیا جاے
اور اُس کا موضوع کلام ہے۔

فصل اول مفرد اور مرکب کے ذکر مین۔ س لفظ موضوع اور مہمل کی
تعریف بیان کرو ج لفظ اُس آواز کو کہتے ہین جو آدمی کے منہ سے نکلے
پس اگر وہ معنے دار ہے تو موضوع جیسے کتاب۔ اور بے معنی ہے تو مہمل کہلاوےگا
جیسے ویز۔ س علم اور اسم جنس کس کو کہتے ہین ج اگر لفظ مفرد کے ایک

معنی ہون اور وہ بھی معین ہون تو اُس کو عَلَم کہتے ہین اور اگر غیر معین ہون تو اسم جنس
کہتے ہین س لفظ مشترک کس کو کہتے ہین ج جس لفظ مفرد کے کئی معنی ہون اور ہر ایک
معنے کے لیے وضع کیا گیا ہو اُس کو مشترک کہتے ہین جیسے بار کہ پھل بوجھ دخل کے
معنے مین آتا ہے س منقول عرفی اور شرعی اور اصطلاحی کسے کہتے ہین ج منقول عرفی وہ
مفرد ہے جسے سب لوگ معنی غیر وضعی مین استعمال کرتے ہون اور وضعی معنی متروک ہو گئے ہون
جیسے لفظ دابہ کہ اصل وضع مین ہر چلنے والے کو کہتے تھے اب صرف چارپایہ سواری کو کہتے ہین
اور منقول اصطلاحی وہ ہے جسے کسی اور جماعت مخصوصہ نے استعمال کیا ہو مثلاً اہل صرف و
نحو وغیرہ نے جیسے لفظ فعل کو کہ اصل مین کرنے کے معنی ہین اور باصطلاح اہل صرف وہ کلمہ
بامعنی جسمین کوئی زمانہ ہو س معنے حقیقی اور مجازی کسے کہتے ہین ج جو مفرد لفظ واضع نے
کسی معنے کے لیے موضوع کیا ہے اگر استعمال اُس کا اُنھین معنون مین ہو تو حقیقی کہین گے جیسے
حاتم بولین اور جس کا نام تھا وہی مراد لین اور اگر کسی دوسرے معنے پر بوجہ کسی مشابہت یا مناسبت کے
بولا جایگا تو اس دوسری معنے کو مجازی کہین گے جیسے حاتم بولین اور مرد سخی مراد لین س
مجاز کی کتنی قسمین ہین ج اگر حقیقی اور مجازی معنی مین علاقہ تشبیہ کا ہوتا ہے تو ایسے
مجاز کو استعارہ کہتے ہین جیسے اسد بولین اور شجاع مراد لین اور اگر سوائے تشبیہ کے
کوی اور علاقہ ہو تو اُس کو مجاز مرسل کہتے ہین جیسے نہر روان شد کہ اس مین نہر سے پانی
مراد ہے باعتبار ظرفیت کے اور اس طرح کے علاقے بہت ہین بعضون نے پچیس شمار کیے ہین
بعض کو یہان نقل کیے دیتے ہین۔
اول ظرف بولنا مظروف مراد لینا جس کی مثال اوپر گذری دوم اس کا عکس جیسے مغز او خام شکست
یعنی سر سوم سبب بولنا مسبب مراد لینا جیسے بر خوب بارید یعنے باران چہارم اس کا عکس جیسے نشہ خوردہ

یعنی شراب پنجم جز بولنا کل مراد لینا جیسے لفظ عین برای جاسوس ششم اسکا عکس جیسے اصابع
برائے انامل ہفتم لازم بولنا ملزوم مراد لینا جیسے کسی سخی کی وفات پر کہین امروز سخاوت بمرد
ہشتم اس کا عکس جیسے ظالم کو کہین قصاب یعنی ستمگر نہم مطلق بولنا مقید مراد لینا جیسے فردا
کہین اور فردا قیامت مراد لین دہم اس کا عکس جیسے غصہ مین کہین کہ روے زشت خود را دور کن
یعنی چہرہ رو برو مکن یازدہم خاص سے عام مراد لینا جیسے ہر فرعونے را موسے دوازدہم اسکا
عکس جیسے مخاطب کو کہین عاقل را اشارہ بس است سیزدہم مضاف الیہ پر سے مضاف کا
حذف کرنا جیسے تمام شہر از و درخروش است یعنی اہل شہر چہاردہم باعتبار آیندہ کے بولدینا
جیسے طالبعلم کو مولوی یا منشی کہین پانزدہم بلحاظ گذشتہ کے بولنا جیسے بزرگ اپنے چھوٹونکو
لڑکا کہتے ہین شانزدہم بلحاظ ضد کے ایک دوسرے کے جگہہ بولنا جیسے اندھے کو بصیر
کہتے ہین ہفدہم مصدر کو بمعنی فاعل یا مفعول بولنا جیسے عدل کہین عادل مراد لین یا علم
کہین معلوم مراد لین۔ اور اگر حقیقی اور مجازی معنون مین کچہ علاقہ نہو تو اُس کو مجاز مرسل کہتے ہین
جیسے خر کہین اور احمق مراد لین س مرادف کیسے لفظ ہوتے ہین ج جو ہم معنی ہون جیسے
خاطر اور ضمیر س اقسام مرکب مع تعریف تبلاؤ ج مرکب کی دو قسمین ہین اول مفید اور اسے
جملہ اور کلام بھی کہتے ہین دوم غیر مفید جسے مرکب ناقص بھی کہتے ہین پس اگر سننے والے کو تمام
پورا مطلب حاصل ہو تو مفید ہے جیسے سبق بخوان ورنہین تو ناقص جیسے کتاب من س مرکب
ناقص کی کتنی قسمین ہین ج چار قسمین اول اضافی۔ دوم توصیفی سوم امتزاجی چہارم
غیر امتزاجی س مرکب اضافی کسے کہتے ہین اور اُس کی کے قسمین ہین ج مرکب اضافی وہ ہے جو
مضاف اور مضاف الیہ سے بنا ہو۔ اب معنی اضافت اور مضاف اور مضاف الیہ کے جاننا
ضرور ہین پس اضافت ایک کلمہ کو دوسرے کی طرف نسبت کرنے کو کہتے ہین اور مضاف وہ جو نسبت

کیا جاوے اور مضاف الیہ وہ جس کی طرف نسبت کریں اور اضافت کی نو قسمین ہین تملیکی تخصیصی۔ توضیحی۔ بیانی یا تبیینی تشبیہی۔ مجازی ظرفی۔ اقترانی نہم اضافت بادنے ملابست میں ہر ایک قسم اضافت مع تعریف و امثال تبلا درج تملیکی اضافت ملک کی مالک کیطرف جیسے اسپ زید تخصیصی مختص کی ہے جانب مختص کے جیسے بوستاں توضیحی اضافت موضح جانب موضح ہے جیسے شہر بصرہ بیانی جس مین مضاف الیہ حقیقت اور مادہ مضاف کا ہووے جیسے دیوار گل تشبیہی یہ اضافت مشبہ بہ کی ہے جانب مشبہ کے جیسے نرگس چشم۔ مجازی اس اضافت مین اثبات مضاف کا بنسبت مضاف الیہ کے بطور فرضی ہوا کرتا ہے جیسے سرہوش ظرفی اس اضافت مین مظروف مضاف ہوتا ہے اور ظرف مضاف الیہ جیسے آب دریا اقترانی اس اضافت مین مضاف مضاف الیہ کے معنے کے ساتھ اقتران معنوی رکھتا ہے جیسے نامۂ عنایت۔ اضافت بادنے ملابست یعنی ایک اسم کو دوسرے کے ساتھ تھوڑی سے مناسبت سے منسوب کرنا جیسے ایران ما تنبیہ۔ یہ بیان بموجب قواعد فارسی مروجہ حال سے لکھا گیا بلکہ بعض کتابون مین ایک قسم اضافت کی زیادہ لکھی ہے یعنی اضافت ابنی جس مین مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان لفظ ابن مقدر رہتا ہے جیسے بوعلی سینا یعنی بوعلی بن سینا۔ اس صورت مین دس قسمین ہوئین مگر ارباب تحقیق کے نزدیک اضافت کی قسمین چار ہین ایک تملیکی دوم تخصیصی سوم بیانی چہارم ظرفی ان اہل تحقیق کے نزدیک چوتھی اور پانچوین اور چھٹی اور آٹھوین اور نوین اور دسوین قسمین اضافت تخصیصی مین داخل ہین اور بیانی وہ ہے کہ اس مین مضاف سے کچھ غرض نہو مضاف الیہ مقصود ہو جیسے وقت شب عروس فلک از زیور ستارگان محلی شد۔ یہان عروس فلک اور زیور ستارگان مین اضافت بیانی ہے

یعنی مقصود یہہ ہے کہ فلک ستارون سے مزین ہوا یہہ اضافت پہلی تقسیم کے بموجب توضیحی ہے
یا مجازی اور واقع مین بیانی ہے س فک اضافت کس کو کہتے ہین اور وہ کن الفاظ مین جائز ہے
ج فک اضافت کسرہ مضاف کے دور کرنے کو کہتے ہین اور وہ الفاظ جنمین فک اضافت واقع ہوا ہے
یہہ ہین سپہ صاحب قابل دشمن عاشق پدر مالک ہین مگر پہلے دونون
لفظون مین فصیح ترک کسرہ ہے اور باقیون مین سوائے الفاظ مسموعہ کے کسرہ کا
لانا فصیح ہے اور جب مضاف الیہ کو مضاف پر مقدم لے آتے ہین یا ضمیر متصل مضاف الیہ
واقع ہو یا علامت اضافت مذکور ہو تو بھی مضاف کے آخر کسرہ نہین لاتے ہین
س کیسے اسمار کے آخر وقت اضافت ی زیادہ کر دیتے ہین ج جس اسم کے
آخر الف یا واو آتا ہے اُس مین وقت اضافت کے ایک ی بڑھا دیتے ہین جیسے دانائے
روزگار اور خوی دوست س جس اسم کے آخر ہائے ہوز ہو اُس کا وقت اضافت کیا
حال ہے ج ایسی ہ کو ہمزہ سے بدل دیتے ہین جیسے خوشۂ انگور س اضافت سے کیا
فائدہ ہے ج اگر مضاف الیہ معرفہ ہوتا ہے تو اضافت سے مضاف بھی معرفہ ہو جاتا ہے
جیسے غلام زید کہ غلام اس صورت مین معرفہ ہے اور اگر مضاف الیہ نکرہ ہوتا ہے تو اضافت سے
مضاف مین تخصیص آ جاتی ہے جیسے غلام مرد یعنے مرد کا غلام ہے عورت کا نہین پس عام
نہ رہا خاص ہو گیا س مرکب توصیفی کسے کہتے ہین ج مرکب توصیفی وہ ہے جو صفت
اور موصوف سے ملکر بنے اور صفت وہ ہے جس سے کسی اسم کی بُرائی یا بھلائی معلوم ہو اور
موصوف وہ جس کی بُرائی یا بھلائی بیان کیجاوے اور موصوف جب صفت سے مقدم
آتا ہے تو اُس کے آخر کسرہ لاتے ہین اور وقت تقدیم صفت کسرہ نہین لاتے جیسے مرد نیک
اور نیکمرد س صفت کے کی درجے ہین ج ایک ادنےٰ جیسے شیرین دوم اوسط جیسے شیرین تر

سوم اعلیٰ جیسے شیرین ترین س کیسے اسما صفت کا فائدہ دیتے ہین ج وہ مرکب غیر مفید جو دو اسم یا ایک اسم اور ایک صفت یا اسم اور فعل یا اسم اور حرف یا فعل اور حرف سے ترکیب پاتے ہین وہ اکثر فائدہ صفت کا دیتے ہین جیسے ماہرو خوشخوی گلفشان کم عقل دانا س مرکب امتزاجی کی تعریف کیا ہے اور اس کی کتنی قسمین ہین ج مرکب امتزاجی اُس کو کہتے ہین جس مین دو کلمے ملکر ایک ہوجائین جدا جدا معلوم نہون جیسے یازدہ یا اُس کا دوسرا جز علیحدہ معنی مستقل نرکھتا ہو اور اُس کی دو قسمین ہین اول وہ مرکبات جو فعل اور حروف سے مرکب ہوتے ہین جیسے دانا اور دانش۔ دوم وہ جو حرف اور اسم سے بنتے ہین اور یہ کئی معنون کا فائدہ دیتے ہین اول فاعلیت جیسے آہنگر دوم نسبت جیسے زرین سوم لیاقت جیسے دادنی چہارم تشبیہ جیسے آسمان پنجم محافظت جیسے ساربان ششم بمعنے صاحبی جیسے خردمند ہفتم مشارکت جیسے ہمراہ ہشتم تصغیر جیسے طفلک نہم اتصاف جیسے خوابناک دہم ظرفیت جیسے نمکسار س مرکب غیر امتزاجی کی تعریف اور قسمین بیان کرو ج مرکب غیر امتزاجی وہ ہے کہ اُس کے کلمات جدا جدا معلوم اور بامعنے ہون اور اُس کی کئی قسمین ہین ایک وہ ترکیب جو الفاظ مفید معنی رنگ کے ساتھ مرکب ہو جیسے سبز رنگ گلگون۔ لالہ فام سیہ چردہ۔ دوم مرکب تمیزی جس مین ایک اسم جامد دوسرے اسم جامد کے ابہام کو رفع کرے جیسے یک من شہد دو کچہ دوغ وغیرہ۔ سوم وہ مرکب جو اشارہ اور مشارالیہ سے ترکیب پاوے جیسے اینجہان وغیرہ۔ چہارم جو دو اسم جامد کے مکرر لانے سے حاصل ہو اور فائدہ کثرت کا دے جیسے صحرا صحرا چمن چمن یا کوئی اسم جامد کسی

مرکب امتزاجی

مرکب غیر امتزاجی

عدد یا کسی اور لفظ سے ترکیب پاکر فائدہ معنی کثرت کا دے جیسے بیکر تمام لشکر پنجم ترکیب عطفی جو معطوف اور معطوف علیہ سے مرکب ہو جیسے زید و عمرو وادہ بکر یا زید اور اس مین مرکب تعدادی بھی داخل ہے جیسے بست و یک وغیرہ ششم ترکیب اتصالی جس مین دو اسم متجانس بواسطہ حرف اتصال کے ملکر ایک کلمہ ہو جاوین جیسے لبالب تازہ بتازہ ہفتم ترکیب تشبیہی جیسے سرو قامت ہشتم ترکیب علمی جیسے شمس الدین نہم اسم جامد اور امر کی ترکیب جیسے کاردان س اسم جامد اور امر ترکیب پاکر کس کس معنی کا فائدہ دیتے ہین ج اول فاعلیت جیسے روح افزا دوم مفعولیت جیسے دلپذیر سوم مصدر جیسے قدمبوس چہارم اسم آلہ جیسے قطزن پنجم ظرف جیسے زمین زرخیز س کوئی مثال مرکب غیر مفید کی بتلاؤ ج پسر زید سلیم الطبع مراد خان۔ اور قاتل خونریز خنجر بکف ؛

فصل دوم جملہ یعنے مرکب تام کے بیان مین س کلمہ کے اقسام مین سے کون کون کلمے ملکر جملہ اور مرکب مفید ہونے کی صلاحیت رکھتے ہین اور اس کی کے قسمین ہین ج جملہ ہمیشہ دو اسم یا ایک اسم اور ایک فعل کے ملنے سے بنتا ہے خواہ لفظاً ہو یا تقدیراً اور اس کی دو قسمین ہین اسمیہ اور فعلیہ س جملہ کے اجزا کا نام کیا ہے اور ان کے درمیان کے علاقہ کو کیا کہتے ہین ج جملہ مین ہمیشہ دو جز ضرور ہین ایک مسند دوسرا مسند الیہ یعنے اس کے اجزا مین سے جو کسی چیز کی طرف نسبت کیا جاوے اسے مسند یا محکوم بہ کہتے ہین اور جس کی طرف نسبت کرین اسے مسند الیہ یا محکوم علیہ کہتے ہین اور ان کے

درمیان کے علاقہ کا نام نسبت حکمیہ اور اسناد ہے س اسناد کس کو کہتے ہین
اور کلمات مین سے کون مسند ہوا کرتا ہے اور کون مسند الیہ ج اسناد ایک کلمہ کا
دوسرے کی طرف ایسی طرح نسبت کرنا ہے کہ مخاطب کو فائدہ تام حاصل ہو اور
اسم مسند اور مسند الیہ دونو ہو سکتا ہے جیسے زید دانا است اور فعل ہمیشہ مسند ہوتا ہے
مسند الیہ خواہ اسم ہو جیسے زید زد خواہ ضمیر ہو جیسے زدم اور حرف نہ مسند ہوتا ہے
نہ مسند الیہ س بیا اور اے زید مفرد ہین یا جملہ ج بیا اگرچہ ظاہر مین ایک
لفظ ہے مگر تقدیراً دو ہین کیونکہ ضمیر واحد مخاطب اُس مین مستتر ہے اور اے
اے زید کے معنے ہین میخوانم زید را۔ پس بیا جملہ فعلیہ ہے اور اے زید بھی
قائم مقام جملہ فعلیہ کے ہے س جملہ فعلیہ کی تعریف اور اقسام مع تعریف بتلاؤ
ج جملہ فعلیہ وہ ہے جو فعل اور فاعل سے مرکب ہو فعل مسند ہوتا ہے
اور فاعل مسند الیہ پس اگر فعل لازم ہو سوائے افعال ناقصہ کے تو جملہ صرف
فاعل پر تمام ہوجائیگا جیسے زید نشست اور اگر متعدی ہوگا تو مفعول کو بھی چاہیگا
جیسے زید عمرو را زد س فعل ناقص کس کو کہتے ہین اور جملہ فعلیہ مین اُس کے
فاعل کا کیا نام ہے ج جو فعل لازم کہ سوائے فاعل کے کسی اور چیز کا بھی
محتاج ہو اُس کو ناقص کہتے ہین اور اُس کے فاعل کو فعل ناقص کا اسم
اور دوسری چیز کو خبر کہتے ہین جیسے زید عالم شد مین زید اسم ہے شد کا
اور عالم خبر س سوا افعال ناقصہ کے اور ونکو کیا کہتے ہین ج وہ افعال تام
کہلاتے ہین بلکہ اگر افعال ناقصہ کے معانی مین احتیاج خبر کی نہ رہے تو اس صورت مین
وہ بھی تام کہلائینگے جیسے ابر شد مین شد فعل تام ہے س جملہ فعلیہ مین اگر فعل

مجہول ہو تو اُس کا فاعل نہین ہو گا پھر جملہ کیسے بنیگا ج فعل اگر مجہول ہو گا تو متعدی
ضرور ہو گا پس اُس کے مفعول بہ کو فاعل کا قائم مقام کر دیتے ہین اور اُس کو
مفعول مالم یسم فاعلہ اُس فعل کا کہتے ہین اور فعل مجہول کا مسند الیہ اُسی کو
کرکے جملہ بناتے ہین جیسے کتاب دیدہ شد مین دیدہ شد فعل مجہول اور کتاب اُس کا
مفعول مالم یسم فاعلہ ہو تو مکر جملہ فعلیہ ہو اس فاعل کی تعریف کیا ہے اور اُس مین
اور اسم فاعل مین کیا فرق ہے ج فاعل وہ ذات ہے جس سے کوئی فعل صادر ہو
یا اُس کے ساتھ قائم ہو یعنی جو کسی فعل کا مسند الیہ ہو اور اسم فاعل وہ الفاظ ہین جو
مصدر سے مشتق ہون اور ذات مذکور پر دلالت کرین پس فاعل بجاے مسمے کے ہے
اور اسم فاعل بمنزلہ اسم کے س فعل اور فاعل مین کس کس چیز مین اتحاد شرط ہے
ج وحدت وجمعیت اور غیبت اور حضور اور تکلم مین فعل و فاعل ایک سے ہونے
چاہئین جیسے او مے آید ما مے آئیم مگر جب فاعل غیر ذی روح ہوتا ہے تو جمع مین بھی
فعل واحد لا سکتے ہین جیسے سخنہا درمیان آمد بجاے آمدند س مفعول بہ کس کو
کہتے ہین اور اُس مین کیا کیا چیز داخل ہے ج مفعول بہ وہ ذات ہے
جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے کتاب را بہ بین مین کتاب مفعول بہ ہے
اور منادی اور مندوب اور محذر منہ مفعول بہ مین داخل ہین یعنے یہ بھی فعل
محذوف کے مفعول بہ ہوا کرتے ہین جیسے اے زید اصل مین تھے میخوانم زید را
لیکن فعل اور فاعل کو حذف کرکے حرف ندا کو اُس کے قائم مقام کر دیا اسیطرح
آہ زید اور وا زید دونون مین سے فعل حذف ہو گیا اور اول مین حرف ندبہ
اور دوسرے مین مکرر لانا مفعول بہ کا قائم مقام فعل کے ہے س مفعول کے

فاعل

مفعول

سواکوتی اور بھی مفعول ہوتا ہے ج ہان فارسی مین تین اور مفعول ہوتے ہین
اول مفعول مطلق یعنی فعل کے ساتھہ اُس کا مصدر یا حاصل بمصدر یا مصدر کا
مرادف واقع ہو جیسے زید یک نشست خواہد نشست یا ضربی میزند اور اِس طرح لانے
فائدہ تاکید یا تعداد کا ہوتا ہے اور اگر حاصل مصدر کو مضاف لائین تو مفعول مطلق
فائدہ وضع کا ہوتا ہے جیسے نشست امیری نشینم یعنے امیرون کی سی بیٹھک
دوم مفعول فیہ یعنی فعل کے ہونے کی جگہ یا وقت اول کو ظرف مکان اور دوم کو
ظرف زمان کہتے ہین جیسے شب کجا بودی مین شب ظرف زمان ہے اور کجا ظرف مکان
سوم مفعول لہ جس کے سبب سے فعل کیا جاے اُس کی بھی دو قسمین ہین۔ ایک یہہ کہ
اُس کے باعث سے فعل واقع ہو اور سبب مذکور پہلے سے موجود ہو جیسے دیانت راست
گفتم یعنے بباعث دیانت۔ دوسرے یہ کہ فعل سے وہ سبب مقصود ہو پہلے سے موجود نہو
جیسے زید را تادیباً زدم یعنی براے حصول ادب بس ان مفعولون کا دوسرا کیا نام ہے
ج اُن کو فضلہ اور زائد اور متعلق فعل کہتے ہین بس سوائے ان مفعولون کی اور کون سے
فضلے اور متعلق ہین معہ تعریف و مثال بتاؤ ج وہ دو ہین اول جار و مجرور یعنی
حروف جارہ مع اُن اسما کے جنپر وہ داخل ہون ہمیشہ فعل یا شبہ فعل یعنے مصدر
و اسم مشتق کے متعلق ہوا کرتے ہین اور فاعل و مفعول و مبتدا و خبر ہونے کے صلاحیت
نہین رکھتے جیسے از ہند تا چین رفتم اس مین از ہند اور تا چین دونو جار و مجرور ہین اور
متعلق رفتم کے اور جہان فعل یا شبہ فعل مذکور نہین ہوتا وہان محذوف مانتے ہین
جیسے ع بنام ایزد داناے اکبر۔ کہ جار و مجرور ابتدا میکنم محذوف کے
متعلق ہے۔ دوم حال یعنے وہ اسم یا جملہ کہ ہیئت فاعل یا مفعول کی بیان کرے

اور جس فاعل یا مفعول کی کیفیت بیان ہوگی اُس کو ذوالحال کہین گے اور ذوالحال
اور حال ملکر فعل کا فاعل یا مفعول ہوگا مثلاً زید خندان مے آمد مین زید ذوالحال ہے
اور خندان اُس کا حال اور دونو ملکر مے آمد کے فاعل ہین یا آفتاب را تابان
دیدم مین آفتاب ذوالحال ہے اور تابان اُس کا حال اور دونو ملکر مفعول ہین
دیدم کے۔ اور عربی مین تمیز اور مستثنیٰ بھی فضلے ہوا کرتے ہین مگر فارسی مین وہ ہمیشہ
فضلہ نہین پڑتے چنانچہ آگے معلوم ہوگا س جملہ فعلیہ مین سے کس کس مقام پر فعل
محذوف ہوتا ہے ج ایک جواب استفہام مین سے فعل کو حذف کر دیتے ہین جیسے
کوئی کہے کہ آمد اُس کے جواب مین کہا جاوے زید تو یہان آمد محذوف ہے اور
کبھی فعل و فاعل دونو محذوف ہوتے ہین جیسے کوئی کہے کہ زید کرا زد اور اُس کے
جواب مین کہا جاوے بکر را تو یہان سے زد زید بقرینہ سوال محذوف کر دیا ہے
دوم ب بمعنی ابتدا کے اور ب بمعنے قسم کے پہلے بھی جملہ محذوف ہوتا ہے جیسے
مع بنام جہاندار جان آفرین ۔ کے پہلے ابتدا میکنم محذوف ہے اور بخدا کے
پہلے قسم میخورم۔ سوم ندا اور منادی مین بھی محذوف ہوتا ہے اور اُس کی مثال مذکور
ہو چکی س جملہ اسمیہ اور اُس کے اجزا کے نام مع تعریف بتاؤ ج جملہ اسمیہ وہ ہے
جو دو اسمون سے بنے انمین سے مسندالیہ کو مبتدا اور مسند کو خبر کہتے ہین اور مبتدا کی
پہچان یہہ ہے کہ ہمیشہ اسم ذات ہوا کرتا ہے جیسے زید دانا است مین زید اسم ذات
مبتدا ہے س رابطہ کسے کہتے ہین اور اُس کا کیا حال ہے ج وہ لفظ جس سے
مبتدا اور خبر کے درمیان ربط ہو جاتا ہے اُسے رابطہ کہتے ہین اور وہ
فارسی مین چھہ ہین ست ند ی ید م یم اور اکثر خبر کے بعد

آتے ہین اور وحدت اور جمعیت مین مطابق مبتدا کے ہوتے ہین جیسے زید جاہل است
و مردمان عاقلند اور اگر خبر کے آخر مین الف یا ہ ہوتی ہے تو روابط سے پہلے الف
زائد لاتے ہین جیسے کتاب بیش بہا است و نقوش دیرینہ اند مسٔلہ کیا مبتدا کبھی محذوف
بھی ہوجاتا ہے ج ہان بقرینہ سوال وغیرہ کبھی مبتدا کو حذف کر دیتے ہین جیسے
کوئی پوچھے کہ رستم پسر کیست ۔ اور اُس کے جواب مین کہا جاوے کہ پسر زال است
تو یہان سے لفظ رستم کہ مبتدا ہے محذوف ہوگیا ہے مسٔلہ جملہ اسمیہ اور فعلیہ کی کتنی
قسمین ہین مع تعریف بیان کرو ج ہر ایک کی دو قسمین ہین۔ خبریہ اور انشائیہ جملہ خبریہ
اُس کو کہتے ہین جس کے کہنے والے کو سچا اور جھوٹا کہہ سکین یعنے جو جملہ اُس نے زبان سے
نکالا ہے اُس کو مطابق حقیقت حال کے یا غیر مطابق بتا سکین پس جملہ خبریہ کے لئے
ایک ماجرا کا ہونا ضرور ہے جس کے ساتھ اس جملہ کی مطابقت دیکھی جاوے اور
جملہ انشائیہ وہ ہے کہ اُس کے کہنے والے کو سچا اور جھوٹا نہین کہہ سکتے یعنے اُس مین
کوئی اصلی ماجرا نہین ہوتا جس کی مطابقت سے اُس کو سچا اور غیر مطابقت سے جھوٹا
کہا جائے بلکہ وہی جملہ کے الفاظ متکلم کی غرض ظاہر کرتے ہین کسی دوسرے واقعہ کی
کیفیت بیان نہین کرتے اور جملہ انشائیہ کی نو قسمین ہین اول امر جیسے بزن دوم نہی مزن
سوم تمنی کاش عالم شدمے چہارم ندا اے کریم کرم کن پنجم قسم بخدا کہ رویت نیم
ششم تعجب چہ گویا است زید ہفتم استفہام چہ میکنی ہشتم غرض یعنے کسی
کام کا شوق دلانا جیسے مطالعہ پیشتر چرا نہ بینی کہ سبق آسان نماید نہم
عقود یعنی معاملات داد وستد مین جو جملے مستعمل ہین جیسے بائع کہے کہ بہ شش
سیر فروختم اور مشتری کہے بہ پنج خریدم مسٔلہ کون کون جملہ بغیر دوسرے

جملہ خبریہ وانشائیہ

جملہ کے تمام نہین ہوتا ج اوّل ندا اور منادی بدون ایک جملہ کے (جسے جواب ندا
کہتے ہین) تمام نہین ہوتا جیسے لے رحیم رحم کن۔ اسمین دوسرا جملہ یعنے رحم کن جواب
ندا ہے دوم قسم کہ بے جواب کے پورا نہین ہوتا جیسے بخدا چنین خواہم کرد سوم
شرط کہ بدون جواب کے (جس کو جزا کہتے ہین) پورا نہین ہوتا جیسے اگر رفتی جان بسلامت
بردی اور یاد رہے کہ کبھی جزا کو محذوف بھی کر دیتے ہین جیسے ع ترا اگر باقضا یارا
جنگ است۔ اِس مین بجنگ محذوف ہے پس ترکیب کے اعتبار سے جملہ کی کے
قسمین ہین مع تعریف و مثال بتلاؤ ج اوّل مستانفہ جو ابتداء کلام مین واقع ہو
جیسے علم خزینہ ایست مقفل۔ دوم معترضہ جو مبتدا و خبر یا فعل و فاعل کے بیچ مین
آجاوے اور اُن سے کچھ علاقہ نہ رکھتا ہو جیسے دوست من خدا ایش بیامرزد خوب بود
اس مین خدا ایش بیامرزد جملہ معترضہ ہے سوم مبینہ جو بطور تفسیر کلام سابق کے
واقع ہو اور اس جملہ کے پہلے کاف بھی آیا کرتا ہے جس کو بیانیہ کہتے ہین پس یہہ
جملہ مبین کی ذات کا بیان ہو تو مبتدا اس مین سے حذف کر دیتے ہین جیسے زید
کہ فاضل ست کجا است اصل اس کی ہے زید کہ او فاضل ست کجا است اور اگر مبین کا
بیان ہو تو مبتدا حذف نہین کرتے ہین جیسے دوست من این طالب علم است
کہ کتابش خوب است کتابش مبتدا مذکور ہے اور طالب علم مبین کا متعلق اور یاد رہے
کہ جملہ مبینہ فعلیہ بھی ہوا کرتا ہے جیسے ع شنیدم کہ خسرو بشیرویہ گفت ؛ چہارم قسمیہ
جو قسم اور جواب قسم سے مرکب ہوتا ہے جیسے ع بخدا کہ دو جب آمد ز تو احتراز کردن ؛ پنجم شرطیہ
یہہ دو جملون سے بنتا ہے اول کو شرط کہتے ہین جس پر حرف شرط ہوتا ہے اور
دوسرے کو جزا جیسے فردا اگر مے آئی اکرام خواہم کرد ششم معللہ جو سبب کلام

سابق ہو جیسے از انجا واپس آمدم کہ خوف دزدان بود ششم نتیجہ کہ کلام سابق کا نتیجہ ہو جیسے
عالم متغیرست و ہر متغیر حادث ست یہہ دونو جملہ شکل اول منطق کی ہے اور بطور قواعد منطقیہ ہے
لفظ ہر متغیر کو اگر حذف کرکے جملہ بنائیں تو حادث ہست رہتا ہے پس عالم حادث ست جملہ نتیجہ
ہشتم معطوفہ جیسے زید آمد و خالد رفت اس مین خالد رفت جملہ معطوفہ ہے نہم ندائیہ جو ندا اور
جواب ندا سے مرکب ہو جیسے اے کریم کرم کن دہم تعقیبیہ جس سے مضمون سابق کے عقب کا
مضمون معلوم ہو جیسے پہلی رفتم در آنجا سوداگرے دیدم یازدہم دعائیہ جیسے عمرت دراز باد

فصل سوم حل الترکیب کے بیان مین جو کہ قواعد فارسی کے سب مؤلفون نے

سوا اسکے کہ چند مثالون کی ترکیب ہر مضمون کے ذیل مین لکھدی ہے زیادہ نہین لکھی
اس لیئے اکثر طلبہ ترکیب کہتے وقت بہت الجھتے اور غلطی کرتے ہین اس نظر سے اب بہت سی
نظم و نثر کی ترکیب ذیل مین لکھی جاتی ہے تاکہ طلبہ کو سب طرح کے جملون کی ترکیب کہنا آسان
ہو جاوے اور قبل بیان ترکیب کے چند ایسی باتین جو ترکیب کہنے مین مدد کرین مذکور
کیجاتی ہین پس ترکیب کہنے کے وقت اول یہہ معلوم کرنا چاہیئے کہ جملہ فعلیہ ہے یا اسمیہ
یعنے جملہ مین اگر فعل لفظاً ہو یا مقدر تو اُس کو جملہ فعلیہ جانو ورنہ اسمیہ پس اگر یہہ معلوم ہو
کہ جملہ فعلیہ ہے تو دیکھنا چاہیئے کہ فعل لازم ہے یا متعدی اگر لازم ہو تو اُس کا فاعل
تلاش کرین اور متعدی مین فاعل اور مفعول یہ دونون کو تلاش کرین اور اُس کے اجزا کو
جدا جدا کہین کہ یہ فعل ہے اور اُس کا فاعل یہہ ہے اور اگر کوئی اور مفعول یا متعلقات
مین سے بھی جملہ مین مذکور ہو تو اُس کو بھی بیان کرو اور پھر سب کو ملاکر جملہ فعلیہ کہو اور
اگر یہ معلوم ہو کہ یہ جملہ اسمیہ ہے تو اُس کے اجزا کو علیحدہ کہو کہ مبتدا کون ہے اور
خبر کون اور متعلقات مین سے جو ہو اُس کا بھی نام لو اور سب کو ملاکر جملہ اسمیہ کہو پھر

جملہ کو دیکھیں کہ محتمل جھوٹ اور سچ کا ہے یا نہیں اگر سچا اور جھوٹا ہو سکتا ہو تو اُس کو
خبریہ کہو ورنہ جملہ انشائیہ اور جس جگہ جملہ کے شروع پر کاف بیانیہ ہو اُس کو معلوم
کرو کہ صلہ ہے یا وصف ہے یا محض بیان ہے اور پھر موصول یا موصوف یا مبیّن کو
تلاش کرنا چاہیئے اسی طرح جب سب اجزا معلوم ہو جائیں تو سب کو ملا کر
چاہیئے اور نیز ترکیب کہنے مین قاعدہ ہاے مفصلہ ذیل کو خوب یاد رکھنا چاہیئے

(۱) جب فعل معروف کے معنے کے ساتھہ لفظ کون یا کس سنے ملا دین تو اُس کے جواب مین جو لفظ واقع ہو اُسے فاعل کہو جیسے رفت زید اور گفت عمرو مین رفت معنے گیا کے ساتھہ جب لفظ کون ملا دین تو زید جواب مین واقع ہوگا اور یہی فاعل اور ایسے ہی گفت کے معنے کہا کے ساتھہ کس سنے لگا دین تو اُس کے جواب مین عمرو کہا جاویگا پس عمرو فاعل ہے اور علے ہذا القیاس ہر فعل معروف مین یہی قاعدہ جانو ؁

(۲) جب فعل مجہول کے معنے کے ساتھہ کون یا کیا ملا دین تو اُس کے جواب مین مفعول مالم یسم فاعلہ واقع ہوگا جیسے زید کشتہ شد اور سخن شنیدہ شد مین معنی فعل کے ساتھہ الفاظ مذکور ملا کر سمجھ لینا چاہیئے اور فعل مجہول متعدی بد و مفعول مین جو لفظ جواب مین کون کے واقع ہو اُسے مفعول مالم یسم فاعلہ جانو اور جو کیا کے جواب مین آوے اُسے مفعول بہ سمجھو جیسے زید دانا دانستہ شد مین زید مفعول مالم یسم فاعلہ اور دانا مفعول بہ ہے ؁

(۳) جب فعل معروف کے ساتھہ کس کو یا کیا ملا دین تو جواب مین مفعول بہ واقع ہوگا جیسے زید عمرو را زد اور زید طعام را خورد مین عمرو اور طعام مفعول بہ ہین اور جب

فعل متعدی بدو مفعول ہوتا ہے تو اول مفعول کس کو کے جواب مین اور ثانی کیا کے جواب مین واقع ہوا کرتا ہے جیسے زید را دانا دانستم اس مین زید مفعول بہ اول اور دانا مفعول ثانی ہے۔

(۴) جب فعل کے معنی کے ساتھ کب یا کہان ملا دین تو اُس کے جواب مین مفعول فیہ واقع ہوگا اور یاد رہے کہ جو لفظ جواب مین کب کے واقع ہوتا ہے اُسے ظرف زمان کہتے ہین اور کہان کے جواب کو ظرف مکان جیسے سحرگاہ زید را بالاے بام کشتم اس مثال مین سحر اور بام مفعول فیہ ہین۔

(۵) جب فعل کے معنے کے ساتھ کس واسطے یا کس سبب سے یا کیون ملا دین تو اُس کے جواب مین مفعول لہ واقع ہوگا جیسے زید را تادیباً زدم۔ اِس مثال مین تادیباً مفعول لہ ہے

(۶) جب فعل کے معنے کے ساتھ لفظ کیسا کس قدر یا کس طرح یا کے بار ملا دین تو اُس کے جواب مین مفعول مطلق واقع ہوگا جیسے زدم زید را زدنی اور نشست امیر نشستم اور یک ضرب زدم۔ ان مثالون مین زدنی اور نشست امیر اور یک ضرب مفعول مطلق ہے اور انمین سے اول تاکید دوسرا وضع تیسرا عدد کے معنی کا فائدہ دیتا ہے ؛

(۷) جب فعل کے معنی کے ساتھ کس صورت سے یا کس حالت مین یا کیونکر ملا دین تو اُس کے جواب مین حال واقع ہوگا جیسے زید را تشنہ کشتم اس مین تشنہ حال ہے اور زید ذوالحال ؛

(۸) جب دو اسمون مین سے ایک اسم کے ساتھ لفظ کس کا یا کس کے یا کس کی ملا کر سوال کرین

تو اُس کے جواب مین مضاف الیہ واقع ہوگا اور پہلے اسم کو مضاف کہین گے جیسے غلام زید نزد عمر و کتاب بکر ان مثالون مین سمجھ لینا چاہیئے۔

(۹) جب دو اسمون مین سے ایک اسم کے ساتھ لفظ کیا کیسے۔ کیسی۔ ملادین تو اُس کے جواب مین صفت واقع ہوگی اور پہلے اسم کو موصوف کہین گے جیسے مرد نیک جوان عاقل زن خوشخو۔

(۱۰) جب کسی اسم کے ساتھ کیا ہے ملا کر سوال کرین تو اُس کے جواب مین خبر واقع ہوگی اور پہلے اسم کو اس صورت مین مبتدا کہین گے جیسے زید دانا ست مین جب کہین کہ زید کیا ہے تو دانا اُس کے جواب مین واقع ہو گا پس زید مبتدا اور دانا خبر ہے ؛

(۱۱) جب دو اسمون مین سے اول کے معنے کے ساتھ کیا چیز یا کس چیز کے یا کس چیز سے کو ملا کر سوال کرین تو اُس کے جواب مین تمیز واقع ہوگی و اس وقت مین پہلے اسم کو ممیز کہین گے جیسے یکمشت خاک پس یکمشت ترکیب تعدادی ممیز ہے اور خاک تمیز اور علی ہذا القیاس دو پیمانہ شراب اور یک رطل جو وغیرہ ؛

(۱۲) جب دو یا کئی اسمون کے بعد کون ہے ملا کر سوال کرین تو اُس کے جواب مین بدل واقع ہوگا اور اُس کے اول اسم کو مبدل منہ کہتے ہین جیسے خالصاحب مشفق مہربان نور خان مین نور خان بدل اور اول کے اسما ترکیب توصیفی مبدل منہ ہین ؛

س بدل اور مبدل منہ کسے کہتے ہین اور بدل کی کتنی قسمین ہین ج جب دو اسمون سے ایک ہی ذات مقصود ہو تو اول کو مبدل منہ اور دوسرے کو بدل کہتے ہین

اور بدل کی چار قسمین ہین اول بدل کل جس مین معنی بدل کے اور مبدل منہ کے ایک ہون جیسے اورنگ زیب عالمگیر دوم بدل بعض کہ بدل کے معنی مبدل منہ کے معنے کے جز ہون جیسے زید پاپش لشکست مین پاپش بدل بعض ہے سوم بدل اشتمال کہ بدل مبدل منہ کا نہ کل ہو نہ جز بلکہ مبدل منہ اُس کو مشتمل ہو جیسے زید پارچہ اش پاریدہ است کہ پارچہ اش بدل اشتمال ہے چہارم بدل غلط کہ غلط کے بعد بولا جاے جیسے بمشہد میروم بشیراز اور یاد رہے کہ بدل بعض اور اشتمال نثر مین نہین آتے نظم مین مستعمل ہین اور بدل غلط نثر اور نظم دونو مین مستعمل نہین ہوتا جب تک اُس کے پہلے حرف نفی مکرر نہ لاوین جیسے ع بمشہد میروم نے نے بہ شیراز +

اب جاننا چاہیے کہ ترکیب کرنے مین بعضے اسما اس طرح کے ہین کہ وے بدون دوسرے چیزون کے ملے جز وجملہ کا نہین ہوتے یعنی نہ مبتدا ہوتے ہین نہ خبر نہ فاعل نہ مفعول تو اب اُس کا احوال مفصل سننا چاہیے کہ اول مضاف ہے کہ بدون مضاف الیہ کے ملے ہوئے جز وجملہ کا نہین ہوتا بلکہ دونو ملکر ہوتے ہین مثلاً اونکے مبتدا ہونے کی مثال ع ترک احسان خواجہ اولے تر کا حتمال جفاے بوابان ترکیب اس کی یہہ ہے ترک مضاف احسان مضاف خواجہ مضاف الیہ یہہ دونو مضاف اور مضاف الیہ ملکر پھر مضاف الیہ ہوئے ترک مضاف کے یہہ مضاف اور مضاف الیہ ملکر مبتدا ہوا اور اولے تر خبر کہ بمعنی از جار اور احتمال جفاے بوابان مرکب ترکیب اضافی مجرور جار اور مجرور ملکر متعلق ہوئے اولے تر خبر کے۔ است علامت جملہ اسمیہ کی یہان سے محذوف ہے پس

وہ اسما کہ ترکیب مین دوسرے اسما کے ساتھ ہوتے ہین

مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔
خبر ہونے کی مثال ع راستی موجب رضائے خداست ۔ ترکیب راستی مبتدا موجب مضاف رضائے خدا ترکیب اضافی مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ ملکر خبر است علامت جملہ اسمیہ کی مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔
فاعل ہونے کی مثال ع سوز جگر گداز دل من زحد گذشت ۔ ترکیب گذشت فعل سوز جگر گداز ترکیب توصیفی مضاف دل من ترکیب اضافی مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ ملکر فاعل ہوئے ز جار حد مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل گذشت کے پس فعل ساتھ فاعل و متعلق کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔
مفعول ہونے کی مثال ع بعہد تو مے بینم آرام خلق ۔ ترکیب مے بینم فعل با فاعل آرام مضاف خلق مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ ملکر مفعول بہ ہوئے (ب) جار عہد تو ترکیب اضافی مجرور جار و مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل کے پس فعل ساتھ فاعل اور مفعول بہ اور متعلق کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

دوم موصوف کہ ہمیشہ صفت کے ساتھ ہوگا۔
مبتدا ہونے کی مثال ؎ در بیابان فقیر سوختہ را ۔ شلغم پختہ بہ کہ نقرۂ خام
ترکیب شلغم موصوف پختہ صفت ۔ یہہ ملکر مبتدا بہ خبر کہ جار نقرہ موصوف خام صفت ۔ صفت و موصوف ملکر مجرور ہوئے جار مجرور ملکر متعلق ہوئے خبر کے اور است علامت جملہ اسمیہ کی یہاں سے محذوف ہے اور ایسے ہی پہلے مصرع میں بھی در بیابان جار مجرور اور فقیر سوختہ ترکیب توصیفی مجرور را جار ملکر

اور بدل کی چار قسمین ہین اول بدل کل جس مین معنی بدل کے اور مبدل منہ کے
ایک ہون جیسے اورنگ زیب عالمگیر دوم بدل بعض کہ بدل کے معنی مبدل
منہ کے معنے کے جز ہون جیسے زید پایش لشکست مین پایش بدل بعض ہے
سوم بدل اشتمال کہ بدل مبدل منہ کا نہ کل ہو نہ جز بلکہ مبدل منہ اوس کو مشتمل ہو جیسے
زید پارچہ اش پاریدہ است کہ پارچہ اش بدل اشتمال ہے چہارم بدل غلط
کہ غلط کے بعد بولا جاوے جیسے بمشہد میروم بشیراز آور یاد رہے کہ بدل
بعض اور اشتمال نثر مین نہین آتے نظم مین مستعمل ہین اور بدل غلط نثر اور نظم
دونو مین مستعمل نہین ہوتا جب تک اوس کے پہلے حرف نفی مکرر نہ لاوین جیسے ع
بمشہد میروم نے بہ شیراز ؎

اب جاننا چاہیے کہ ترکیب کرنے مین بعضے اسما اس طرح کے ہین کہ وے بدون
دوسرے چیزون کے ملے جز وجملہ کا نہین ہوتے یعنی نہ مبتدا ہوتے ہین نہ خبر نہ
فاعل نہ مفعول تو اب اوس کا احوال مفصل سننا چاہیے کہ اول مضاف ہے کہ بدون
مضاف الیہ کے ملے ہوئے جز وجملہ کا نہین ہوتا بلکہ دونو ملکر ہوتے ہین مثلاً اونکے
مبتدا ہونے کی مثال ؎ ترک احسان خواجہ اولے تر کہ احتمال جفاے بوابان
ترکیب اس کی یہہ ہے ترک مضاف احسان مضاف خواجہ مضاف الیہ یہہ
دونو مضاف اور مضاف الیہ ملکر پھر مضاف الیہ ہوئے ترک مضاف کے یہہ
مضاف اور مضاف الیہ ملکر مبتدا ہوا اور اولے تر خبر کہ بمعنی از جار اور احتمال
جفاے بوابان مرکب بترکیب اضافی مجرور جار اور مجرور ملکر متعلق ہوئے
اولے تر خبر کے۔ است علامت جملہ اسمیہ کی یہان سے محذوف ہے پس

وہ اسما کہ ترکیب مین ہمیشہ دوسرے اسما کے ساتھ ملکر ہوتے ہین

مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔
خبر ہونے کی مثال ع راستی موجب رضائے خداست۔ ترکیب راستی مبتدا موجب مضاف رضائے خدا بترکیب اضافی مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ ملکر خبر است علامت جملہ اسمیہ کی مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔
فاعل ہونے کی مثال ع سوز جگر گداز دل من زحد گذشت۔ ترکیب گذشت فعل سوز جگر گداز بترکیب توصیفی مضاف دل من بترکیب اضافی مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ ملکر فاعل ہوئے ز جار حد مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل گذشت کے پس فعل ساتھ فاعل و متعلق کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔
مفعول ہونے کی مثال ع بعہد تو مے بینم آرام خلق۔ ترکیب مے بینم فعل با فاعل آرام مضاف خلق مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ ملکر مفعول بہ ہوئے (ب) جار عہد تو بترکیب اضافی مجرور جار و مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل کے پس فعل ساتھ فاعل اور مفعول بہ اور متعلق کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔
دوم موصوف کہ ہمیشہ صفت کے ساتھ ہوگا۔
مبتدا ہونے کی مثال س در بیابان فقیر سوختہ را۔ شلغم پختہ بہ کہ نقرۂ خام ترکیب شلغم موصوف پختہ صفت۔ یہہ ملکر مبتدا بہ خبر کہ جار نقرہ موصوف خام صفت۔ موصوف ملکر مجرور ہوئے جار مجرور ملکر متعلق ہوئے خبر کے اور است علامت جملہ اسمیہ کی یہاں سے محذوف ہے اور ایسے ہی پہلے مصرعہ میں بھی در بیابان جار مجرور اور فقیر سوختہ بترکیب توصیفی مجرور را جار ملکر

متعلق ہوئے ؛
خبر ہونے کی مثال ع بگفت احوال ما برق جہانست ۔ ترکیب ۔ بگفت فعل
اور ضمیر اس مین جو پیر کی طرف پھرتی ہے وہ اس کا فاعل ۔ احوال ما ترکیب اضافی
مبتدا برق موصوف جہان بکسر جیم صفت ۔ موصوف وصفت ملکر خبر ہوئی مبتدا اور
خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ ہوا بگفت کا فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا
فاعل ہونے کی مثال ع بگردن فتد سرکش تند خو ؛ ترکیب ۔ فتد فعل مضارع
سرکش موصوف تند خو ترکیب توصیفی صفت ۔ موصوف وصفت ملکر فاعل ہوئے
ب جار گردن مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوئے پس فعل اور فاعل اور متعلق ملکر
جملہ فعلیہ ہوا ؛
مفعول ہونے کی مثال س باد در سایۂ درختانش ؛ گسترانید فرش بوقلمون
ترکیب ۔ گسترانید ۔ فعل باد اُس کا فاعل فرش موصوف بوقلمون صفت
موصوف وصفت ملکر مفعول بہ ہوئے در جار سایۂ مضاف درختانش
مرکب اضافی مضاف الیہ ۔ مضاف اور مضاف الیہ ملکر مجرور ہوئے جار کے
جار و مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل گسترانید کے پس فعل ساتھ فاعل اور مفعول
اور متعلق کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا ؛
سوم موصول کہ صلہ کے ساتھ ہوگا ۔
مبتدا ہونے کی مثال ع ہرچہ از دوست میرسد نیکوست ؛ ترکیب ۔ ہرچہ
اسم موصول میرسد فعل ضمیر اس مین پھرتی ہے موصول کی طرف وہ اس کا فاعل
از دوست جار مجرور متعلق میرسد کے پس فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ

ہو کر صلہ ہوا موصول کا۔ موصول ساتھ صلہ اپنے کے ملکر مبتدا نیکو خبر است
علامت جملہ اسمیہ کی مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا ۔

خبر ہونے کی مثال۔ انمیرد کسی ست کہ دیشب دیدہ بودے ۔ ترکیب۔ انمیرد
مبتدا کسی اسم موصول کاف صلہ کا دیدہ بودی فعل با فاعل اور او را مفعول
محذوف اور دیشب مفعول فیہ۔ فعل اور فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ ملکر
صلہ ہوا موصول کا۔ موصول اور صلہ ملکر خبر ہوئی مبتدا کی است علامت
جملہ اسمیہ کی مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

فاعل ہونے کی مثال ۵ کسیکہ تشنہ لب نازست میداند کہ موج آبحیات
است چین پیشانی ۔ ترکیب میداند فعل کسے اسم موصول کاف صلہ کا اور
او مبتدا محذوف تشنہ لب مرکب توصیفی مضاف ناز مضاف تو مضاف الیہ
یہہ مضاف اور مضاف الیہ ملکر پھر مضاف الیہ ہوئے تشنہ لب مضاف کے اور
یہہ مرکب اضافی خبر ہوا است علامت جملہ اسمیہ کی پس مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر
صلہ ہوا موصول کا موصول ساتھ صلہ اپنے کے ملکر فاعل ہوا میداند کا این محذوف
مبین کاف بیانیہ موج آبحیات مرکب اضافی خبر مقدم چین پیشانی مرکب اضافی
مبتدا موخر است علامت جملہ اسمیہ کی مبتدا اور خبر ملکر بیان ہوا مبین این محذوف کا
مبین اور بیان ملکر مفعول بہ ہوا میداند کا۔ میداند فعل اپنے فاعل اور مفعول کے
ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

مفعول ہونیکی مثال ع ہر آنچہ کہ بیابید ست پیش گیر ۔ ترکیب۔ ہر آنچہ اسم
موصول کاف صلہ کا بیابد فعل ضمیر اس مین مستتر وہ اس کا فاعل ت مجرور

حرف جار محذوف برائے کا جار اور مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل کے فعل اپنے فاعل و رمتعلق سے ملکر صلہ ہوا موصول کا موصول اور صلہ ملکر مفعول بہ ہوا فعل مرکب پیش گیر کا پیش گیر فعل با فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

چہارم

چہارم معطوف علیہ کہ معطوف کی ضرورت رکھتا ہے +

مبتدا ہونے کی مثال ع طبیب و حکیم ست بیدای برادر + ترکیب طبیب معطوف علیہ واؤ حرف عطف حکیم معطوف۔ معطوف علیہ اور معطوف ملکر مبتدا بید خبر است علامت جملہ اسمیہ کی مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا +

خبر ہونے کی مثال ع بگفتا کہ اینست تاج وکلاہ + ترکیب۔ این مبتدا تاج معطوف علیہ و حرف عطف کلاہ معطوف دونو ملکر خبر است رابطہ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ ہوا فعل بگفتا کا اور فاعل اس کا ضمیر مستتر ہے +

فاعل ہونے کی مثال ع خرابی و بدنامی آید زجور + ترکیب۔ آید فعل خرابی معطوف علیہ واؤ حرف عطف بدنامی معطوف دونو ملکر فاعل ہوئے فعل کے ز جار جور مجرور ملکر متعلق ہوئے +

مفعول ہونے کی مثال ع نہد لعل و فیروزہ در صلب سنگ۔ ترکیب نہد فعل ضمیر غائب راجع بخدا اس کا فاعل لعل معطوف علیہ واؤ حرف عطف فیروزہ معطوف ملکر مفعول بہ در جار صلب سنگ مرکب اضافی مجرور +

پنجم

پانچواں عدد کہ اپنے معدود کے ساتھ ہوتا ہے +

مبتدا ہونے کی مثال۔ دو کس موجود اند۔ ترکیب دو عدد کس معدود و معدود و عدد و معدود ملکر مبتدا موجود خبر آمد رابطہ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا

خبر ہونے کی مثال۔ ما دہ جوانیم۔ ترکیب۔ ما مبتدا دہ جوان عدد و معدود ملکر خبر ایم علامت جملہ اسمیہ کی

فاعل ہونے کی مثال۔ صد درہم نزدم فراہم آمد ترکیب۔ فراہم آمد فعل صد عدد درہم معدود ملکر فاعل نزد مضاف م مضاف الیہ۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ ہوا۔

مفعول ہونے کی مثال۔ ہزار دینار فراہم آوردم۔ ترکیب۔ فراہم آوردم فعل مرکب با فاعل ہزار دینار عدد و معدود ملکر مفعول بہ ہوا پس فعل و فاعل و مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوا

چھٹا ممیز کہ تمیز کے ساتھ ہوتا ہے

مبتدا ہونے کی مثال۔ دو پیمانہ شراب موجود است۔ ترکیب دو پیمانہ عدد معدود ملکر ممیز شراب تمیز ممیز و تمیز ملکر مبتدا موجود خبر است علامت جملہ اسمیہ کی

خبر ہونے کی مثال۔ اینست دہ من شکر۔ ترکیب۔ این مبتدا دہ من ترکیب تعدادی ممیز۔ شکر تمیز۔ ممیز ساتھ تمیز اپنے کے ملکر خبر ہوئی مبتدا کی

فاعل ہونے کی مثال۔ نزدم دہ گز پارچہ فراہم آمد۔ ترکیب۔ نزدم ترکیب اضافی مفعول فیہ دہ گز ترکیب تعدادی ممیز پارچہ تمیز۔ ممیز تمیز ملکر فاعل فراہم آمد فعل کے

مفعول ہونے کی مثال۔ پنج مثقال عنبر بیار۔ ترکیب۔ بیار فعل با فاعل پنج مثقال
ترکیب تعدادی ممیز عنبر تمیز۔ ممیز اور تمیز ملکر مفعول بہ ہوئے ٭
فائدہ کبھی تمیز نسبت سے ہوا کرتی ہے جیسے کہین کہ زید را عمداً کشتم یہان عمداً
تمیز ہے مارنے کی نسبت سے جو زید کی طرف ہے ٭
ساتوان مستثنٰے منہ ہے کہ مستثنٰے کے ساتھہ ہوتا ہے ٭
مبتدا ہونے کی مثال جیسے کہین ہمہ مردمان قریہ جز زید مجتمع اند۔ ترکیب۔
مردمان قریہ مرکب اضافی موکد ہمہ تاکید موکد اور تاکید ملکر مستثنٰے منہ جز
کلمہ استثنا زید مستثنٰے۔ مستثنٰے منہ اور مستثنٰے ملکر مبتدا مجتمع
خبر اند رابط ٭
فاعل ہونے کی مثال ہیچکس دران شہر ویران بنظر نیامدہ مگر درندگان
ترکیب۔ نیامدہ فعل ہیچکس مستثنٰے منہ مگر حرف استثنا درندگان مستثنٰے مستثنٰے منہ
اور مستثنٰے ملکر فاعل ہوئے۔ در جار ان اسم اشارہ شہر موصوف ویران
صفت موصوف اور صفت ملکر مشار الیہ ہوئے۔ اشارہ اور مشار الیہ ملکر
مجرور ہوئے جار کے۔ جار مجرور ملکر متعلق ہوئے نیامدہ کے اور ایسے ہی
بنظر جار مجرور ملکر متعلق ہوئے۔
مفعول ہونے کی مثال ع بضاعت نیاوردم الا امید۔ ترکیب۔ نیاوردم
فعل با فاعل بضاعت مستثنٰے منہ الا حرف استثنا امید مستثنٰے۔ مستثنٰے منہ
اور مستثنٰے ملکر مفعول بہ ہوئے ٭
فائدہ کبھی مستثنٰے منہ محذوف ہوتا ہے جیسے اس مثال مین ؏ گفتا بغربت عظیم و

صحبت قدیم کہ دم بر نیارم وقدم بر ندارم مگر آنکہ کہ سخن گفتہ شود۔ یہاں سے لفظ ہیچگاہ جو مستثنیٰ منہ ہے محذوف ہے اور اصل مین عبارت یون ہے کہ قدم بر ندارم ہیچگاہ مگر آنکہ کہ سخن گفتہ شود۔ ترکیب۔ گفتا فعل ضمیر اس مین مستتر ہے اُس کا فاعل اور مرجع اس کا لفظ یکے از دوستان اوپر مذکور ہو چکا یا ی قسم غرت عظیم مرکب توصیفی معطوف علیہ واو حرف عطف صحبت قدیم مرکب توصیفی معطوف معطوف علیہ اور معطوف ملکر مقسم بہ کاف بیانیہ بر نیارم فعل بافاعل دم مفعول بہ جملہ ہو کر معطوف علیہ واو حرف عطف قدم بر ندارم کی ترکیب مثل پہلے جملہ کے ہیچگاہ مستثنیٰ منہ مگر حرف استثنا آنکہ کہ سخن گفتہ شود آنکہ موصول کہ بیان صلہ گفتہ شود فعل مجہول سخن اُس کا مفعول لم یسم فاعلہ یہ جملہ صلہ موصول وصلہ ملکر مستثنیٰ ہوا مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ملکر مفعول فیہ ہوا فعل بر ندارم کا فعل ساتھ فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ کے ملکر جملہ ہو کر معطوف ہوا معطوف علیہ اور معطوف ملکر جواب قسم ہوا قسم اپنے جواب سے ملکر مقولہ ہوا گفت کا۔ گفت ساتھ فاعل اور مقولہ کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا

آٹھوان مبین کہ بیان کے ساتھ ہوتا ہے۔

مبتدا ہونیکی مثال ۵ رسم ہست کہ مالکان تحریر آزاد کنند بندۂ پیر۔ اصل اس عبارت کی یہ ہے کہ این رسم مقرر است کہ مالکان تحریر بندۂ پیر را آزاد میکنند۔ ترکیب۔ این اشارہ اور رسم مشار الیہ ملکر مبین کاف بیانیہ آزاد کنند فعل مرکب مالکان تحریر مرکب اضافی فاعل اور بندۂ پیر مرکب توصیفی مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر بیان ہوا مبین کا مبین اور بیان ملکر مبتدا مقرر اُس کی خبر است علامت جملہ اسمیہ کی مبتدا اور

خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

خبر ہونے کی مثال ع اینست جوابش کہ جوابش ندہی ترکیب اس کی یہہ ہے جوابش مرکب اضافی مبتدا این مبین کاف بیانیہ جوابش ندہی جملہ فعلیہ ہوکر بیان ہوا مبین کا مبین اور بیان ملکر خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا ساتھہ خبر کے ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

فاعل ہونیکی مثال ع تن کہ بیدل بود ہم بیجان شدست ترکیب۔ تن مبین کاف بیانیہ بود فعل ناقص او محذوف اُس کا اسم بیدل خبر یہہ جملہ بیان ہوا مبین وبیان ملکر شدست کا اسم یعنی فاعل ہوا بیجان اُس کی خبر ہم حرف عطف۔

مفعول ہونے کی مثال ع شنیدم کہ لقمان سیہ فام بود اصل اس کی یہہ ہے کہ شنیدم این سخن کہ لقمان سیہ فام بود۔ ترکیب۔ شنیدم فعل با فاعل این اشارہ سخن مشار الیہ ملکر مبین کاف بیانیہ بود فعل ناقص لقمان اُس کا اسم سیہ فام خبر فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ ہوکر بیان ہوا۔ بیان اور مبین ملکر مفعول بہ ہوا۔ فعل ساتھہ فاعل اور مفعول بہ کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

نواں اشارہ کہ مشار الیہ کے ساتھہ ہوتا ہے

مبتدا ہونے کی مثال۔ این کتاب چہ خوش است۔ ترکیب۔ این اشارہ کتاب مشار الیہ ملکر مبتدا چہ خوش خبر است حرف ربط سب ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

خبر ہونے کی مثال۔ نامش اینست۔ ترکیب۔ نامش مرکب اضافی مبتدا

این اسم اشارہ اور نام مشار الیہ یہاں سے محذوف ہے اشارہ اور مشار الیہ ملکر خبر ۔

فاعل ہونے کی مثال۔ دیروز این کتاب آمدہ است ترکیب۔ آمدہ است فعل این اشارہ کتاب مشار الیہ۔ اشارہ اور مشار الیہ ملکر فاعل دیروز مفعول فیہ ۔

مفعول ہونے کی مثال۔ این دزد را بزن۔ ترکیب۔ بزن فعل یا فاعل این اسم اشارہ دزد مشار الیہ ملکر مفعول بہ را علامت مفعول ۔

دسواں مبدل منہ کہ بدل کے ساتھ ہوتا ہے۔

مبتدا ہونے کی مثال۔ بکر برادر خالد موجود است ۔ ترکیب۔ بکر مبدل منہ برادر خالد مرکب اضافی بدل ملکر مبتدا موجود خبر ۔

خبر ہونیکی مثال۔ رئیس شہر سہراب پسر رستم ست۔ ترکیب رئیس شہر مرکب اضافی مبتدا سہراب مبدل منہ پسر رستم مرکب اضافی بدل ملکر خبر ۔

فاعل ہونے کی مثال۔ زید برادر عمرو آمد۔ ترکیب۔ آمد فعل زید مبدل منہ برادر عمرو مرکب اضافی بدل ملکر فاعل ہوئے۔

مفعول ہونے کی مثال۔ رستم اسفندیار پسر گشتاسپ را کشت۔ ترکیب۔ کشت فعل رستم اس کا فاعل اسفندیار مبدل منہ پسر گشتاسپ بدل ملکر مفعول ہوئے ۔

اسی طرح مشبہ مشبہ بہ کے ساتھ اور مفسر بفتح سین مفسر بکسر سین کے ساتھ اور موکد تاکید کے ساتھ اور ذوالحال حال کے ساتھ ہوتا ہے۔ مشبہ اور مشبہ بہ

کے مفعول واقع ہونے کی مثال ع دہد نطفہ را صورتے چون پری۔ اور مفسر مفسر کے مبتدا ہونے کی مثال آن شہر یعنی بریلی نزدیک است۔ اور حال و ذو الحال ملکر فاعل ہونے کی مثال۔ زید خندان آمد۔ اور موکد تاکید ملکر خبر ہونے کی مثال زید مردہ است مردہ۔ ترکیب ظاہر ہے اور ایسے ہی ہر ایک کی اور مثالین بھی بن سکتی ہین طالبعلم کو چاہیے کہ اپنے طبیعت سے سب مثالین بنادی ۔

تنبیہ جیسے مرکب اضافی اور مرکب توصیفی اور دوسرے مرکبات جو اوپر بیان ہوئے مبتدا اور خبر اور فاعل اور مفعول ہوتے ہین اسی طرح جملہ کے اور اجزا جو زوائد اور متعلقات ہوتے ہین بھی ہوسکتے ہین مثلاً مرکب اضافی مفعول فیہ ہوسکتا ہے جیسے وقت شب آمدہ ام اور مفعول مطلق اور مفعول لہ اور حال اور بدل اور مستثنے اور تاکید اور صفت وغیرہ بھی ہوسکتا ہے جیسے غلام زید ابو الحسن جہت نفسانیت نشست آمد حالت خندہ بنشست اس مین ابو الحسن بدل اور جہت نفسانیت مفعول لہ اور نشست آمد مفعول مطلق اور حالت خندہ حال اور سب مرکب اضافی ہین اسی طرح اور مثالین بنا لو اور نیز ممکن ہے کہ مرکب اضافی کسی اور مرکب مثلاً مرکب توصیفی کا جزو واقع ہو اور یہہ مرکب مبتدا خبر وغیرہ اجزاء جملہ مین سے واقع ہو تو ظاہر ہے کہ بعض صورتون مین جملہ بہت بڑھجاوے پس طالبعلم کو چاہیئے کہ ایسی صورت مین گھبرا نجاوے بلکہ معنون کو جملہ کے خوب طرح غور کر ہر ایک علامت کو دیکھ کر جملہ بناوے خواہ چھوٹا ہو یا بڑا ۔

اب یہان ترکیب ایک صفحہ گلستان اور ایک صفحہ بوستان کی لکھدیجاتی ہے یقین ہے کہ پڑھنے والے بعد اس قدر ترکیب کہنے کے کچھ محتاج بتلانے کے نرہین گے ۔

پادشاہے بدیدۂ استحقار در طائفۂ درویشان نظر کرد یکے ازانہا بفراست دانست وگفت ما درین دنیا بجیش از تو کمتریم وبعیش خوشتر وبمرگ برابر ودر قیامت انشاء اللہ بہتر

مثنوی اگر کشور کشائی کامرانست ٭ وگر درویش حاجتمند نانست ٭ درآنحالت کہ خواہند این وآن مرد ٭ نخواہند ازجہان بیش ازکفن برد ٭ چو رخت مملکت بربست خواہی ٭ گدائی بہترست ازپادشاہی ٭ ظاہر درویشان جامہ ژندہ است وموی ستردہ وحقیقت آن دل زندہ ونفس مردہ قطعہ نہ آنکہ برسر دعوی نشیند ازخلقے ٭ وگرخلاف کنند او بجنگ برخیزد ٭ کہ گرز کوہ فرو غلطد آسیاسنگی ٭ نہ عارف است کہ از راہ سنگ برخیزد ٭ طریق درویشان ذکرست وشکر وایثار وخدمت وقناعت وتوحید وتوکل وتسلیم وتحمل ہرکہ بدین صفتہا موصوف است بحقیقت درویش ہست اگرچہ درقباست اما ہرزہ گردی بے نمازی ہواپرستی ہوس بازی کہ روزہا شب آرد در بند شہوت وشب ہا روز کند درخواب غفلت بخورد ہرچہ درمیان آید وبگوید ہرچہ در زبان آید زندیق است اگرچہ درعباست

قطعہ اے درونت برہنہ ازتقوی ٭ کز برون جامۂ ریا داری ٭ پردۂ ہفت رنگ رابگذار ٭ تو کہ درخانہ بوریا داری مثنوی

دیدم گل تازہ چند دستہ ٭ برگنبدے ازگیاہ بستہ ٭ گفتم چہ بود گیاہ ناچیز ٭ تا درصف گل نشیند او نیز ٭ بگریست گیاہ وگفت خاموش ٭ صحبت نکند کرم فراموش ٭ گرنیست جمال ورنگ وبویم ٭ آخر نہ گیاہ باغ اویم ٭ گر بے ہنرم وگر ہنرمند ٭ لطف ست امیدم ازخداوند ٭ من بندہ حضرت کریم ٭ پروردۂ نعمت قدیم ٭

باآنکہ بضاعتے ندارم ؛ سرمایۂ طاعتے ندارم ؛ او چارۂ کار بندہ دانند ؛ چون ہیچ وسیلتے نماند ؛ رسمیست کہ مالکان تحریر ؛ آزاد کنند بندۂ پیر ؛ ای بار خدای عالم آرائے ؛ بر بندۂ پیر خود ببخشائے ؛ سعدی رہ کعبۂ رضا گیر ؛ ای مرد خدا رہ خدا گیر بدبخت کسے کہ سر بتابد ؛ زین در کہ درے دگر نیابد ؛

ترکیب نظر کرد فعل مرکب بادشاہی فاعل ب جار دیدۂ استحقار ترکیب اضافی مجرور دو تو ملکر متعلق فعل ہوئے در جار طائفہ درویشان ترکیب اضافی مجرور یہہ ملکر متعلق ہوئے اسی فعل کے پس فعل فاعل اور دونوں متعلقوں سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔ دانست فعل او راین امر جس کا بیان پہلا جملہ ہے مفعول بہ محذوف یکے موصوف از جار آنہا مجرور ملکر متعلق ہوئے شوندہ یا کائن محذوف کے اور وہ معہ متعلق صفت اور موصوف وصفت ملکر فاعل ب جار فراست مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل کے یہہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوا و حرف عطف گفت فعل ضمیر مستتر جو راجع ہے یکے کیطرف اس کا فاعل ما مبتدا در جار این اشارہ دنیا مشار الیہ ملکر مجرور او را ایسے ہی ب جار جیش مجرور اور از جار تو مجرور یہہ سب جار و مجرور ملکر متعلق ہوئے کمتر کے اور کمتر معطوف علیہ اہم علامت جملہ اسمیہ و حرف عطف ب جار عیش مجرور ملکر متعلق ہوئے خوش تر کے جو معطوف ہے و حرف عطف ب جار مرگ مجرور ملکر متعلق ہوسے برابر معطوف کے یہہ سب معطوف اور معطوف علیہ ملکر خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ ہوا و حرف عطف ان حرف شرط خواہ فعل اللہ فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط ہوئی در جار قیامت مجرور ملکر متعلق ہوئے بہتر کے

اور بہتر متعلق سے ملکر خبر ہوئی مبتدا محذوف لفظ آنکی اور اپنے ہی ایم علامت
جملہ اسمیہ محذوف ہی پس مبتدا اور خبر ملکر جزا ہوئی شرط وجزا ملکر جملہ شرطیہ ہو کر
معطوف ہوا اور معطوف علیہ اور معطوف ملکر مقولہ ہوا گفت کا ۔ گفت
فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر عطف ہوا پہلے جملہ پر اگر حرف شرط
کشور کشائی مبتدا کامران خبر ست علامت سب جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ
ہوا و حرف عطف اگر حرف شرط درویش مبتدا حاجتمندنان بترکیب اضافی خبر
ست علامت خبر ومبتدا ملکر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف معطوف علیہ اور معطوف ملکر
شرط درجار ان اشارہ حالت مشارالیہ دونو ملکر مبین کہ بیانیہ خواہند
مرد فعل این وآن معطوف علیہ اور معطوف ملکر فاعل ۔ فعل و فاعل
ملکر بیان ہوئے مبین کے اور مبین بیان سے ملکر مجرور ہوا جار و مجرور ملکر متعلق
ہوئے فعل نخواہند برد کے از جار جہان مجرور ملکر متعلق ضمیر مستتر راجع
این وآن کی طرف فاعل بلفظ چیزے جو محذوف ہی وہ موصوف بیش
اسم صفت از جار کفن مجرور ملکر متعلق ہوئے بیش کے ۔ لفظ بیش اپنے متعلق سے
ملکر صفت ہوئی ۔ موصوف وصفت ملکر مفعول بہ یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزا
شرط وجزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا ۔ چو حرف شرط خواہی بربست فعل با فاعل رخت
مضاف مملکت مضاف الیہ ملکر مفعول بہ یہ سب ملکر شرط گدائی مبتدا
بہتر خبر از جار بادشاہی مجرور ملکر متعلق خبر ست علامت جملہ اسمیہ یہ سب
ملکر جملہ اسمیہ ہو کر جزا شرط وجزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا ظاہر مضاف درویشان مضاف الیہ
ملکر مبتدا جامہ موصوف ژندہ صفت ملکر معطوف علیہ و حرف عطف موئے

موصوف مترده صفت ملکر معطوف معطوف علیه اور معطوف ملکر خبر است علامت
جمله اسمیه پس مبتدا و خبر ملکر جمله اسمیه ہوکر معطوف علیه و حرف عطف حقیقت
مضاف آن مضاف الیه ملکر مبتدا اول زنده بترکیب توصیفی معطوف علیه
و حرف عطف نفس مرده بترکیب توصیفی معطوف دونو ملکر خبر است
علامت جمله اسمیه محذوف سب ملکر جمله اسمیه ہوکر معطوف ہے لفظ درویش
یا صوفی جو مبتدا ہی یہان سے محذوف ہی آن موصول که صله کا بر جار سر
مضاف دعوی مضاف الیه ملکر مجرور دونو ملکر متعلق فعل نشیند اور ضمیر
مستتر جو موصول کی طرف راجع ہی اُس کا فاعل از جار خلقی مجرور ملکر متعلق
نشیند کے فعل و فاعل و متعلق ملکر جمله فعلیه ہوکر صله اور موصول صله سے
ملکر معطوف علیه و حرف عطف گر حرف شرط خلاف مفعول به فعل کننده کا
اور فاعل اس کا ضمیر مستتر ہی جو لفظ مردمان خلق کی طرف راجع ہی پس فعل
و فاعل و مفعول به ملکر جمله فعلیه ہوکر شرط برخیزد فعل او فاعل ب جار جنگ
مجرور ملکر متعلق فعل اور سب جمله فعلیه ہوکر جزا شرط و جزا ملکر معطوف
علیه سے معطوف خبر نه بمعنے نیست علامت جمله اسمیه مبتدا اور خبر ملکر جمله اسمیه ہوکر
معطوف علیه که بمعنے بلکه حرف اضراب گر حرف شرط فرو غلطد فعل جس مین لفظ
فرو زائد ہی آسیا سنگ مرکب اضافی یا اضافت مقلوب اوری اس مین تنکیری
یه مرکب فاعل ز جار کوه مجرور متعلق فعل فاعل متعلق ملکر جمله فعلیه ہوکر شرط
که بمعنے هرکه موصول از جار راه مضاف سنگ مضاف الیه ملکر مجرور
ملکر متعلق برخیزد فعل کے ضمیر مستتر راجع بموصول اسکا فاعل جمله فعلیه صله

ہوا موصول وصلہ ملکر مبتدا موخر عارف خبر اور یہ اور ست جو جدا جدا
ہاین اصل مین نیست علامت جملہ اسمیہ کی ہی یہ سب ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جزا
شرط وجزا ملکر جملہ شرطیہ ہوکر اضراب ہوا پہلے جملہ سے طریق درویشان ترکیب
اضافی مبتدا ذکر معطوف علیہ وحرف عطف شکر معطوف اور ایسے ہی ایثار
وخدمت وقناعت و توحید و توکل و تسلیم و تحمل معطوف ہاین معطوف علیہ
مع ان سب معطوفون کے ملکر خبر ست علامت جملہ اسمیہ ملکر جملہ اسمیہ ہوا
ہر کہ موصول بہ جار این اشارہ صفتہا مشار الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق موصوف
کی جو خبر ہی مبتدا محذوف لفظ او کی ست علامت جملہ اسمیہ ملکر جملہ صلہ ہوا
موصول وصلہ ملکر مبتدا درویش بمعنے عارف خبر ست علامت جملہ اسمیہ
بحقیقت متعلق خبر اگرچہ حرف اتصال بمعنے باوجود آنکہ جس مین با حرف جار
وجود مضاف آن مبین کہ بیانیہ او مبتدا محذوف درجار قبا مجرور ملکر
متعلق موجود محذوف کی جو خبر ہی است علامت جملہ اسمیہ یہ جملہ اسمیہ
بیان ہوا مبین کا مبین معہ بیان مضاف الیہ اور مضاف معہ مضاف الیہ
مجرور اور جار معہ مجرور متعلق درویش اور وہ دونو متعلق سے ملکر خبر اور
ست ملکر جملہ اسمیہ ہوا اگرچہ کلمہ عربی اصل مین قائم مقام شرط کے ہوتا ہی
لیکن فارسی مین اکثر بجائے لیکن کے آتا ہی لہذا حرف استدراک ہر زہ گرد
موصوف ی موصولہ یا توصیفی بے نماز صفت ہوا پرست صفت دوم
ہوس باز صفت سوم موصوف مع سب صفات ملکر موصوف ہوا یا موصول
کہ بیانیہ آرد فعل متعدی ضمیر مستتر راجع بموصوف فاعل روز ہا مفعول بہ

ب جار شب مجرور ملکر متعلق در جار بند مضاف شہوت مضاف الیہ
ملکر مجرور جار مجرور ملکر متعلق گرفتار محذوف کے اور وہ معہ متعلق حال ہے
ضمیر فاعل آرد سے پس آرد فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے
ملکر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ و حرف عطف کند فعل ضمیر مستتر اسکا فاعل
شبہا مفعول اول روز مفعول ثانی در جار خواب مضاف غفلت مضاف الیہ
ملکر مجرور اور جملہ فعلیہ معطوف ہوا بخورد فعل ضمیر مستتر فاعل ہرچہ موصول
آید فعل ضمیر مستتر جو موصول کی طرف راجع ہے فاعل در جار میان مجرور
ملکر متعلق فعل یہ فعل و فاعل اور متعلق ملکر صلہ ہوا موصول و صلہ ملکر
مفعول بہ فعل بخورد کا یہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ
فعلیہ ہو کر معطوف ہوا بحذف حرف عطف و حرف عطف بگوید فعل ضمیر
مستتر فاعل ہرچہ موصول در جار زبان مجرور ملکر متعلق فعل زاید کے
ضمیر جو موصول کی طرف پھرتی ہے اس کا فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ ہوا موصول
معہ صلہ مفعول بہ ہوا بگوید فعل کا پس فعل و فاعل اور مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہو کر
معطوف سوم یہ معطوف علیہ سب معطوفوں سے ملکر صفت ہوئی ہرزہ گرد
موصوف کی یہ موصوف معہ صفت مبتدا زندیق خبر ست علامت جملہ اسمیہ
اگرچہ در عبا است متعلق زندیق کے اور اس کی ترکیب بعینہ مثل اگرچہ در قبا ست
کے ہے ای حرف ندا آنکہ موصول محذوف درون مضاف ت مضاف الیہ
ملکر مبتدا برہنہ خبر از جار تقوی مجرور ملکر متعلق خبر است علامت
جملہ اسمیہ محذوف مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہو کر معلول کی علت کا

از جار بیرون مجرور ملکر متعلق ہوئے داری فعل با فاعل کے جاتہ مضاف
ریا مضاف الیہ ملکر مفعول بہ یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر علت ہوئی پہلے
ملہ معلول کی اور دونو ملکر صلہ اور موصول معہ صلہ منادی ہوا یردہ موصوف
تنگ بترکیب تعدادی صفت ملکر مفعول بہ را علامت مفعول بہ
بگذار با فاعل یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معلول تو ضمیر منفصل تاکید ضمیر فاعلی فعل
داری کی کہ علت در جار خانہ مجرور ملکر متعلق داری فعل با فاعل کے بوریا
مفعول بہ یہ جملہ فعلیہ علت معلول اپنی علت سے ملکر جواب ندا۔ حرف ندا اور
منادی اپنے جواب سے ملکر جملہ ندائیہ ہوا۔ دیدم فعل با فاعل گل موصوف تازہ
صفت ملکر مضاف الیہ مقدم چند دستہ مرکب توصیفی مضاف ملکر ذوالحال
بر جار گنبدے مجرور ملکر متعلق ہوئے بستہ کے ایسے ہی از جار گیاہ۔
مجرور ملکر متعلق ہوئے اسی بستہ کے بستہ صیغہ اسم مفعول اپنے متعلقوں سے
ملکر حال ذوالحال معہ حال مفعول بہ اور سب ملکر جملہ فعلیہ ہوا گفتم فعل
فاعل بود فعل ناقص چاہتا ہے اسم وخبر کو گیاہ موصوف ناچیز صفت
ملکر اسم ہوا چہ مبین تا بیضے کاف بیان نشیند فعل او ضمیر اوس کا
فاعل در جار صف مضاف گل مضاف الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق نیز۔
حرف عطف یہ سب ملکر جملہ ہوکر بیان مبین معہ بیان خبر فعل ناقص کی
اور وہ اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر مقولہ ہوا پس گفتم فعل با فاعل
اپنے مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا بگریست فعل گیاہ فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر
معطوف علیہ و حرف عطف گفت فعل ضمیر مستتر جس کا مرجع گیاہ ہے فاعل

او مفعول بہ سعہ را علامت محذوف خاموش فعل بافاعل اور جملہ فعلیہ ہوکر
معاول زیراکہ حرف علت محذوف نکند فعل کرم مضاف الیہ جس کا
مضاف محذوف ہے یعنے اہل کرم اور دونو ملکر فاعل اور صحبت مفعول
اول فراموش مفعول ثانی اور یہ جملہ فعلیہ علت گر حرف شرط نیست
علامت جملہ اسمیہ جمال معطوف علیہ و حرف عطف رنگ معطوف و حرف
عطف بو معطوف معطوف علیہ معہ معطوفون کے مبتدا حاصل خبر محذوف
م مجرور را جار محذوف ملکر متعلق خبر کے مبتدا و خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر شرط ہوئی
آخر مضاف جس کا مضاف الیہ لفظ کار محذوف ہے ملکر ظرف متعلق خبر
جملہ آیندہ نہ بمعنے نیست علامت جملہ اسمیہ من مبتدا محذوف گیاہ مضاف
باغ مضاف او مضاف الیہ ملکر مضاف الیہ ملکر خبر م ربط کا مبتدا و خبر
معہ متعلق ملکر جملہ اسمیہ ہوکر جزا شرط و جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوکر مقولہ
ہوا گفت کا گفت اپنے فاعل و مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف
ہوا پہلے جملہ پر گر حرف شرط من مبتدا محذوف بے ہنر معطوف علیہ
و حرف عطف گر حرف عطف بمعنے تردید ہنرمند معطوف دونوں ملکر
خبر م ربط جملہ اسمیہ ہوکر شرط لطف مضاف از اضافت کا خدا و ند مضاف
ملکر خبر مقدم امیدم بترکیب اضافی مبتدا مو خر ست علامت ملکر جملہ اسمیہ
ہوکر جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔ من مبتدا بندہ مضاف حضرت مضاف کریم مضاف الیہ
ملکر مضاف الیہ ملکر خبر اول م ربط کا پروردہ مضاف نعمت موصوف قدیم
صفت ملکر مضاف الیہ م ربط کا یا حرف جار آن مبین کہ بیانیہ ندارم فعل

بافاعل بضاعتے مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف محذوف
ندارم فعل بافاعل سرمایہ مضاف طاعتے مضاف الیہ ملکر مفعول بہ ملکر جملہ
فعلیہ ہوکر معطوف معطوف علیہ معہ معطوف بیان ہوا بین معہ بیان مجرور
اور جار و مجرور متعلق پروردہ کے وہ معہ متعلق خبر ثانی مبتدا کی مبتدا دونوں
خبروں سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔ داند فعل او فاعل چارہ مضاف کار مضاف
بندہ مضاف الیہ ملکر مضاف الیہ ملکر مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا مقدم
چون حرف شرط نماند فعل ہیچ ممیز وسیلتی تمیز ملکر فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط
موخر جزا مقدم سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔ رسم مبتدا این سبین محذوف کہ بیان کا
مالکان مضاف تحریر مضاف الیہ ملکر فاعل کنند فعل کا بندہ موصوف
پیر صفت ملکر مفعول بہ اول آزاد مفعول ثانی یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر بیان
سبین سے ملکر خبر ست حالاست جملہ اسمیہ مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
ای حرف ندا بار خدا سے موصوف عالم آرا صفت ملکر منادی بجشاے
فعل بافاعل بر جار بندہ موصوف پیر صفت ملکر مضاف خود مضاف الیہ ملکر مجرور
ملکر متعلق ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جواب ندا سے ملکر جملہ ندائیہ ہوا ای حرف ندا
محذوف سعدی منادی گیر فعل بافاعل رہ مضاف کعبہ مضاف رضا مضاف الیہ
ملکر مضاف الیہ ملکر مفعول بہ فعل و فاعل سے ملکر جملہ انشائیہ ہوکر جواب
ندا اور حرف ندا منادی و جواب ندا ملکر جملہ ندائیہ ہوا اے حرف ندا مرد
مضاف خدا مضاف الیہ ملکر منادی گیر فعل بافاعل رہ مضاف خدا
مضاف الیہ ملکر مفعول بہ فعل و فاعل سے ملکر جملہ انشائیہ ہوکر جواب ندا اور

سب ملکر جملہ ندائیہ ہوا۔ بدبخت خبر مقدم کسی موصول کہ صلہ کا بتا ید فعل ضمیر مستتر جس کا مرجع موصول ہے فاعل سر مفعول بہ زجار این اشارہ در مشار الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق یہ سب فعل و فاعل و مفعول بہ اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ ہوا موصول صلہ سے ملکر مبتدا موخر است غا است جملہ اسمیہ محذوف مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معلول کہ علت کا در موصوف دگر صفت ملکر مفعول بہ نیاید فعل ضمیر مستتر جس کا مرجع موصول ہی فاعل ملکر جملہ فعلیہ تعلیلیہ ہوا۔

اشعار بوستان

۱	خبر داری از استخوان قفس	کہ جان تو مرغیست و نامش نفس	۱
۲	چو مرغ از قفس رفت و بگسست قید	دگر رہ نگردد بسعی تو صید	۲
۳	نگہدار فرصت کہ عالم دمیست	دمے پیش دانا بہ از عالمیست	۳
۴	سکندر کہ بر عالمی حکم داشت	دران دم کہ بگذشت و عالم گذاشت	۴
۵	میسر نبودش کز و عالمے	ستانند و مہلت دہندش دمے	۵
۶	برفتند و ہر کس درود انچہ کشت	نماند بجز نام نیکو و زشت	۶
۷	چرا دل برین کاروانگہ نہیم	کہ یاران برفتند و ما بر رہیم	۷
۸	پس از ما ہمین گل دمد بوستان	نشینند با یکدگر دوستان	۸
۹	دل اندر دلارام دنیا مبند	کہ ننشست با کس کہ دل برنکند	۹
۱۰	چو در خاکدان لحد خفت مرد	قیامت بیفشاند از روے گرد	۱۰
۱۱	سر از جیب غفلت برآور کنون	کہ فردا نماند بحسرت نگون	۱۱

۱۲	توچون خواہی آمد بشیر ازدر	سروتن بشوے زگرد سفر	۱۲
۱۳	پس اے خاکسار گنہ عنقریب	سفر کرد خواہی بشہر غریب	۱۳
۱۴	بران از دو سرچشمۂ دیدہ جوے	ور آلائشے داری از خود بشوے	۱۴

ترکیب شعر اول

خبرداری فعل مرکب با فاعل از جار استخوان قفس ترکیب اضافی مجرور ملکر معطوف علیہ وحرف عطف محذوف از جار محذوف این مبین محذوف کہ بیانیہ جان تو ترکیب اضافی مبتدا مرغ خبر است علامت جملہ اسمیہ جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ وحرف عطف نالش ترکیب اضافی مبتدا الفس خبر علامت جملہ اسمیہ لفظا است محذوف یہ سب ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف یہ دو نو جملے معطوف علیہ اور معطوف بیان ہوا این مبین محذوف کا بیان و مبین ملکر مجرور جار و مجرور ملکر معطوف اور معطوف علیہ مع معطوف متعلق خبرداری کے پس فعل و فاعل اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا بشرطیکہ خبرداری بطور استفہام ہو ورنہ خبریہ ہوگا:

ترکیب شعر دوم

چو حرف شرط رفت فعل مرغ اس کا فاعل از جار قفس مجرور متعلق ہوئے رفت کے فعل فاعل اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ وحرف عطف بگسست فعل لازم قید فاعل یہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف معطوف علیہ معطوف ملکر شرط نگردد فعل ناقص ضمیر مستتر جو مرغ کی طرف پھرتی ہے اس کا اسم صید خبر وکر صفت رہ موصوف ملکر مفعول فیہ ب جار سعی مضاف تو مضاف الیہ

ملکر مجرور ہوکر متعلق ہوئے فعل ناقص کے یہہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا ہوئی شرط کی۔ شرط اور جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

ترکیب شعر سوم

نگہدار فعل مرکب با فاعل فرصت مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معلول کہ علت کا عالم مبتدا و می خبر ست ربط کا ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف حالیہ و حرف عطف محذوف و می مبتدا پیش دانا بترکیب اضافی ظرف متعلق بہ خبر کے از جار عالمی مجرور ملکر متعلق خبر مذکور ست علامت جملہ اسمیہ ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف ہوا معطوف علیہ اور معطوف ملکر علت ہوئی کلام سابق کی۔

ترکیب شعر چہارم و پنجم قطعہ بند

سکندر موصوف کہ بیان صفت داشت فعل ضمیر مستتر جو سکندر کی طرف راجع ہے اُس کا فاعل حکم مفعول بہ بر جار عالمے مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل داشت کے اور وہ اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صفت اور موصوف مع اپنی صفت کے مبتدا در جار اندرم اشارہ و مشار الیہ ملکر اسم موصول کہ صلہ کا بگذشت فعل ضمیر مستتر فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف گذشت فعل ضمیر مستتر فاعل عالم مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف ملکر صلہ ہوا موصول وصلہ ملکر مجرور ملکر متعلق ہوئی فعل نبود فعل ناقص کے جو اگلے شعر مین ہے۔

نبود فعل ناقص این ہمین محذوف کہ بیانیہ از جار او مجرور ملکر متعلق فعل ستد ضمیر جس کا مرجع ملائکہ ہین اُس کا فاعل عالمے مفعول بہ ملکر جملہ؛

ہو کر معطوف علیہ و حرف عطف دہند فعل در فاعل اس کا ضمیر مستتر جس کا
مرجع وہی ملائکہ ہین شش ضمیر مفعول بہ مہلت مفعول ثانی دمے ظرف زمان
مفعول فیہ فعل فاعل اور دونون مفعولون سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف
معطوف علیہ معہ معطوف بیان مبین معہ بیان اسم ہوا فعل ناقص نبود کا
میسر خبر اور ش ضمیر مجرور معہ اپنے جار محذوف کے متعلق فعل ناقص کے
وہ اپنے اسم و خبر و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہوئی سکندر مبتدا کی مبتدا
اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا ۔

ترکیب شعر ششم

برفتند فعل ضمیر جمع جو راجع ہے مردم کی طرف وہ اُس کا فاعل ملکر جملہ فعلیہ معطوف
علیہ و حرف عطف درود فعل ہر کس اُس کا فاعل آنچہ اسم موصول کشت
فعل ضمیر مستتر جس کا مرجع ہر کس ہے فاعل او ضمیر مفعول جس کا مرجع آنچہ ہے
اور بر آعلا است مفعول بہ محذوف فعل فاعل و مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ موصول
معہ صلہ مفعول بہ فعل درود کا فعل فاعل و مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف
و حرف عطف محذوف نماند فعل ہیچ چیز مستثنیٰ منہ محذوف بجز
حرف استثنا نام موصوف نیکو معطوف علیہ و حرف عطف زشت
معطوف ملکر صفت دونو ملکر مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ معہ مستثنیٰ فاعل فعل
نماند کا ملکر جملہ فعلیہ ہو کر دوسرا معطوف ہوا ۔

ترکیب شعر ہفتم

کاروانکہ مشار الیہ ملکر مجرور جار مجرور ملکر متعلق فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق ملکر جملہ
فعلیہ ہوا کہ علت کا بر فتند فعل یاران فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ و
حرف عطف ما ابتدا بر جار رد مجرور ملکر متعلق ہوئے لفظ موجود محذوف کے
جو خبر ہے یم علامت جملہ اسمیہ ملکر جملہ اسمیہ ہوکر معطوف معطوف علیہ معہ معطوف
علت ہوئی پہلے مصرعہ استفہام انکاری کی ؀

ترکیب شعر ہشتم

دہد فعل بوستان فاعل ہمین گل مفعول بہ پس مضاف از علامت اضافت
مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ ملکر جملہ فعلیہ معطوف علیہ واؤ عاطفہ محذوف
نشیند فعل دوستان فاعل با جار یکدگر مجرور ملکر متعلق ملکر جملہ فعلیہ
معطوفہ ہوا ؀

ترکیب شعر نہم

مبند فعل با فاعل دل مفعول بہ اندر جار دلارام مضاف دنیا مضاف الیہ ملکر
مجرور ملکر متعلق ملکر جملہ فعلیہ معلول کہ علت کا نشست فعل ضمیر مستتر راجع
بدنیا فاعل با جار کس موصول بحذف یا کہ صلہ کا بر نکند فعل ضمیر مستتر اس کا
فاعل دل مفعول بہ از جار او مجرور یہہ دونوں جو محذوف ہین ملکر متعلق ہوئے
فعل بر نکند کے ۔ یہہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ موصول معہ صلہ مجرور اور جار
و مجرور متعلق ہوئے فعل نہ نشست کے یہہ فعل فاعل اور متعلق سے
ملکر جملہ فعلیہ ہوکر علت ہوئے معلول کے ؀

ترکیب شعر دہم

یم اون عطف ابن اشارہ محل مشار الیہ ۱۲

چو حرف شرط در جار خاکدان مضاف لحد مضاف الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق خفت فعل مرد فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط بیفشاند فعل ضمیر مستتر جس کا مرجع مرد ہے فاعل قیامت مفعول فیہ گرد مفعول بہ از جار روے مجرور ملکر متعلق یہہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزا شرط و جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

ترکیب شعر یازدہم

بر آور فعل با فاعل سر مفعول بہ از جار جیب مضاف غفلت مضاف الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق کنون مفعول فیہ ملکر جملہ فعلیہ ہو کر معلول کہ علت کا نماند فعل ناقص ضمیر مستتر جس کا مرجع سر ہے اس کا اسم نگون خبر فردا مفعول فیہ ب جار حسرت مجرور ملکر متعلق یہہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہو کر تعلیلیہ ہوا۔

ترکیب شعر دوازدہم

چون حرف شرط خواہی آمد فعل با فاعل تو ضمیر منفصل تاکید ضمیر فاعلی ب جار شیراز مجرور در زائد ملکر شرط بشوی فعل با فاعل سر معطوف علیہ و حرف عطف تن معطوف ملکر مفعول بہ ز جار گرد مضاف سفر مضاف الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق یہہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزا شرط و جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

ترکیب شعر سیزدہم

پس حرف عطف اے حرف ندا خاکسار مضاف کند مضاف الیہ ملکر منادی عن حرف جار عربی قریب مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل خواہی کردسکے جو با فاعل سفر مفعول بہ ب جار شہر موصوف غریب صفت ملکر مجرور ملکر

متعلق سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جواب ندا ہوا حرف ندا اور منادی اپنے جواب ملکر جملہ ندائیہ ہوا ؛

ترکیب شعر چہاردہم

بران فعل با فاعل از جار دو حد دو سر مضاف چشمہ مضاف الیہ ملکر معدود ملکر مضاف دیدہ مضاف الیہ ملکر مجرور ملکر متعلق جوی مفعول بہ یہہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ و حرف عطف از حرف شرط داری فعل با فاعل آلائشی مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط بشوی فعل با فاعل از جار خود مجرور ملکر متعلق یہہ سب ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا۔ شرط و جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

تنبیہ اتنی ترکیب انشاء اللہ طلبہ کو ترکیب کہنے مین کافی ہوگی مگر اساتذہ کو مناسب ہے کہ اثنار تعلیم مین جس فقرہ یا شعر کی ترکیب مشکل نظر آوے اُس کو طلبہ کو سمجھا دیا کرین تاکہ مطلب بھی اچھی طرح اُنکے ذہن نشین ہوجاوے اور ترکیب کہنے کی استعداد بھی زیادہ ہو ؛

باب سوم مخففات و مقدرات و تصحیح الفاظ و ضمیمہ فوائد عجیبہ کے بیان مین

جس کون کون الفاظ مخفف استعمال کیے جاتے ہین ج الفاظ مخفف کا نقشہ بترتیب حروف تہجی یہہ ہے ؛

لفظ اصلی	لفظ مخفف	لفظ اصلی	لفظ مخفف
ارغنون سازیست بلجے کا نام ہے ۱۲	ارغن	افلاطون نام حکیم ۱۲	فلاطون فلاطن
افغان	فغان	اکنون اب ۱۲	کنون نون

انبوده	لونبه	زین راه که	زیرا که
اندوه	انده	ستوه	ستهٔ
آگاه	آگه	شادباش	شاباش
استاد	استاد ستاد	شاه شاهان شاه	شاهنشاه شهنشاه
اینک	نک	شکوه	شکه
بود	بدبو	فراموش	فرامش فرمش فرموش
بیرون	برون	کوه	که
پنهان	نهان	گاه	گه
چاه	چه	گروه	گره
چون او	چنو	گوهر	گهر
چون آن	چنان	ماه	مه
چون این	چنین	نا امید	نومید
چهل سال	چل سال	ناگاه	ناگه
خاموش	خموش خمش خامش	ناگاهان	ناگهان
خورشید	خور	نهان	نهن
دامان	دامن	هرگز	هگز
دهان	دهن	هشتاد	هشتا
راه	ره	هفتاد	هفتا
زمین	زمی	هنوز	هنز نوز

اور کچھ الفاظ عربی کے بھی فارسی مین مخفف مستعمل ہوتے ہین انکا نقشہ یہ ہے ؛

لفظ اصلی	لفظ مخفف	لفظ اصلی	لفظ مخفف
الی آخرہ	الخ یا آہ	ظاہر	ظ
تعالیٰ	تع	علیہ السلام	عم یا ع
رحمہ اللہ	رح یا رہ	مقصود	مقص
رضی اللہ عنہ	رض	مطلوب	مطل
صلی اللہ علیہ وسلم	صلعم یا ؐ م	مصنف	مص
صحیح			

فائدہ اور یہہ قاعدہ عام ہے کہ تخفیف کے لئے کلمہ کے شروع کا حرف لکھدیتے ہین مثلاً ت ترجمہ کے لئے س سوال کے لئے ج جواب کے لئے ش شرح کے لئے ف فائدہ کے لئے ن نسخہ کے واسطے وغیرہ ؛

س فارسی مین کون سے الفاظ مخفف شمار کئے جاتے ہین اور کون سے اصلی اور کون سے اصلی اور مخفف باہم درجہ مساوات کا رکھتے ہین ج مخفف جیسے چنان چنین۔ چون۔ ناگاہ۔ ناگہان۔ دامن۔ اصلی جیسے کوہ۔ شکوہ۔ ستوہ۔ انبوہ گروہ۔ ہنوز۔ ہرگز۔ اور اکنون۔ کنون۔ خاموش۔ خموش۔ فراموش۔ فرامش یہہ الفاظ درجہ مساوات کا رکھتے ہین س کون کون الفاظ کس کس مقام پر مقدر ہوتے ہین ج قبل لفظ یک کے مقدار مقدر آتا ہے ؎ غافل ز احتیاط نفس یک نفس مباش ؛ اور بعد با کے وجود ؎ جیسے با چنین گوہر خانہ خیز ؛ یعنی با وجود اور کبھی وقت قرینہ جملہ مقدر ہوتا ہے ؎

شب چو عقد نماز بر بندم * چہ خورد بامداد فرزندم * یعنے ازین خیال خاطرم پریشان
میشود چہ خوردالخ۔ اور کبھی بعد شرط کے جزا مقدر رہوتی ہے جیسے سہ
گر آید بیاری گری شہریار * یہان لفظ فہو المراد جو اس شرط کی جزا ہے مقدر ہے
کبھی ایک مصرعہ مین ایک لفظ لاتے ہین اور دوسرے مین اُس کو مقدر
مانتے ہین سہ ہر کہ جنگ آرد بخون خویش بازی میکند * روز میدان
آنکہ بگریزد بخون لشکرے * یہان مصرعہ ثانی کے آخر مین بازی میکند مقدر ہے
اورجب بار موحدہ آغاز کتاب مین آوے تو ابتدا میکنم یا آغاز میکنم مقدر مانا جاویگا
جیسے سہ بنام بزرگ ایزد دادبخش * اور کبھی بمقام دعا لفظ باد مقدر رہوتا ہے
جیسے سہ یاس و امید مجان تو مقصود انگیز * ضمیمہ **فوائد عجیبہ فائدہ**
الفاظ ذیل اکثر صرف زینت کلام کے لیے آتے ہین اُنکے معنے کچھ نہین
لئے جاتے سر مر بر در مگر گاہ ہم ہمی ہمی یکیں از را فرا فرو است
دردن اندرون اندر دگر ہمیدون آن این باز خود بس برون بس
ہست نیست باد نکحت شگوفہ رستم نوشیروان بغداد گنجشک دیباچہ
غنچہ داور نظارہ تنور غم ہم زقوم خا یہ لفظ اصل مین کیا تھے ج
ہست اصل مین الیست۔ اور نیست۔ نہ الیست۔ باد بود۔ نکہت۔ نکہت
بکاف تازی۔ شگوفہ۔ شگوفہ بکاف تازی۔ رستم رستم بفتح را۔ نوشیروان
نوشین روان۔ بغداد۔ باغداد۔ گنجشک۔ گنجشک بکاف فارسی۔ دیباچہ
دیباچہ۔ غنچہ۔ غنچہ بجیم تازی۔ داور۔ دادور۔ نظارہ۔ نظارہ بتشدید ظا۔
تنور۔ تنور بتشدید نون۔ غم۔ غم بتشدید میم۔ زقوم۔ زقوم بتشدید قاف

منا - حنا اصل مین ہے س گرسنہ سخن - کہن - پہن - مشک گستن برہنہ - مدہوش - خضر ان الفاظ کا صحیح تلفظ کیا ہے ج گرسنہ بسکون را و فتح سین اور بفتح را و سکون سین دونو طرح صحیح ہے اور ایسے ہی لفظ سخن بفتح خا و ضم خا اور علی ہذا القیاس لفظ کہن اور پہن بسکون ہا ہوز اور بفتحہ دونو درست ہے مشک بضم میم و کسر میم دونو طرح صحیح ہے گستن بضم کاف و فتح سین برہنہ بفتح را و سکون را دونون طرح مدہوش بواو معروف خضر بفتح اول و کسر ثانی صحیح ہے اگرچہ یہہ لفظ بکسرہ اول و سکون ثانی بھی مستعمل ہے س بوالہوس اور استغناء ضعفاء صحراء وغیرہ الفاظ عربی کی رسم خط کیا ہے ج اول بدون واؤ اور الف کے یعنی بلہوس اور استغنا اور اس کی امثال بدون ہمزہ لکھی جاتی ہین لیکن حالت اضافت اور وصفیت مین یہہ ہمزہ لکھا جاتا ہے جیسے فقراء شہر اور صحراء فراخ اور کبھی اس ہمزہ کو ی سے تبدیل کر لیتے ہین جیسے ضیای مغربی - صفای شہر س کیا تا ہل فارسی مین بھی مستعمل ہے ج ہان جیسے شب تب تال مال ÷ قاعدہ جس فعل کے اول مین الف ہو اگر اس پر ب یا ن یا میم نہی لادین تو الف خواہ ی سے بدل جاویگا۔ بیفگن یا حذف ہو جاویگا جیسے بفگن س کلمات فارسی پر جو ب آتی اس کے پڑھنے کا کیا قاعدہ ہے ج اگر ب افعال پر آویگی تو اس دو حرکتین ہونگی کسرہ یا ضمہ - اس طرح کہ اگر فعل مذکور کے شروع حرف پر کسرہ یا فتحہ ہوگا تو ب کو کسرہ ہوگا ورنہ ضمہ اور اگر ب اسما داخل ہوگی تو ترکیب فارسی مین ہمیشہ مفتوح ہوگی جیسے بسیر[۱۲] بکرد[۱۲] بکن[۱۲] بخدا اور بر کتب

عربی مین مکسور جیسے بجنسہ اور حروف پر تا نہین آتی ہے س اشباع اور امالہ کی تعریف اور امثال کیا ہے ج اشباع کسی حرکت کو اتنا بڑھانا کہ اُس کے موافق حرف علت اُس مین سے پیدا ہو جاوے یعنے فتحہ سے الف اور کسرہ سے ی اور ضمہ سے واو اور امالہ اُس کو کہتے ہین کہ الف کے ماقبل کا فتحہ اتنا جھکا دین کہ الف ی مجہول کی صورت پیدا کرے جیسے کاب رکیب کہین ؛

قاعدہ اگر دو کلمون مین اول کا حرف اور دوسرے کا شروع حرف ایکساہی ہو یا قریب المخرج تو اُنکو مرکب کرنے مین ایک کا حذف کرنا درست ہے جیسے سپیدیو اور زر و تر اور کبھی ادغام کرتے ہین جیسے شبہ

س ترکیب توصیفی اور اضافی مین کیا فرق ہے ج لفظون مین کچھ فرق نہین ایک ہی طرح کے ہوتے ہین مگر متقدمین فرق کے واسطے موصوف کے آخر مین ی مجہول زیادہ کر دیتے تھے لیکن اب متروک ہے اور بعض الفاظ مین اب بہی مستعمل ہے جیسے تنے چند اور فرق معنوی ظاہر ہے س ان مرکبات کو اگر قلب کرین تو کیا اثر ہوتا ہے ج صفت اور مضاف الیہ اگر مقدم ہو جاوینگے تو اُنکے آخر مین کسرہ نرہیگا جیسے مضاف اور موصوف کے آخر مین ہوتا اگر دوے مقدم ہوتے اس پہلی ترکیب کو مستوی کہتے ہین اور پہلے کو مقلوب س صفت کتنی طرح کی ہے ج دو طرح کی ایک صفت بحال موصوف اور دوسری صفت بحال متعلق موصوف صفت بحال موصوف وہ ہے جس سے خود موصوف کی بھلائی یا برائی معلوم ہو جیسے مرد نیک اور بحال متعلق موصوف وہ ہے جو

موصوف کے کسی متعلق چیز کا حال بیان کرے جیسے مرد خوش لباس میں ت جو عربی کے مصدرون کے آخرین ہوتی ہے فارسی مین کس طرح لکھی جاتی ہے ج فارسی مین لمبی ت لکھی جاتی ہے اور عربی مین ہائے مخفی کی صورت پر بھی لکھی جاتی ہے لیکن اگر کوئی اسم ایسا ہو کہ اس مین لمبی ت لکھنے سے جمع کی صورت بنجاتی ہو تو اُسمین فارسی والے بھی گول ۃ لکھتے ہین جیسے صلوٰۃ کہ اس کی جمع صلوات ہے پس مفرد مین اگر ت لمبی ہو تو جمع کی صورت ہو جاویگی اس واسطے اس کو گول لکھتے ہین اور مصدر مفاعلت کی ت بھی گول ہو گی اگر اردو مین وہ مصدر مذکر ہو گا جیسے معاملہ لیکن تلفظ مین یہہ ۃ ہائے مخفی پڑھی جائیگی اور نقطے اُسپر نہ دئے جائینگے اور مصدر اگر بمعنی صفت ہو جائیگا تب بھی گول اور بے نقطہ ہو گی جیسے زیادہ ؎

قاعدہ جب دو کلمون مرکب کو فارسی مین لکھتے ہین تو اگر اُنمین پہلا کلمہ حرف ہو گا تو اُس کو متصل لکھین گے جیسے علیحدہ (علی حدہ ۱۲) اور انشاءالله (ان شاء) ورنہ جدا لکھی جاوینگے جیسے حق سبحانہ ؎

قاعدہ جن کلمات عربی کے آخرین الف مقصورہ ہو یا جن مصدرون کے آخرین ی ہو اُنکو فارسی والے الف سے لکھنا جائز سمجھتے ہین جیسے ماجری اور تمنی کو ماجرا اور تمنا لکھتے ہین۔

قاعدہ جن کلمات کے آخرین الف ہوتا ہے جب اُنکو مضاف یا موصوف کرین تو اُنکے آخرین ی یا ہمزہ زائد ہوتا ہے جیسے پائے من اور شفقرا دو ہمرہ ؎

قاعدہ ذوی العقول کو کدام اور کس اور کہ سے بولتے ہین اور جس مین عقل نہو اُس کو
چیز اور چہ سے بیان کرتے ہین جیسے کہ مے آید چہ میخوری۔
س جامد اور متصرف مین تمیز کیا ہے ج یہ فرق ہے کہ جامد کی گردان بدون
استعانت کردن یا شدن یا ایسے ہی مصدرون کے نہین آسکتی اور متصرف
کی گردان ہوسکتی ہے س استفہام کی کتنی قسمین ہین ج تین قسمین۔ اول
استخباری جس سے صرف پوچھنا مقصود ہو جیسے چہ میکنی دوم اقراری جس سے
مضمون کا ثبوت پایا جاوے جیسے ع چرا نستانی از ہر یک جوی سیم ٭ یعنی
بستان ٭ سوم انکاری جس سے مضمون کی نفی معلوم ہو جیسے ع
چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی ٭ یعنے عاقل کارے نکند کہ آخر کار نادم
شود ٭
قاعدہ کبھی ماضی وغیرہ فعل کو مجازاً مصدر یا دوسرے افعال کی جگہ بولدیتے ہین
جیسے بادشاہی پسرے داشت یعنے میداشت ٭
قاعدہ نون اور باء موحدہ کسی کلمہ مین متصل آوین آن دو نون کو میم مشدد یا
مخفف سے بدلنا جائز ہے جیسے سنب اور دنبل کو سُم اور دُمل کہنا جائز ہے ٭
قاعدہ فارسی مین کبھی ایک لفظ کے دو معنی ایسے ہوتے ہین جو ایک دوسرے کی
ضد ہون جیسے فراز بمعنے کشادہ و بند اسی طرح ایک لفظ مفرد اور جمع
دونون طور سے آتا ہے جیسے مردم دشمن۔ اسیطرح افعال مین لازم
اور متعدی دونو ہوتے ہین جیسے سوختن بمعنی جلنا اور جلانا ٭
س کس صورت مین صیغۂ مفرد بجائی جمع بولنا درست ہے ج غیر ذی روح مین

جمع کے لئے مفرد بھی استعمال کرنا درست ہی جیسے ع صد سوال از من بحشر رفت و از جانم ہنرو ٭ بس لفظ نا اور بے جو واسطے نفی کے ہین اُن مین کیا فرق ہی ج فرق یہ ہے کہ لفظ بے اسم پر آتا ہے اور نا صفت پر جیسے بیوقوف اور نامرد یا اس طرح کہو کہ نا جس اسم پر آتا ہے وہ اسم کسی ذات پر خود بولا جا سکتا ہے اور بے کے بعد کا اسم بدون کسی اور لفظ کے ملائے کسی ذات پر نہین بولا جا سکتا مگر نامراد اور ناامید اور ناکام اور ناچار اور ناگزیر شاذ ہین ٭

قاعدہ فارسی مین اُن لفظون کو جو آخر مین تشدید رکھتے ہون مخفف بولنا جائز ہے اور کہین ضرورت کے وقت تشدید ظاہر کر دیتے ہین جیسے خاص و عام و غم و ہم ٭ قاعدہ فارسی مین حرف مشدد نہین آتا ہے مگر فرخ اور خرم مین شاذ ہے ہان ضرورت کے واسطے حرف مخفف کو مشدد کر لیتے ہین جیسے ع زر فرزم را تیغ تیز ٭ اور زر کی نسبت مین زرین کہتے ہین ٭

قاعدہ توانستن کا مضارع تواند ہے مگر اُس کی جگہہ توان بدون دال کے بھی بولتے ہین جیسے ع دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد ٭ اور متقدمین نے تان بحذف واو بھی استعمال کیا ہے ٭

قاعدہ تواند اور باید اور شاید اور خواہد کے بعد ماضی اور مصدر دونو کا استعمال جائز ہے جیسے ع چو آنجا رسی سجدہ خواہی شدن ٭ اور ع توان بحلق فرو بردن استخوان درشت ٭

باب چہارم اوزان مصادر عربی و مشتقات آنہا و اقسام جمع و بیان تثنیہ و تصغیر

مضمون اِس باب کا مین قواعد اُردو حصہ چہارم مؤلفہ اُستادی جناب مولوی
محمد احسن صاحب سے نقل کرتا ہون
اب چونکہ مصدر اور اسما اشتقہ عربی کے بھی فارسی زبان مین مستعمل ہوتے ہین لہذا اس جگہہ
بقدر بیان مصدرون اور اسما اشتقہ کا کیا جاتا ہے جو فارسی والون کو مفید ہو اور
اس کا بیان بھی بطور عربی کے نہین کیا گیا بلکہ جو طور کہ جلد سمجھہ مین آنے کے
لائق جانا اس طرح پر لکھا پس جاننا چاہیئے کہ عربی کے فعل دو قسم ہین
اول ثلاثی یعنے سہ حرفی اور دوسرے رباعی یعنے چار حرفی اور ثلاثی کی
دو قسم ہین ایک مجرد یعنے خالص جس کے ماضی مین تین حرف اصلی ہو
جیسے عدل کہ اس کی ماضی مین ع د ل حروف اصلی ہوتے ہین۔ واضح ہو
کہ اہل عرب نے تین حرف ف ع ل اول اور دوم اور سوم کی جگہہ مقرر
کئے ہین اور سب الفاظ کے اصلی حروف کے پہچان یہی رکھی ہے کہ جب اُنکی
حرکات اور سکون کو ان تینون حروف کی حرکات اور سکون سے مقابل
کرین تو جو حرف ف یا ع یا ل کے مقابل پڑیگا اس کو اصلی کہین گے
ورنہ زائد۔ اور دوسری مزید یعنے زیادہ کی ہوئی جس کی ماضی مین تین
حرف سے زائد ہون جیسے معادلہ کہ اِس کی ماضی مین ع د ل کے سوا
ایک الف بھی آتا ہے اسی طرح رباعی بھی دو قسم ہے مجرد اور مزید۔
مجرد کی ماضی مین چار حرف اصلی ہوتے ہین جیسے ترجمہ کہ اِس کی ماضی مین ت
ر ج م حروف اصلی آتے ہین اور مزید کی ماضی مین چار سے زیادہ جیسے
تزلزل کہ اس کے ماضی مین بھی یہی حروف پانچون آتے ہین پس

ثلاثی مجرد کے مصدر عربی مین بہت طور سے آتے ہین اور بعضون نے بتیس
وزن حصر بھی کئے ہین مگر یہہ حصر کلی نہین اور مین اس جگہ وہ مصدر بیان کرتا ہون
جو کثرت سے مستعمل ہین اور باقی کو ترک کرتا ہون۔

اوزان مصادر و[illegible]

جاننا چاہیے کہ سب مصدر ثلاثی کے ماضی کی جہت سے مجرد اور مزید کہلاتے ہین
چنانچہ مصدرون ثلاثی مجرد مین باوجودیکہ ایک حرف یا دو یا تین کی زیادتی بھی
ہوجاتی ہے مگر چونکہ اُنکی ماضی ہمیشہ سہ حرفی رہتی ہے اس لیے وہ مصدر
ثلاثی مجرد کے کہلاتے ہین اور اُن مین تین حرف اصلی ہوتے ہین اور باقی
زائد حروف اصلی کو مادہ و مجرد کہتے ہین اور پہلے گذر چکا ہے کہ حروف اصلی
وزن کرنے مین مقابل ف اور ع اور ل کے واقع ہوتے ہین پس جو
مصدر کہ اُن مین زیادتی نہین اُنکے چھہ وزن ہین تین تو فعل بسکون عین
اور ف کی تینون حرکتون سے جیسے قتل اور فسق اور شغل اور تین بفتحہ عین
اور ف کی تینون حرکتون سے جیسے طلب اور ہدی اور صغر اور جن مین زیادتی
ہوتی ہے پس یا تو ایک حرف زیادہ ہوتا ہے مثلاً پہلے تینون وزنون مین اگر
آخر کو ت بڑھاوین تو فعلت بسکون عین اور حرکات ف کے ہوجاوے گا
جیسے رحمت اور رحلت اور قدرت اور ایک مصدر بفتحہ فا و عین بھی آتا ہے
جیسے حرکت اور ایک بفتحہ فا و کسرہ عین جیسے سرقہ یہہ ت جو مصدر کے
آخر مین زائد ہوتی ہے عربی مین بشکل (ہ) کے لکھی جاتی ہے یا انھین
وزنون مین آخر کو الف مقصورہ زیادہ کرین تو فعلی بسکون عین
و حرکات ف کے ہوگا جیسے دعوی اور ذکری اور بشری

یا الف عین کلمہ کے بعد داخل کرین تو فعال ہوگا اس صورت مین عین مفتوح رہیگا
اور ف پر سب حرکات آوین گے جیسے سلام اور قیام اور دعا اس پچھلے
مصدر دعا مین بعد الف کے واو ہے جو الف کی جہت سے ہمزہ ہوگیا
اور یہہ ایک قاعدہ کلیہ ہے کہ الف کے بعد واو اور ی ہمزہ سے بدلجاتی ہے
اور فارسی والے ایسے مصدرون مین بدون اضافت کے ہمزہ نہین لکھتے
مثلاً بولتے ہین کہ ع زین دعا بر اجابت منت بسیار باد بدون ہمزہ کے
اور یا عین کے بعد واو معروف زیادہ کرتے ہین اس صورت مین ف کو
ضمہ ہوگا جیسے حصول اور دخول اور ایک دو مصدرون مین فتحہ بھی آیا ہے
جیسے قبول اور کبھی ف کو ساکن کرکے میم مفتوح اول مین لاتے ہین اور عین کو
فتحہ یا کسرہ پڑھتے ہین یعنے مفعل جیسے مدخل اور مرجع اور کبھی دو حرف زیادہ
ہوتے ہین یا تو الف و نون آخر مین جیسے فعلان بسکون عین و ضمہ و کسرہ
فا جیسے غفران اور حرمان یا بفتحہ فا و عین جیسے خفقان اور یا الف
بعد عین کے اور ت آخر مین ہو تو فعالت ہوگا بحرکات ف جیسے
سعادت اور حکایت اور نہایت اور یا واو معروف بعد عین کے اور
ت آخر مین ہو اس صورت مین ف کو ضمہ ہی ہوگا جیسے صعوبت اور یا میم
مفتوح اول مین اور ت آخر مین ہو تو مفعلت بسکون فا و فتحہ عین ہوتا ہے
جیسے مرحمت اور کبھی عین کو ضمہ بھی آتا ہے جیسے مملکت اور اکثر
ثلاثی کے مصدرون کو اس وزن مین لا سکتے ہین جیسے
حمد کو محمدت اور کرم کو مکرمت وغیرہ اور کبھی تین حرف

زیادہ ہوتے ہین الف بعد عین اور یاے مفتوح اور ت آخر مین اس صورت مین لام کلمہ مکسور پڑھا جاویگا جیسے رفاہیت اور کراہیت بفتحہ فا اور کبھی الف کی جگہہ واو ہوتی ہے جیسے طفولیت۔

پس ثلاثی مجرد کے مشہور مصدر انھین وزنون پر آتے ہین اب ثلاثی مجرد کے اسما مشتق کو سننا چاہیئے کہ حاصل مصدر اور مصدر تو ایک ہی ہین اور اسم فاعل وزن پر لفظ فاعل کے بکسر عین آتا ہے یعنی اگر ثلاثی مجرد کا اسم فاعل معلوم کرنا چاہو تو اس کے حروف اصلی کو لیکر ف کے آگے الف علامت فاعل زیادہ کرو اور عین اور لام کو زیر سے ملاؤ تو اسم فاعل بنجاویگا مثلاً قدرت سے اسم فاعل بنادین تو اول اس کے اصلی حرف ق د ر ہوئے اپر ترکیب مذکورہ جاری کی تو قادر ہوا یہی صیغہ اسم فاعل کا ہے اسی طرح اورون کو قیاس کرنا چاہیئے اور یہان تین باتون کا یاد رکھنا چاہیے اول یہہ کہ اگر عین کلمہ واو اور یا ہوگا تو وہ بصورت ی لکھا جاویگا اور ہمزہ بولا جاویگا جیسے قول سے قائل اور قیام سے قائم دوم یہ کہ عین اور لام کلمہ اگر ایک ہی حرف ہون گے تو اسم فاعل مین ایک بولا جاویگا جیسے خصوص سے خاص تیسرے یہہ کہ مصدر کا لام کلمہ اگر و یا ہمزہ ہوگا تو وہ فارسی کے اسم فاعل مین ی پڑھا جاویگا جیسے خلوت سے خالی اور قرادت سے قاری اور اگر صیغۂ واحد مؤنث بنادین تو آخر مین گول ۃ زیادہ کرین اور گول ۃ فارسی مین ہاء مختفی کے طور پر لکھی پڑھی جاتی ہے جیسے قادر واحد مذکر ہے تو قادرہ واحد مؤنث ہوگا اور اسم مفعول ان مصدرونکا

اسم مشتقہ
اسم فاعل

صیغہ مؤنث

اس طرح بنتا ہے کہ حروف اصلی پر میم مفتوح اول میں اور واو معروف بعد
عین کے زیادہ کریں تو وزن اور صیغہ اسم مفعول کا ہو جاویگا جیسے
رحمت سے اسم مفعول بنادیں تو اس کا مادہ جو رحم ہے اس پر ترکیب
مذکورہ بالا جاری کرنے سے مرحوم صیغہ اسم مفعول کا ہوگا یہاں دو قاعدونکا
یاد رکھنا چاہیئے **اول** یہہ کہ مصدر کا عین کلمہ اگر واو ہوگا تو اس کا اسم مفعول
بحذف عین بروزن مفول آویگا جیسے قول سے مقول اور اسی طرح اگر
عین کلمہ ی ہوگا تو بروزن مفیل بکسر فا آویگا جیسے بیع سے مبیع دوسرے
یہہ کہ اگر مصدر کا لام کلمہ واو ہوگا تو اسم مفعول بحذف ایک واو بروزن
مفعو آویگا جیسے دعوت سے مدعو اور اسی طرح اگر لام کلمہ میں ی ہوگی
تو اسم مفعول بروزن مفعی بکسر عین آوے گا جیسے رعایت سے مرعی
اور اگر اس کے آخر میں ہ ملائی جاوے گی تو واو اور ی مشدد پڑھی
جاوینگی جیسے مدعوہ اور مرعیہ اور صیغہ مؤنث اسم مفعول
مثل اسم فاعل کے سمجھنا چاہیئے **اسم آلہ** اس طرح بنتا ہے
کہ حروف اصلی پر میم مکسور اول میں لگا کر عین کو فتحہ دیتے ہیں تو مفعل ہوتا ہے
جیسے منبر اور کبھی ہ آخر میں زیادہ کر دیتے ہیں تو مفعلہ ہوتا ہے
جیسے منطقہ نطاق سے اور کبھی بعد عین کے الف زیادہ کرتے ہیں
تو مفعال ہوتا ہے جیسے قرض سے مقراض اور فتح سے
مفتاح
اسم ظرف حروف اصلی پر اول میں میم مفتوح لگانے اور عین کو فتحہ

یا کسرہ دینے سے بنتا ہے اور عین کے کسرہ یا فتحہ دینے کا کوئی قاعدہ کلیہ نہین اہل زبان سے سننے پر منحصر ہے جیسے مکتب اور مجلس اور کبھی ہ بھی آخر کو زائد کرتے ہین مثلاً مدرسہ اور اگر لام کلمہ مین حرف علت ہو گا تو اسم ظرف مین الف پڑھا جاویگا جیسے سعی سے مسعی اور رعایت سے مرعی ؛

اسم حالیہ کا کوئی وزن خاص عربی مین نہین اسم فاعل اور اسم مفعول اور صفت کے وزن پر آتا ہے ؛

اسم تفضیل عربی کا اس طرح بناتے ہین کہ مادہ کے اول مین الف مفتوح لگاتے ہین اور عین اور لام کو فتحہ سے ملاتے ہین جیسے رحمت سے ارحم اور حسن سے احسن اور اگر مؤنث بنانا چاہین توف اور عین کو ضمہ سے ملادین اور لام کے بعد الف مقصورہ زیادہ کرین جیسے حُسن سے حسنے اور اگر مصدر مین لام کلمہ واو یا ی ہو گا تو وہ اسم تفضیل مین الف مقصورہ لکھا پڑھا جاویگا جیسے علو سے اعلی اور شکایت سے اشکے۔ اور یاد رہے کہ اسم تفضیل رنگ اور عیب کے معنے والے الفاظ سے نہین بنتا یعنے اُن سے اگر وزن مذکور بنتا ہے تو صرف صفت پر دلالت کرتا ہے نہ تفضیل پر جیسے احمر بمعنے سرخ ہے اور اعرج بمعنے لنگ ہے زیادہ سُرخ اور زیادہ لنگ مراد نہین ؛

صفت مشبہہ اگرچہ مصدر سے مشتق ہوتی ہے مگر اس کے بنانیکا کوئی طریق کلیہ نہین سوائے وزن فاعل کے اور جتنے وزن ایسے ہون کہ اُن مین معنے وصفی پائے جاتے ہون وہ صفت مشبہہ کہلاتے ہین مگر یہان چند

اوزان اُس کے لکھے جاتے ہین جو فارسی مین اکثر آتے ہین وزن اُس کے یہ ہین فَعْل بسکون عین و حرکات فا جیسے صعب اور صفر اور صلب اور فَعَل بفتحۂ فا و فتحہ و کسرہ عین جیسے حَسَن اور خَشِن اور افعل مثل اسم تفضیل جیسے احمر اور اسود یہہ وزن رنگ اور عیب مین بہت مستعمل ہے جیسے ابیض اور اعشدج وغیرہ اور فیعل بفتحہ فا و کسرہ عین جیسے میّت اور سیّد اس مین عین کلمہ اکثر و ہوتا ہے اور فُعَال بفتحہ و ضمۂ فا جیسے جبان اور شجاع اور فعیل جیسے شریف یہہ وزن بہت آتا ہے ایسے مصدرون مین جو اختیاری ہون جیسے کریم کرم سے اور حسین حسن سے اور فعول بفتحۂ فا جیسے صبور اور فعلان بفتحۂ فا و ضمۂ فا و سکون عین جیسے عطشان اور عریان اور فعّال بفتحہ فا و تشدید عین اور یہہ وزن مبالغہ کے واسطے آتا ہے جیسے کذّاب یعنے بہت دروغ گو حد سے زیادہ اور کبھی اس مین ۃ بھی زیادہ کرتے ہین جیسے علامہ حد سے زیادہ جاننے والا اور نیز نام پیشہ والون کے اکثر اسی وزن پر ہوتے ہین جیسے صراف بزاز بقال نجار وغیرہ ؎

اب ثلاثی مزید کے مصدرون کو سننا چاہیئے کہ جو مصدر کہ فارسی مین بہت مستعمل ہین وہ آٹھ ہین اوّل افعال بکسر الف و سکون فا پس جس مصدر ثلاثی مجرد کو اس وزن پر بنانا چاہین اُس کے حروف اصلی کے اول مین الف مکسور لگانا چاہیئے اور ایک الف عین کلمہ کے بعد زیادہ کرنا چاہیئے وزن افعال کا ہو جاویگا مثلاً کرامت سے اگر افعال بنا دین تو اُس کے حروف اصلی جو

اکرم ہین اُنپر قاعدہ مذکور جاری کیا تو اکرام ہوا لیکن یہان تین قاعدون کا یاد رکھنا چاہیئے۔ اوّل یہ ہے کہ اگر کسی مصدر مجرّد مین فٓ کلمہ واؤ ہوگا تو وہ اس مصدر مین یٓ ہوجاویگا جیسے وزن سے ایزان اور وفا سے ایفا۔ دوّم اگر عین کلمہ واؤ یا یٓ ہوگا تو اِس مصدر مین حذف ہوجاویگا اور اُس کے عوض آخر مین تٓ زیادہ کیجاوے گی جیسے عون سے اعانت بجای اِعوان کے اور قیام سے اقامت بجاے اقیام کے۔ سوّم اگر لام کلمہ مین واؤ یا یٓ ہوگی تو وہ اِس مصدر مین ہمزہ سے بدل جاویگی کیونکہ الف کے بعد واقع ہوگی اور اِس ہمزہ کا حال اوپر گذر چکا ہے کہ فارسی والے بدون اضافت کے اس کو لکھتے نہین جیسے عفو سے اعفاء فائدہ ثلاثی مجرد کو اِس مصدر میں لانے سے اکثر متعدی کیا کرتے ہین مثلاً کرامت کے معنے تھے بزرگ ہونا جب اُس کو افعال مین لاکر اکرام کیا تو معنے ہوئے بزرگ کرنا÷

دوسرا مصدر استفعال مکسر الف وتا وسکونِ سین و فا جیسے عمل سے استعمال اور حکم سے استحکام اِس مصدر مین دو الف اور سین اور تٓ زیادہ ہین مصدر اوّل کے تینون قاعدے اِس مصدر مین بھی جاری رہینگے اوّل کی مثال وزن سے استیزان دوم کی مثال عون سے استعانت اور قیام سے استقامت سوم کی مثال عفو سے استعفا اس مصدر کے معنی مین اکثر سوال کے معنی پائے جاتے ہین جیسے عفو کے معنی معاف کرنا اور استعفا کے معنے طلب عفو کی کرنا۔ تنبیہ اِس مصدر کی تٓ کا کسرہ تلفظ میں خوب صاف پڑھنا چاہیئے ناواقف اکثر فتحہ پڑھا کرتے ہین÷

تیسرا مصدر انفعال ہے بیک الف وفا وسکون نون۔ اس مصدر مین دو الف اور نون زیادہ مین اور ف کے کسرہ کو اس مصدر مین مبتدی خوب ادا کرے جیسے کسر سے انکسار اور کشف سے انکشاف اور قاعدہ سوم مصدر اول کا اس مصدر مین بھی جاری ہے جیسے طفی سے انطفا اور یہہ مصدر ہمیشہ لازم آتا ہے ؎

چوتھا مصدر افتعال ہے کہ مجرّد کے اوّل مین ہمزہ مکسور اور بعد ف کے ت مکسور اور بعد عین کے الف داخل کرنے سے بنتا ہے جیسے شغل سے اشتغال اور قدر سے اقتدار اس مصدر کے تلفظ مین ت کا کسرہ خوب صاف پڑھنا چاہیے ناواقف اکثر ت کو فتحہ پڑھتے ہین یا موقوف پڑھتے ہین اور سوا اس کے تین قاعدون کا لحاظ رکھنا چاہیے۔ اوّل یہہ کہ ف کلمہ کی جگہہ مجرّد مین اگر واو یا ی ہوگی تو وہ اس مصدر مین ت سے بدل ہو کر ت زائد مین ادغام کر کے پڑھی جاوےگی جیسے وحدت سے اتحاد اور یقین سے اتقان۔ دوسرے یہہ کہ اگر مجرّد مین ف کلمہ کی جگہہ ص یا ض ہوگا تو اس صورت مین ت اس مصدر کی ط سے بدل جاوےگی جیسے صبر سے اصطبار اور ضرب سے اضطراب اور اگر دال ہوگی تو ت کو دال کر کے اول دال مین ادغام کرینگے جیسے دعوی سے ادّعا تیسرے یہہ کہ قاعدہ سوم مصدر اوّل کا اس مصدر مین بھی جاری رہیگا جیسے بغی سے ابتغا اور شہوت سے اشتہا فائدہ یہہ مصدر اکثر حصول کے معنے کے واسطے آتا ہے جیسے اقتدار قدرت حاصل کرنا اور اصطبار صبر

حاصل کرنا۔

پانچوان مصدر تفعّل ہے بفتحہ تا و فا و تشدید عین مضموم کہ اس مین ت اور ایک عین زیادہ ہے اس مصدر کے تلفظ مین عین کے پیش کا بہت خیال رکھنا چاہیئے اور سوا اس کے ایک قاعدہ کا لحاظ اور بھی ضرور ہے یعنے جبکہ بجاے لام کلمہ کے مجرد مین واؤ یا ی ہوگی تو عین کلمہ مکسور پڑھا جاویگا اور واؤ بھی ی سے بدلجاوے گی جیسے شکوہ سے تشکّی اور جلوہ سے تجلّی اور کبھی فارسی والے اس ی کو الف پڑھتے ہین جیسے تمنّی کو تمنّا کہتے ہین اور یہہ مصدر بتکلف کسی چیز کے اظہار کرنے کو آتا ہے جیسے تمرّض یعنے بتکلف مرض ظاہر کرنا اور کبھی تھوڑے تھوڑے کے واسطے بھی آتا ہے جیسے تجرّع یعنے تھوڑا تھوڑا پینا۔

چھٹا مصدر تفاعل ہے اس مین اور پانچوین مصدر مین صرف اتنا فرق ہے کہ وہان بعد ف کے عین زبان سے نکلتا تھا اور یہان الف زائد ہے اور جو قاعدہ وہان لکھا گیا ہے وہی یہان بھی خیال رکھنا چاہیئے یعنے اگر لام کلمہ واؤ اور یا نہوگا تو عین کو پیش ہوگا جیسے نسبت سے تناسب ورنہ کسرہ ہوگا جیسے دعوی سے تداعی اور فارسی والے اس ی کو الف سے بھی بدل کر لیتے ہین جیسے تقاضی کو تقاضا کہتے ہین اور یہہ مصدر شرکت کے واسطے آتا ہے جیسے تقابل ایک دوسرے سے مقابلہ کرنا اور کبھی تکلف کے واسطے بھی آتا ہے جیسے تجاہل یعنے بتکلف جاہل بنجانا۔

ساتوان مصدر مفاعلت بضم میم و فتحہ حروف اصلی اور حروف

زائد اس مین میم اور الف اور ت ہین اس مصدر کے میم کا ضمہ اور عین کا
فتحہ تلفظ مین قابل لحاظ کے ہے اور ت اس مصدر کی کبھی دراز لکھتے ہین
جیسے مناسبت اور موافقت اور کبھی گول بشکل ہاے مختفی لکھتے ہین جیسے
مقابلہ اور معاملہ اور کلیہ یہ ہے کہ جو لفظ اردو مین مؤنث بولا جاتا ہے
اور اس مصدر کے وزن پر ہے اس مین لمبی ت لکھتے ہین ورنہ چھوٹی جیسا
کہ مثالون سے معلوم ہوا اور یہہ مصدر کبھی فِعال بکسر فا کے وزن پر بھی آتا ہے
جیسے مقاتلہ اور قتال اور جدال اور اس مصدر مین ایک قاعدہ کا لحاظ
ضرور ہے یعنے اگر مجرد مین لام کلمہ واو یا ی ہو تو وہ اس مصدر مین الف
پڑھا جاویگا جیسے رعایت سے مراعات اور لقیا سے ملاقات اور یہہ مصدر
شرکت کے واسطے آتا ہے جیسے مقاتلہ آپس مین لڑنا اور مقابلہ ایک
دوسرے کے سامنے ہونا ہے

آٹھوان مصدر تفعیل ہے بفتحہ تا و سکون فا و کسرہ عین اور اس مین ت
اول مین اور ی معروف بعد عین کے زائد ہین جیسے صورت سے تصویر
اور کرامت سے تکریم اور کبھی اس مصدر کی ی کو دور کرکے آخر مین ہا مختفی
زیادہ کرتے ہین جیسے ذکر سے تذکیر اور تذکرہ۔ اس دوسرے وزن مین
خیال ف کے سکون اور عین کے کسرہ کا بہت ضرور ہے اور یہہ وزن
خاص اُس وقت ضرور ہوتا ہے جبکہ آخر مین مجرد کے واو یا ی ہو جیسے
حکایت سے تحکیہ اور یہہ مصدر بروزن تفعال بھی آتا ہے جیسے تکرار اور
تعداد وغیرہ اور یہہ مصدر متعدی کرنے کے واسطے اکثر آتا ہے

حاصل کرنا +
پانچوان مصدر تفعّل ہے بفتحہ تا و فا و تشدید عین مضموم کہ اس مین ت اور ایک عین زیادہ ہے اس مصدر کے تلفظ مین عین کے پیش کا بہت خیال رکھنا چاہیئے اور سوا اس کے ایک قاعدہ کا لحاظ اور بھی ضرور ہے یعنے جبکہ بجاے لام کلمہ کے مجرد مین واو یا ی ہوگی تو عین کلمہ مکسور پڑھا جاویگا اور واو بھی ی سے بدلجاوے گی جیسے شکوہ سے تشکّی اور جلوہ سے تجلّی اور کبھی فارسی والے اس ی کو الف پڑھتے ہین جیسے تمنّی کو تمنّا کہتے ہین اور یہہ مصدر بتکلف کسی چیز کے اظہار کرنے کو آتا ہے جیسے تمرّض یعنے بتکلف مرض ظاہر کرنا اور کبھی تھوڑے تھوڑے کے واسطے بھی آتا ہے جیسے تجرّع یعنے تھوڑا تھوڑا پینا +
چھٹا مصدر تفاعل ہے اس مین اور پانچوین مصدر مین صرف اتنا فرق ہے کہ وہان بعد ت کے عین زبان سے نکلتا تھا اور یہان الف زائد ہے اور جو قاعدہ وہان لکھا گیا ہے وہی یہان بھی خیال رکھنا چاہیئے یعنے اگر لام کلمہ واو یا ی نہوگا تو عین کو پیش ہوگا جیسے نسبت سے تناسب ورنہ کسرہ ہوگا جیسے دعوی سے تداعی اور فارسی والے اس ی کو الف سے بھی بدل کر لیتے ہین جیسے تقاضی کو تقاضا کہتے ہین اور یہہ مصدر شرکت کے واسطے آتا ہے جیسے تقابل ایک دوسرے سے مقابلہ کرنا اور کبھی تکلف کے واسطے بھی آتا ہے جیسے تجاہل یعنے بتکلف جاہل بنجانا +
ساتوان مصدر مفاعلت بضم میم و فتحہ حروف اصلی اور حروف

زائد اس مین میم اور الف اور ت این اس مصدر کے میم کا ضمہ اور عین کا فتحہ تلفظ مین قابل لحاظ کے ہے اور ت اس مصدر کی کبھی دراز لکھتے ہین جیسے مناسبت اور موافقت اور کبھی گول بشکل ہاے مختفی لکھتے ہین جیسے مقابلہ اور معاملہ اور کلیہ یہ ہے کہ جو لفظ اُردو مین مؤنث بولا جاتا ہے اور اس مصدر کے وزن پر ہے اس مین لمبی ت لکھتے ہین ورنہ چھوٹی جیسا کہ مثالون سے معلوم ہوا اور یہہ مصدر کبھی فِعال بکسر فا کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے مقاتلہ اور قتال اور جدال اور اس مصدر مین ایک قاعدہ کا لحاظ ضرور ہے یعنے اگر مجرد مین لام کلمہ واو یا ی ہو تو وہ اس مصدر مین الف پڑھا جاویگا جیسے رعایت سے مراعات اور لقیا سے ملاقات اور یہہ مصدر شرکت کے واسطے آتا ہے جیسے مقاتلہ آپس مین لڑنا اور مقابلہ ایک دوسرے کے سامنے ہونا ۔

آٹھوان مصدر تفعیل ہے بفتحہ تا و سکون فا و کسرہ عین اور اس مین ت اول مین اور ی معروف بعد عین کے زائد ہین جیسے صورت سے تصویر اور کرامت سے تکریم اور کبھی اس مصدر کی ی کو دور کرکے آخر مین ہا مختفی زیادہ کرتے ہین جیسے ذکر سے تذکیر اور تذکرہ ۔ اس دوسرے وزن مین خیال فا کے سکون اور عین کے کسرہ کا بہت ضرور ہے اور یہہ وزن خاص اس وقت ضرور ہوتا ہے جبکہ آخر مین مجرد کے واو یا ی ہو جیسے حکایت سے تحکیہ اور یہہ مصدر بروزن تفعال بھی آتا ہے جیسے تکرار اور تعداد وغیرہ اور یہہ مصدر متعدی کرنے کے واسطے اکثر آتا ہے جیسے

جیسے کرامت بزرگ ہونا اور تکریم بزرگ کرنا ⁂
اور رباعی مجرد کا مصدر ایک ہے وزن اُس کا فعللہ بفتحہ فا وسکون عین وفتحہ ہر دو لام جیسے ترجمہ بفتحہ جیم۔ اس مین آخر کو ہ زیادہ ہوتی ہے اور چار حرف اصلی ہوتے ہین اور اکثر اُس کے مصدر مضاعف یعنے دو حرف مکرر سے بنے ہوئے آتے ہین جیسے سلسلہ کہ سین بھی دو بار ہے اور لام بھی دو بار اور زلزلہ اِس مصدر مین لام اول کے فتحہ کا خیال زیادہ چاہیے اور رباعی مزید کا بھی ایک ہی وزن بہت مستعمل ہے یعنے تفعلل بفتحہ تار زائدہ وفا وسکون عین وضمہ لام اول جیسے تسلسل اور تزلزل اور تذبذب وغیرہ اب اِن مصدرون کے اسمار مشتقات کو سننا چاہیئے کہ سوا ے اسم فاعل اور اسم مفعول کے اور کوئی مشتق اِنسے نہین آتا بلکہ اِسم مفعول ہی حاصل مصدر اور ظرف اور آلہ کے معنون مین مستعمل ہے اور طور بنانے اسم فاعل اور اسم مفعول کا یکسان ہے پس جن چار مصدرون کے اوّل مین الف مکسور تھا اُنکا اگر اسم فاعل بناوین تو دونون الف کو گرا کر میم مضموم اوّل لگانا چاہیے اور عین کلمہ کو لام کے ساتھ کسرہ سے ملانا چاہیے اور اُس سے پہلے جو حرف متحرک ہو اُس کو فتحہ دینا چاہیے مثلاً افعال مین جب دونون الف کو گرایا اور عین کو کسرہ دیا اور میم مضموم اوّل مین لگایا تو مفعل ہوگیا یہی اسم فاعل ہے جیسے انصاف سے منصف اور اجرام مجرم اور افتعال مین سے دونون الف گرا کر میم مضموم اوّل مین لگایا اور عین کو کسرہ دیا اور عین سے پہلے ت متحرک تھی اُس کو فتحہ دیا تو مفتعل ہوا

جیسے انتظام سے منتظم اور ارتھان سے مرتہن اسی طرح انفعال مین ف کو
فتحہ دینا ہوگا اور استفعال مین ت کو اور اسم فاعل منفعل اور مستفعل ہونگے
جیسے انصرام سے منصرم اور استحکام سے مستحکم اور اگر عین کلمہ کو فتحہ
پڑھا جاوے تو یہی صیغے اسم مفعول کے ہوجاوینگے جیسے محکم اور مستحکم
اور مقتضی اور مصدر انفعال چونکہ لازم ہے اُس کا اسم مفعول نہین آتا اب یہان
تین قاعدون کا یاد رکھنا ضرور ہے اوّل یہہ کہ اگر مجرد مین عین کلمہ حرف علت ہوگا
تو وہ مصدر افعال و استفعال کے اسم فاعل مین یا معروف سے بدلجاویگا
جیسے اقامت جو افعال ہے قیام سے اس کا اسم فاعل مقیم ہوگا اور
استقامت کا مستقیم اور مصدر انفعال اور افتعال مین وہ الف سے بدلجاویگا
جیسے انقیاد سے منقاد اور اختیار سے مختار اور اسم مفعول مین ان چارون
مصدرون کے حرف علت مذکور الف سے بدلجاویگا مثلاً اقامت کا
اسم مفعول مقام اور استفادہ کا مستفاد اور اختیار سے مختار اس سے
معلوم ہوا کہ مصدر افتعال کا اسم فاعل اور اسم مفعول ایک ہی طرحکا
ہوگا دوم یہہ کہ اگر مجرد مین لام کلمہ کی جگہہ حرف علت ہوگا تو وہ اسم فاعل مین
چارون مصدرون کے یای معروف پڑھا جاویگا اور اسم مفعول مین
الف جیسے مقتضی اور مقتضا اور مدعی اور مدعا اور مفتی اور مفتا اور ایسے
اسم مفعولون کو ی سے اور الف سے دونون طرح لکھنا جائز ہے فارسی والے اکثر الف
لکھتے ہین سیوم یہہ کہ اگر مجرد مین عین و لام ایک ہی حرف ہونگے تو اسم فاعل
ان مصدرون مین ایک حرف حذف ہوجاویگا اور افعال و استفعال مین

فتحہ و کسرہ ف کلمہ کو پڑھا جاویگا جیسے مُحِب اور مستحق کہ اصل مین محبب
اور مستحقق تھا اور مصدر افتعال مین اسم فاعل اور اسم مفعول ایک ہی صورت کے
ہون گے جیسے مختص اور مشتق وغیرہ +
اب باقی کے مصدرون کا اسم فاعل سننا چاہیئے کہ سوای مصدر تفعیل کے
اور مصدرون کے اسم فاعل کا یہہ قاعدہ ہے کہ میم مضموم اول مین مصدر کے
زیادہ کرو اگر نہو اور لام کے ماقبل کو کسرہ دو اسم فاعل بنجاویگا مگر مصدر
مفاعلت سے ت بھی دور کرنی پڑے گی جیسے تفاعل اور تفعل سے اسم فاعل
متفاعل اور متفعل مثلاً تلاطم سے متلاطم اور تصرف سے متصرف اور مفاعلت سے
مُفاعل آویگا کیونکہ آخر سے ت گراکر صرف لام کے پہلے کسرہ دینا ہوگا میم
تو پہلے سے موجود ہے اُس کی کچھ حاجت نہین جیسے مناسبت سے مناسب
اور فعللۃ سے مُفَعلِلْ جیسے ترجمہ سے مترجم اسیطرح تزلزل سے متزلزل اور اگر مصدر
تفعیل کا اسم فاعل بناؤ تو ت اور ی کو گراکر میم مضموم اول مین لگاؤ اور ف کو
فتحہ دیکر عین کو تشدید کرکے مکسور کرو جیسے تحقیق سے مُحقِّق اور تکلیف سے مُکلِّف
اور اسم مفعول ان مصدرون کا بھی ماقبل آخر کے فتحہ دینے سے ہوجاتا ہے
اور قاعدہ دوم جو ابھی الف والے مصدرون کے اسم فاعل کے
بیان مین لکھا گیا ہے وہ یہان بھی جاری رہیگا جیسے متمنّی اور متمنّا اور متقاضی
اور متقاضا اور ملاقی اور ملاقا اور مُنقفی اور مُنقاد وغیرہ +

بیان جمع اور عربی کی جمع دو قسم پر ہے اوّل جمع سالم یعنے جس مین
مفرد کے حروف کی ترتیب و حرکات مین کچھ خلل نہو اور وہ مذکر کے واسطے

واو معروف اور نون یا یاے معروف اور نون سے بنتی ہو مگر اکثر ذی عقل کے واسطے آتی ہے اور اسم فاعل اور اسم مفعول اور اسم تفضیل کی جمع مذکر اکثر اسیطرح ہوتی ہے جیسے ناظمون اور ناظمین اور مؤنث کے واسطے جمع سالم ات لگانے سے بنتی ہے اور مذکر غیر حقیقی کے لئے بھی مستعمل ہے جیسے کائنات اور موجودات اور مکانات اور اس صورت مین اگر اسم کے آخرین تا یا مختفی ہوگی تو وہ دور ہو جاوے گی جیسے سعادت کی جمع سعادات اور معاملہ کی جمع معاملات اور یہ جمع الفاظ فارسی مین بھی مستعمل ہو گئی ہے جیسے کاغذ سے کاغذات اور جس اسم فارسی کے آخرین ہای مختفی ہوتی ہے وہ جیم سے بدلجاتی ہے جیسے نامہ سے نامجات اور تھانہ سے تھانجات۔

دوسرے جمع تکسیر جس مین مفرد کے حروف کی ترتیب و حرکات قائم نہین جیسے شریف سے شرفا اور اُس کے بہت وزن ہین اس جگہ جو زیادہ مروج ہین اُنکا بیان کیا جاتا ہے اوّل وزن اَفعُل بفتحۂ الف زائد و سکون فا و ضم عین اِسم سہ حرفی کے لئے جس کا عین کلمہ حرف علت نہو جیسے فلس سے افلس اور حرف سے اَحرُف اور نہین کہہ سکتے قول سے اقول کیونکہ اس میں عین کلمہ حرف علت ہے دوسرا وزن افعال بفتحۂ الف و سکون فا و زیادتی الف بعد عین جیسے قول سے اقوال اور لطف سے الطاف اور عمل سے اعمال اور شریف سے اشراف اور سِر سے اسرار یہہ وزن ایسے اسمائیز جن کا حرف درمیانی واو یا ی ہو بہت آتا ہے مگر عین کلمہ اگر حرف الف ہوگا تو وہ واو یا ی سے بدل جاویگا جیسے باب سے ابواب اور ناب

فتحہ وکسرہ ف کلمہ کو پڑھا جاویگا جیسے مُجِب اور مُستحِق کہ اصل مین مُجِب اور مُستحِق تھا اور مصدر افتعال مین اسم فاعل اور اسم مفعول ایک ہی صورت کے ہون گے جیسے مختص اور مشتق وغیرہ +

اب باقی کے مصدرون کا اسم فاعل سُنا چاہیئے کہ سوای مصدر تفعیل کے اور مصدرون کے اسم فاعل کا یہہ قاعدہ ہے کہ میم مضموم اول مین مصدر کے زیادہ کرو اگر نہو اور لام کے ماقبل کو کسرہ دو اسم فاعل بنجاویگا مگر مصادر مفاعلت سے ت بھی دور کرنی پڑےگی جیسے تفاعل اور تفعل سے اسم فاعل متفاعل اور متفعل مثلاً تلاطم سے متلاطِم اور تصرّف سے متصرِّف اور مفاعلت کے مُفاعِل آویگا کیونکہ آخر سے ت گراکر صرف لام کے پہلے کسرہ دینا ہوگا میم تو پہلے سے موجود ہے اُس کی کچھ حاجت نہین جیسے مناسبت سے مناسب اور فعللہ سے مُفَعلِل جیسے ترجمہ سے مترجِم اسیطرح تزلزل سے متزلزِل اور اگر مصادر تفعیل کا اسم فاعل بناؤ تو ت اور ی کو گراکر میم مضموم اول مین لگاؤ اور ف کو فتحہ دیکر عین کو تشدید کرکے مکسور کرو جیسے تحقیق سے مُحقِّق اور تکلیف سے مُکلِّف اور اسم مفعول ان مصدرون کا بھی ماقبل آخر کے فتحہ دینے سے ہوجاتا ہے اور قاعدہ دوم جو ابھی الف والے مصدرون کے اسم فاعل کے بیان مین لکھا گیا ہے وہ یہان بھی جاری رہیگا جیسے متمنّی اور متمنّا اور متقاضی اور متقاضا اور ملاقی اور ملاقا اور مُنقفی اور مُنقاد وغیرہ +

بیان جمع اور عربی کی جمع دو قسم پر ہے اوّل جمع سالم یعنے جس مین مفرد کے حروف کی ترتیب و حرکات مین کچھ خلل نہو اور وہ مذکر کے واسطے

واؤ معروف اور نون یا یاے معروف اور نون سے بنتی ہے مگر اکثر ذی عقل کے
واسطے آتی ہے اور اسم فاعل اور اسم مفعول اور اسم تفضیل کی جمع مذکر اکثر
اسیطرح ہوتی ہے جیسے ناظمون اور ناظمین اور مؤنث کے واسطے جمع سالم
ات لگانے سے بنتی ہے اور مذکر غیر حقیقی کے لئے بھی مستعمل ہے جیسے کائنات
اور موجودات اور مکانات اور اس صورت مین اگر اسم کے آخر مین ت یا
ہ مختفی ہوگی تو وہ دور ہوجاوے گی جیسے سعادت کی جمع سعادات اور
معاملہ کی جمع معاملات اور یہ جمع الفاظ فارسی مین بھی مستعمل ہوگئی ہے جیسے
کاغذ سے کاغذات اور جس اسم فارسی کے آخر مین ہای مختفی ہوتی ہے وہ
جیم سے بدلجاتی ہے جیسے نامہ سے نامجات اور تھانہ سے تھانجات۔

دوسرے جمع تکسیر جس مین مفرد کے حروف کی ترتیب وحرکات قائم نہین
جیسے شریف سے شرفا اور اُس کے بہت وزن ہین اس جگہ جو زیادہ
مروج ہین اُنکا بیان کیا جاتا ہے اوّل وزن اَفْعُل بفتحۂ الف زائد وسکون
فا وضم عین اِسم سہ حرفی کے لئے جس کا عین کلمہ حرف علت نہو جیسے فلس سے
افلس اور حرف سے اَحرُف اور نہین کہہ سکتے قول سے اقول کیونکہ اس مین
عین کلمہ حرف علت ہے **دوسرا** وزن افعال بفتحۂ الف وسکون فا و زیادتی
الف بعد عین جیسے قول سے اقوال اور لطف سے الطاف اور عمل سے
اعمال اور شریف سے اشراف اور بِتر سے اسرار یہہ وزن ایسے اسما مین
جن کا حرف درمیانی واو یا ی ہو بہت آتا ہے مگر عین کلمہ اگر حرف الف
ہوگا تو وہ واو یا ی سے بدل جاویگا جیسے باب سے ابواب اور ناب

سے اناب تیسرا وزن فِعال بکسر فا وزیادتی الف بعد عین جیسے صغیر سے صغار اور عظیم سے عظام اور رجل سے رجال اور یہہ وزن بضم فا و تشدید عین بھی آتا ہے اور اس صورت مین جمع اسم فاعل کی ہوتا ہے جیسے حاکم سے حکّام اور جاہل سے جہّال چوتھا وزن فعول بضم فا وزیادتی واؤ معروف بعد عین جیسے صدر سے صدور اور فتح سے فتوح اور فلس سے فلوس اور وجہ سے وجوہ اسم ثلاثی کے لئے انھین چار وزنون مین سے کسی وزن پر جمع آیا کرتی ہے اور کبھی ایک اسم کی کئی طرح پر جمع آتی ہے جیسے فلس کی جمع افلس اور فلوس ہے پانچوان وزن افعلہ بفتحہ الف زائد وکسر عین و فتح لام و زیادتی ہا در آخر جیسے شراب سے اشربہ اور طعام سے اطعمہ اور مکان سے امکنہ اور عمود سے اعمدہ چھٹا وزن فِعلہ بکسر فا و سکون عین و زیادتی ہا در آخر جیسے غلام سے غلمہ اور رفیق سے رفقہ ساتوان وزن فِعلان بکسر فا و سکون عین و زیادتی الف و نون بعد لام جیسے غلام سے غلمان اور اخ سے اخوان اس وزن مین اگر عین کلمہ مفرد کا الف ہوگا تو وہ یای معروف سے بدلجاویگا جیسے جار سے جیران اور تاج سے تیجان اور یہہ وزن بضم فا بھی آتا ہے جیسے شجاع سے شجعان اور راکب سے رکبان آٹھوان وزن فُعلا بضم فا و فتح عین و زیادتی الف بعد لام جیسے غریب سے غربا اور طالب سے طلبا اور جاہل سے جہلا اور عالم سے علما اور خلیفہ سے خلفا نوان وزن فَعلہ بفتح فا و عین و لام و زیادتی ہا بعد لام جیسے طالب سے طلبہ اور غافل سے غفلہ اور جاہل سے جہلہ اور یہہ وزن بضم فا بھی آتا ہے مگر ایسے فاعل کی جمع

آتا ہے جس کے آخر مین ی ہو جیسے قاضی اور اِس جمع مین یای مفتوح الف سے
بدلجاوے گی اور آخر کی ة ت پڑھی جاویگی جیسے قاضی کی جمع قضاة اور
والی کی جمع ولاة اور ہادی کی ہداة دسواں وزن اَفعِلا بفتح الف زائد و
سکون فا وکسر عین وزیادتی الف بعد لام یہہ وزن ایسے اسم کی جمع ہوتا ہے جو
فعیل کے وزن پر ہو اور اُس کے آخر مین ی ہو جیسے نبی سے انبیا اور ولی سے
اولیا اور ذکی سے اذکیا اور کبھی ی آخر مین نہین ہوتی جیسے صدیق سے اصدقا
اور اسی وزن کے اسم مین اگر عین اور لام کلمہ ایک ہی حرف ہو اُس کی جمع بھی
یہی ہوگی مگر عین کا کسرہ اس صورت مین ف کو دیکر عین ولام کو ملا کر پڑہین گے
جیسے حبیب سے احبا اور شدید سے اشدا گیارھواں وزن فُعُل بضم فا و
عین یہہ وزن ایسے چار حرفی اسم کی جمع مین اکثر آتا ہے جس مین تیسرا حرف حرف
علت ہو جیسے رسول سے رسل اور کتاب سے کتب اور طریق سے طُرق بارھواں
وزن فِعَل بکسر فا و فتح عین جیسے فرقہ سے فرق تیرھواں وزن فُعَل بضم فا
و فتح عین جیسے نقطہ سے نُقَط۔ یہہ دونو وزن بھی بجاے قاعدہ کلیہ کے ہین
کہ جو کلمہ فِعلت بکسر فا کے وزن پہ ہوگا اُس کی جمع فِعَل بکسر ہوگی جیسے منت سے
منن اور ملت سے ملل اور اگر بضم فا ہوگا تو جمع بھی بضم فا ہوگی جیسے قدرت سے
قدر اور امت سے امم اور اس کے سوا اور بہت سے وزن ہین کہ وہ
فارسی مین اکثر نہین آتے چودھواں وزن خاص چار حرف کے اسما کے
لئے یا پانچ کے لئے ہے یہہ وزن جمع کا ایک قاعدہ کلیہ کے طور بیان کیا جاتا
تاکہ فائدہ عام ہو قاعدہ یہہ ہے کہ جس اسم چار حرفی کی جمع چاہو تو اس کے

اوّل کے دو حرفون کو فتحہ دو اور اُنکے بعد ایک الف زیادہ کرو اور تیسرے
حرف کو یعنے الف کے مابعد کو کسرہ دیکر آخر حرف مین ملاؤ تو جمع کا صیغہ
ہوجاویگا جیسے کتب سے اگر جمع بناوین تو میم اور کاف کو فتحہ دیکر الف بڑھایا
اور ت اور ب کو کسرہ سے ملایا مکاتب ہوا اسی طرح مصدر سے مصادر
اور اکبر سے اکابر اور اگر اسم مذکور پانچ حرف کا ہوگا تب بھی جمع اسی طرح
بنیگی اور پانچوان حرف گرجاویگا جیسے مدرسہ سے مدارس اور مکرمت سے
مکارِم اور اِس قاعدہ مین تین باتون کا یاد رکھنا چاہیئے اوّل یہہ کہ چوتھا
حرف اِسم چار حرفی کا اگر الف ہوگا تو وہ جمع مین ی ہوجاویگا جیسے اعلی سے
اعالی اور ادنے سے اداَنی دوسرے یہہ کہ چوتھا حرف اسم پانچ حرفی کا
اگر حرف علت ہوگا تو جمع کے صیغہ مین ماقبل آخر ایک ی زیادہ ہوگی
جیسے مصباح سے مصابیح اور مکتوب سے مکاتیب اور تقریر سے تقادیر اور
کبھی ی زائد نہین کرتے مگر لام کے بعد ہا مختفی زیادہ کرتے ہین جیسے اُستاذ سے
اساتذہ اور تلمیذ سے تلامذہ تیسرے یہہ کہ واحد کا دوسرا حرف
اگر الف یا ی ہو تو وہ جمع مین واؤ ہوجاویگا جیسے طالب سے طوالب اور
میزان سے موازین اور دیوان سے دواوین اور خاص سے خواص غرضکہ
اِس قاعدہ جمع سے ہر طرح کے اسم کی جمع بن سکتی ہے خواہ اسم فاعل ہو
یا اسم مفعول یا آلہ یا ظرف یا اِسم تفضیل یا جامد یا مصدر مگر صفت مشبہ بن
وزن فعیل کی جمع اس وزن پر نہین آتی اُس مین مذکر و مؤنث و واحد
و جمع یکسان ہین بلکہ فعیلہ کی جمع اِس قاعدہ سے بنتی ہے خواہ اُس کی آہ مختفے

ہو بات پڑھی جاتی ہو جیسے دقیقہ کی دقائق اور جریمہ کی جرائم اور حقیقت کی
حقائق اور فضیلت کی فضائل اور یہہ قاعدہ فارسی کے الفاظ مین بھی رائج
ہو گیا ہے جیسے کاغذ سے کواغذ **فائدہ** کبھی صیغہ جمع پر علامت جمع عربی یا فارسی
زیادہ کرتے ہین جیسے کواغذات اخراجات نقطہا وغیرہ ایسی جمع کو جمع الجمع کہنا
چاہیئے **تنبیہ** جب کسی اسم کی جمع پوچھی جاتی ہے تو مراد یہہ ہوتی ہے کہ اس کے
جمع تکسیر بتاؤیں جواب مین جمع سالم کا لکھنا کافی نہ سمجھنا چاہیے

بیان تثنیہ

فارسی مین سوائے واحد اور جمع کے اور کوئی صیغہ نہین مگر عربی مین ایک صیغہ
دو کے واسطے بھی مستعمل ہے اور وہ مفرد مین الف اور نون یا یای ماقبل مفتوح
اور نون لگانے سے بنتا ہے جیسے کتاب کا تثنیہ کتابان اور کتابین ہوگا مگر فارسی
والے ی کے ساتھ بہت بولتے ہین اور کبھی دو قسم کے لفظون کو ایک قسم فرض
کر کے ایک لفظ کا تثنیہ تغلیبًا کر لیتے ہین اور دونو مراد ہوتے ہین جیسے
والدین پدر و مادر کے لئے اور قمرین ماہ و خور کے لیے اور مشرقین مشرق و
مغرب کے لیے اور جس اسم کے آخر مین الف ہو اور وہ اصل مین واو یا یای ہو
تو تثنیہ مین واو یا یای ہو جائیگا جیسے عصا کا تثنیہ عصوین اور فتی کا فتیین ورنہ
اس کے بعد ہمزہ زائد ہوگا جیسے دعائین اور ردائین وغیرہ اور اب اور
اخ کا تثنیہ ابوین اور اخوین آتا ہے۔

بیان تصغیر

عربی مین اسم ثلاثی کی تصغیر فُعَیل بضم فا و فتح عین و زیادتی یای ساکن ہوتی ہے

جیسے حسن کی تصغیر حُسین اور چہار حرفی وغیرہ مین فعیلل انھین حرکات گذشتہ اور کسرہ لام اول سے آتی ہے اور باقی حروف ساقط ہو جاتے ہین اگر چار سے زائد ہون جیسے مکتب سے مکیتب اور مصدر سے مُصَیدِر اور عندلیب سے عُنیدل اور اگر دوسرا حرف الف ہوگا تو تصغیر مین واؤ سے بدلجاویگا جیسے خادم سے خویدم اور اگر چوتھا حرف الف ہوگا تو اسکی جگھہ ی آویگی جیسے مفتاح سے مفیتیح

باب پنجم ضرب الامثال کے بیان مین

واضح ہو کہ اس باب مین مشہور اور سلیس امثال بیان کی جائین گی

امثال الف

آب آمد تیمم برخاست ✤
آب تیز در خانہ درآید کہ دولت تیز برود ✤
آب جائیکہ بسیار میماند گندہ گردد ✤
آب چو از سر گذشت چہ یک نیزہ چہ یکدست ✤
آب شیرین و مشک گندہ ✤
آب ندیدن موزہ کشیدن ✤
آب و آتش را چہ آشنائی ✤
آتش چو در بیشہ افتد تر و خشک نداند ✤
آتش دوست و دشمن نداند ✤
آتش زن و خانہ کہ دودش کسے نہ بیند ✤
آتش نشاندن و اخگر گذاشتن و افعی کشتن و بچہ اش نگاہداشتن کار خردمندان نیست ✤
آخر پیری وداع عمر ست ✤
آخر سائیسی کاہ فروشی ست ✤
ع آخر طریق دولت چالاکی ست و چستی
آخر گذر پوست بہ دباغان ست ✤
آدم با آدم میرسد کوہ بکوہ نمیرسد ✤
آدم خوب حکم عنقا دارد ✤
آدم خوش سودا شریک مال مردم است ✤
آدم را گندم بہشت نسازد ✤
آدم میان گم شد نہ ملک خدا خر گرفت ✤
ع آدمی را آدمیت لازم است ✤
ع آدمی را بچشم حال نگر ✤

آرزو عیب نیست ؛

آزاد مرد خدا ست و آزادگان تهیدستانند ؛

آزردن دل دوستان جهل ست ؛

ع آزرده دل آزرده کند انجمنی را ؛

آزموده را چه آزمائی ؛

آزموده را نباید آزمود ؛

آزموده کار بازی نخورد ؛

ع آسان گردد هر آنچه همت بستی ؛

ع آسوده کسی که خر ندارد ؛

آش مردان دیر مے پزد ؛

ع آشنا را حال اینست وای بر بیگانه ؛

آشنا ناساخت بیگانه کے سازد ؛

آشنائی روشنائی ؛

آشنائی ملا تا سبق ؛

آفتاب را بگل نتوان اندود ؛

آفت همسایه بهمسایه میرسد ؛

ع آفرین باد برین همت مردانه او ؛

ع آلو چو بآلو نگرد رنگ برآرد ؛

آمدن بارادت رفتن باجازت ؛

ع آنانکه غنی ترند محتاج ترند ؛

ع آن بلا نبود که از بالا بود ؛

آن دکان برچیده شد و آن فرگاذ خورد ؛

آنراکه حساب پاک ست از محاسبه چه باک ؛

ع آن قدح بشکست و آن ساقی نماند ؛

س آنکه شیران را کند روبه مزاج ؛
احتیاج ست احتیاج ست احتیاج ؛

ع آواز دهل شنیدن از دور خوش ست ؛

ع آواز سگان کم نکند رزق گدا را ؛

ع آواز گدا رونق بازار کریم ست ؛

آوازه مرگ زود میرسد ؛

آهسته بگو دیوار هم گوش دارد ؛

آهن کهنه را جلا داده ؛

آئینه داری در مجلس کوران ؛

ع ابر را بانگ سگ ضرر نکند ؛

ع ابر میخواهد مستان خانه گو ویران شود ؛

ابروی هلال بوسمه آسمان سبز نشود ؛

ابلهٔ گفت و دیوانه باور کرد ؛

ابلیس رفت و خباثت بگذاشت ؛

اجل سگ که آید بمسجد خواب کند ؛
اجل سگ که میرسد نان چوپان میخورد ؛
اختلاط زیاده بر آشنائی ؛
ادب آب حیات آشنائی ست ؛
ارزان بعلت گران بحکمت ؛
از آتش او گرم نشدم و از دود او سوختم ؛
ع از ابر سیه باشد افزونی بلا انجا ؛
از اسپ فرود آورده بر خر نشاندند ؛
از برای یک شکم مشت دو کس نتوان کشید
از بیضهٔ خاکی چوزه ه نزاید ؛
از بیم باران زیر ناودان میگریزد ؛
از پای لنگ چه تیز و از دست گرسنه چه خیزد
از پسر ناخلف دختر بهتر ؛
از تو حرکت از ما برکت ؛
از تو نازے از من نیازے ؛
از چشمهٔ آفتاب جز تشنگی نتوان یافت
ع از خدا شرم دار و سر هم مدار ؛
از خوردان خطا و از بزرگان عطا
از خرس موئے بس ست ؛
از درویشان برگ سبزے ؛
ع از دل برود هر آنچه از دیده برفت
از دور دست بر آتش میگذارد ؛
ع از دوست یک اشارت و از ما بسر دویدن ؛
از ریش کنده بر بروت البست ؛
از سوزنگر آهن نمیتوان خرید ؛
ع از ضعف بهر جا که نشستیم وطن شد ؛
از فریاد خر کسے نرنجد ؛
ع از فلفل و زنجبیل سردی مطلب ؛
از قاضی دو کس راضی نشوند ؛
از کفچه مار حلوا نتوان خورد ؛
ع از کوزه همان برون تراود که در وست ؛
از گربه چه میرود ؛
از گریه ما تخم گل سوری نروید ؛
ع از گوشهٔ بامی که پریدیم پریدیم ؛
از ماست که بر ماست ؛
از مردی و نامردی فاصله یک قدم ست ؛
ع از مکافات عمل غافل مشو ؛
از هر جا که سنگ آید بالائے سنگ آید

از یکدست صدا بر نیاید ❊
اسپ چوبین راه نمیرود ❊
اسپ داروغه جو نمیخورد ❊
ع اسپ وزن وشمشیر وفادار که دید
استاد در سبق طعام در طبق ❊
استخوان سوخته را سگ نه بوسد ❊
اشتر که کاه میخواهد گردن دراز میکند
اشتهاے مردان زیر دندان ❊
اصفهان نصف جهان
ع اصل بد از خطا خطا نکند ❊
اطلس هر چند کهنه شود دیبا نا نشود ❊
اعرابی را گفتند که شراب میخوری گفت
چرا چیزے خورم که عقل مرا بخورد ❊
افزونی نوره بر کلے سپرے شدن ست ❊
اگر بشکار شغال روی سامان شیر کن ❊
اگر خرے بود قاضی نمیشد ❊
اگر در دل خونابه باشد دیده تراود
ع اگر ساقی تو باشی میتوان خورد ❊
اگر قاروره پاک ست از طبیب چه باک ❊
اگر مورچه بسر سلیمان رود حیفش نگیرند ❊

اگر نان گندمی نیست آخر زبان مردمی را چه شد
اگر هوس ست همین قدر بس است ❊
اگر همه آتش شوی خود را بسوزی ❊
اگر یار اهل ست کار سهل ست ❊
الله بس باقی هوس ❊ اللهم یک یک
امروز داری بخور غم فردا مخور ❊
امروز را فردا در پیے ست ❊
ع امشب همه شب چه چه زدی حلوا کو
انتظار بدتر از مرگ ست ❊
ع آنچه آدم میکند بوزینه هم ❊
آنچه بر خود نه پسندی بر دیگر مپسند ❊
آنچه در دل ست بر زبان میاید ❊
آنچه در بغداد ست گرد سر خلیفه ❊
آنچه در دیگ ست بکچه مے آید ❊
ع آنچه نصیب ست بهم میرسد ❊
اندکے جمال به از بسیاری مال ❊
انگشت کاسب کلید روزی ست و دست
بے هنر کفچه گدائی ❊
ع انگور ز انگور همیگیرد رنگ ❊

او داند کار او داند ❖

اول بآخر نسبتے دارد ❖

اول بحث بعد ازان گو بی نمک است ❖

اول بسم اللہ غلط ❖

اول بہا مشک بہا ❖ اول پیالہ درد ❖

اول خویش بعدہ درویش ❖

ع اول شب میکشد مفلس چراغ خویش را ❖

اول طعام بعدہ کلام ❖

ایاس قدر خود بشناس ❖

ای باد صبا اینہمہ آوردۂ تست ❖

ع ای روشنی طبع تو بر من بلا شدی ❖

ع ای زفرصت بیخبر در ہر چہ باشی زود باش ❖

ایلچی را چہ زوال ❖

ع این خانہ تمام آفتاب است ❖

ع این را بکسے گو کہ ترا نشناسد ❖

ع این کار از تو آید و مردان چنین کنند ❖

این گل دیگر شگفت ❖

ع سینم اندر عاشقی بالای غمهای دگر ❖

ع ای وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی ❖

امثال بای موحدہ

ع با ادب باش تا بزرگ شوی ❖

با ادب بانصیب بے ادب بے نصیب

ع با تنگ ظرفان نشستن عمر ضایع کردن است ❖

ع با درد کسے رسد کہ درد ی دارد ❖

ع با دردکشان ہر کہ در افتاد بر افتاد ❖

بادنجان از ران است لیکن خرچکی دارد ❖

بادنجان بد را آفت نمیرسد ❖

ع با دوستان تلطف با دشمنان مدارا ❖

بازار مصطفے خریدار خدا ❖

باز و پریدن باز دست پریدن ❖

ع با سیہ دل چہ سود گفتن وعظ ❖

باغبان از وقت میوہ گوش کر میباشد ❖

باغ در بوستان لایق دوستان ❖

باقی داستان شب فردا ❖

ع با کافر و مسلمان بنشین و صلح کن ❖

ع بالاتر از سیاہی رنگ دگر نباشد ❖

با مغلوب مردی بہ نشد تیر شد ❖

باندازہ گلیم پا دراز کن ❖

[illegible]

باهر که راست آید از جیب دراست آید +
ع باهمین مردمان باید ساخت +
ع باهیچ دلاور سپر تیر قضا نیست +
ع باید متاع نیکو از هر دکان که باشد +
ببام بلند دست بر آسمان نتوان رسانید +
ع ببین تفاوت ره کجاست تا بکجا +
بهانه بچه مادر میخورد +
بت پرست را در کعبه دیو گیرد +
س به تمنای گوشت مردن به +
که تقاضای زشت قصابان +
بت بامی نقش دیوار +
بچه تا نگرید مادر شیر ندهد +
بچه در شکم و نامش مظفر +
بخت که برگردد اسپ تازی خر گردد +
بخشنده آبست که هرچه بیابد ترکند +
بدروز هم روزی میخورد +
بدعا گریه باران نمی بارد +
ع بد گهر باکسے وفا نکند +
س بدی را بدی سهل باشد جزا +

اگر مروی احسن الے من اسا +
بدی همسایه را همسایه داند +
ع برات عاشقان بر شاخ آهو +
برای ماسر خرے بهم رسید + [پریشان ۱۲]
برای کوری ابلیس سایه گرد رسول نگردد
ع برای نهادن چه سنگ و چه زر +
ع بر رسولان بلاغ باشد و بس +
ع بر سر فرزند آدم هرچه آید بگذرد +
ع برعکس نهند نام زنگی کافور +
برق زده را کافور چه سود +
ع برگ سبز است تحفهٔ درویش +
بز را غم جان قصاب را غم پیشه +
ع بزرگان خرده بر خردان نگیرند
س بزرگش نخوانند اهل خرد + که نام
بزرگان بزشتی برد +
ع بزرگی بایدت بخشندگی کن +
بزرگی بعقل است نه بسال +
بزرگی طفل از ادب است +
بزک میر که بهار مے آید +

ع بز که گرگین شد از گله بدر باید کرد ٭
بز مرده و شاخ زرین ٭ بزیا بهای بز
بعد از رنج راحت است ٭
ع بقدر مال باشد سر گرانی ٭
بکامل کاری مفرما پند پیرانه بشنو ٭
بگفتن آتش دهن نمی سوزد ٭
بلای طویله بر سر میمون ٭
س بلبلا مژدهٔ بهار بیار ٭ خبر بد به بوم شوم گذار ٭
ع بلقمان حکمت آموزی چه حاجت
بلیناس حکیم در قیصریه حمامی ساخته بود که بافروختن چراغ گرم میشد ٭
ع بلی میوه ز میوه رنگ گیرد ٭
بمرگش گیر تا به تپ راضی شود ٭
ع بندگی باید پیمبر زادگی در کار نیست ٭
بندگی بیچارگی ٭ بنده درگاه تا در همراه ٭
ع بنگر که چه میگوید و منگر که میگوید ٭
س به نیم بیضه که سلطان ستم روا دارد ٭
زنند لشکریانش هزار مرغ به سیخ ٭

بود همپیشه با همپیشه دشمن ٭
بوزنه را با درودگری چه کار ٭
بوزینه بنقل آدم انسان نمیشود ٭
بوسه به پیغام راست نیاید ٭
بوی مشک پنهان نمیماند ٭
بهر زمین که رسیدیم آسمان پیداست ٭
س بهر کاری که همت بسته گردد ٭
اگر خاری بود گلدسته گردد ٭
ع بهر یک گل منت صد خار میباید کشید ٭
ع بهشت آنجا که آزاری نباشد ٭
ع بی زری کرد بمن هر چه بقارون کرد زر
بی زر بی پر ٭
بیک دست دو هندوانه نگنجد ٭
بیگنه از درهٔ عمر نترسد ٭
بی نان توان زیست بی آب نتوان زیست
بی می مست است ٭

امثال بای فارسی

ع پاجی بطواف کعبه حاجی نشود ٭
ع پای پیش آمد است و پس دیوار

ے چراغ تاریک ست ✤
پای در زنجیر پیش دوستان ✤ بہ کہ
بیگانگان در بوستان ✤
پنیر و نان خمیر ✤
پراگندہ روزی پراگندہ دل ✤
پر تو نیکان نگیرد ہر کہ بنیادش بدست
ے غربال از پیچ دل آسیا ✤
پرستار زادہ نیاید بکار ✤
پس از سی سال این معنی محقق شد بخاقانی
انی ست بادنجان و بادنجانست بورانی
خوردہ سگ سگ را شاید ✤
پسر کہ بد گہر افتد پدر چہ کار کند ✤
ندہ گاو را بجز باید داد ✤
پسر نوح با بدان بنشست ✤ خاندان
نبوتش گم شد ✤
بام راندن و دزدی ✤
چو پر شد بزند پیل را پنج انگشت برابر ست
زندہ خوش ست ✤
مار از کجروی خود دست ✤

پیران نمی پرند مریدان ست پرانند ✤
پیر شو بیاموز ✤
پیرمن خس ست اعتقاد من بس ست ✤
ع پیر من ہر چہ کند عین عنایت باشد ✤
ع پیر یکہ دم زعشق زند بس غنیمت ست
پیری و صد عیب چنین گفتہ اند ✤
پیری و ہزار عیب ✤
پیش از عید بمصلا میرود
پیش از مرگ واویلا ✤
پیش درد نگو ہر کس لا جواب ست ✤
پیش زبان کوتلے بنیست ✤
پیش طبیب مرو پیش کار آزمودہ برو ✤
پیغمبر اول دعا برائے خود کند ✤
ع پیل در گل ماندہ را شہ پیل باید تا کشد

امثال تای فوقانی

تا از سر چیزی نخیزی بر سر چیزی نرسی ✤
ع تا ببینیم کہ از غیب چہ آید بیرون ✤
سعؔ تا بہ دکان خانہ در گردی ✤ ہرگز ای
خام آدمی نشوی ✤

تا تریاق از عراق آورده شود مار گزیده مرده شود
ع تا تو بمن میرسی من بخدا میرسم
تاج محمد قرة العین مومنانست
ع تا خود فلک از پرده چه آرد بیرون
ﺳ تا خود نرسد وعدهٔ هر کار که هست
سودی نکند یاری هر یار که هست
ع تا در میانه خواستهٔ کردگار چیست
ع تا ز پیری و پو و مرگ یکسست
تارک خواب فرشته است
ع تا ریشه در آبست امید ثمری هست
تاریکی شب سرمهٔ چشم کور موش ست
تاریکی جا اشاره ابرو
تا سال دگر که خورد زنده که ماند
ع تا شب نروی روز بجائی نرسی
ع تا صدف قانع نشد پر در نشد
تا مار راست نشود بسوراخ نرود
ﺳ تا مرد سخن نگفته باشد عیب و
هنرش نهفته باشد
ع تا نباشد چیزکی مردم نگویند چیزها

ع تا نفس باقیست راه زندگی هموار نیست
ع تا یار کرا خواهد و میلش بکه باشد
تبدیل ذائقه مضائقه ندارد
تخم تاثیر صحبت اثر
تخته تخت یا تختهٔ تابوت
ترا آب مے برم و تشنه مے آرم
ترازو خسیس ست هر سو که زیادتی یافت
سر فرود آورد
ترازو همه دو سر قلب
ترازوی زهره از گرانی ستارگان بشکند
ع تربیت نا اهل را چون گردگان بر گنبدست
ترسان دل را چه پری و چه عفریت
ترکی تمام شد
تشنه در خواب هم آب بیند
ع تصنیف را مصنف نیکو کند بیان
تعریف زیاده بدتر از دشنام
تعظیم صاحب خانه کردن پنبه از ریش
حلاج برداشتن
تعظیم کاریگران معاف

تقویم پارینه بکار نیاید

ع تکبر عزازیل را خوار کرد

ع تکیه بر جای بزرگان نتوان زد بگزاف

ع تندرستان را نباشد درد ریش

تنور تا گرم ست نان توان بست

تنها پیش قاضی روی راضی آئی

تواضع دو سر دارد

ع تواضع ز گردن فرازان نکوست

توانگری بدلست نه بمال

توبه برای شکستن ست

ع توبه فرمایان چرا خود توبه کمتر میکنند

ع تو پاک باش برادر مدار از کس باک

تو دان و کار ت

توکه انقدر از خواب مخلوطی چرا نمی میری

ع تو مرا دل ده و دلیری بین

تهیدست رد سیاه تیر آخر بجگر کافر

تیر چرخ را کمان چرخ باید

ع تیر چون تر شود کمان گردد

تیشه را با تراش کار ست خواه عود و پیش

آید خواه سپیدار

تیشه گر مقبل ست ورسن تاب مدبر

ع تیغ کج را نیام کج باشد

امثال ثاء مثلثه

ثابت شدن بدست قاضی

ع ثابت قدم بگفت کسی بد نمی شود

ثواب راه بخانه صاحب خود میبرد

ثواب روزه بیعذاب آن روزی نشود

امثال جیم

جامه باندازه تن باید دوخت

جان گرو جامه گرو جنگ دو سر دارد

جاهل ملبس شتریست زیر جبه

جای استاد خالی ست

جائی امید خالی ست

ع جای بنشین که بر نخیزی

ع جای خلبتن تو اینجا نیست

جائیکه حسین تشنه میرد اگر بریزید

باران لعنت بارد جای آن باشد

جائیکه شاهین چنگ زند پای کبک

در رقص نخیزد ؞
جائیکه کمان رستم باشد باران تیر
بهمن هم توانه بود ؞
جگر جگر است و دگر دگر ؞
جنس از جنس آسیب نه بیند ؞
ع جواب جاهلان باشد خموشی ؞
جو زلشکن وطالع بین ؞
جو فروختن وگندم نمودن ؞
جوهر آنست که نسوزد و روشن شود ؞
جوهری که آب مروارید در چشمش فرود
آمده باشد مروارید رالک بیند ؞
ع جوی طالع زخروارے هنر به ؞
جوینده یابنده ؞
ع جهاندیده بسیار گوید دروغ ؞
ع جهد نما تا که بجای رسی ؞

امثال جیم فارسی

ع چاره نیست درین واقعه الا التسلیم ؞
چاشنی خور بیشتر از میراث خورست ؞
چاه بیژن از زندان ضحاک کم نیست

چاه کن را چاه در پیش ؞
چشم از روی دوستان روشن شود
نه از باغ و بوستان ؞
چشم دوستان روشن ؞
چشم را گل بتر از خار است ؞
چشم فلک درمیان سر است ؞
چشم کرم در عیب مکفوف است ؞
چشم ما روشن دل ما شاد ؞
ع چشم مور و پای مار و خبز مسک را که دید
چراغ پائے خود روشن ندارد ؞
ع چراغ رانتوان دید جز بنور چراغ ؞
چراغ روشن مراد حاصل ؞
ع چراغ مرده کجا شمع آفتاب کجا ؞
ع چراغ مفلسان نوری ندارد ؞
ع چراغ مقبلان هرگز نمیرد ؞
چراغ وقت مردن خانه روشن میکند ؞
چرا کاری کند عاقل که باز آید پشیمانی ؞
چربی از سنگ برنے آید ؞
چغندر بکاشتیم زردک بر آمد ؞

چه کند بینوا همین دارد ❊

ع چو چشم آسمان کورست ❊

ع چنان نماند چنین نیز هم نخواهد ماند ❊

چندین هزار شکل برای اکل ❊

ع چو احمق در جهان باقیست مفلس در نماند

ﮯ چو از قومی یکی بیدانشی کرد ❊

نه که را منزلت ماند نه مه را ❊

ﮯ چوب تر را چنانکه خواهی پیچ ❊ نشود

خشک جز بآتش راست ❊

ع چو بر گردد فلک کجکول سازد تاج شاهی را

چوب هر چند سنگین ست بآب فرو نرود

ﮯ چو پیر دزد شد دزد بیره روان ❊

چه غم دارد از گریه کاروان ❊

ع چو تیر از کمان رفت ناید به شست

ع چو شد زیر عادت مضرت نه بخشد

ع چو فردا رسد کار فردا کنم ❊

ع چو کفر از کعبه برخیزد کجا ماند مسلمانی

چوگان تواضع کرد گوی برد گوی سخت

سری کرد سرزنشها خورد ❊

ع چو مه به هاله نشیند دلیل باران ست

ع چو میدان فراخ ست گوئی بزن

ع چو میرد مبتلا میرد چو خیزد مبتلا خیزد

ع چو نام سگ بری چوبی بدست آر ❊

چون از گلو فرو رفت چه حلوا چه زهر ❊

چون بر حبس را روز بد آید در کشت

عطار و خوشه چیند ❊

ع چو نرمی کنی خصم گیرد دلیر ❊

چون سنگ معرفت باشد زیر بغل و سر فرود آرد

ع چون قضا آید طبیب ابله شود ❊

چون کار از دست رفت پشیمانی چه سود

ع چون گوش روزه دار بر الله اکبر ست

چهار یار را چهار روز آزمایند و دو یار را دو روز

ع چه باک از موج بحر آنرا که باشد نوح کشتیبان

ع چه خوش بود که برآید بیک کرشمه دو کار

چه خوش چراغها شد ❊

ﮯ چه خوش گفته است سعدی در زلیخا

الا یا ایها الساقی ادر کاسا و ناولها ❊

ع چه مردی بود کز زنی کم بود ❊

چه نسبت خاک را با عالم پاک ؛

ع چیزے بده درویش را چیزی مگو درویش را ؛

چینی شکسته صدا نمیکند ؛

چیزے که نیابی مجو چون بر نمیتوان دولت

امثال حای مهمله

ع حاجت مشاطه نیست روی دلارام را ؛

حاجی حاجی را در مکه مے بیند ؛

حاضر را لقمه غائب را تکبیر ؛

حاکم تمام گوش باید ؛

حبذا خانهٔ خود اگر تمام گلخن ست ؛

ع حب وطن از ملک سلیمان خوشتر ؛

حرام خوردن و شلغم ؛

ع حرف بد بر زبان بد باشد ؛

ع حرف حق بر زبان شود جاری ؛

حرف میماند وقت نمیماند ؛

حریف حریف را مے شناسد ؛

ع حریف باخته با خود همیشه در جنگ است ؛

حساب دوستان در دل ؛

حق بحقدار رسید ؛

حکایت از مثل بمثل شود ؛

ع حکم حاکم قبول باید کرد ؛

حکم حاکم مرگ مفاجات ؛

حکیمی را پرسیدند دوست چیست گفت اسمی ست بلا مسمی ؛

حلوا خوردن را روی باید ؛

ع حلوا گفتن دهن نسازد شیرین ؛

حیف دانا مردن و افسوس نادان زیستن ؛

حیف که هنرمندان بمیرند و بے هنران جای ایشان گیرند ؛

حیله رزق بهانه موت ؛

امثال خای معجمه

ع خاک از تودهٔ کلان بردار ؛

خاک در عزیزان آسایش دیدهٔ مشتاقان ست

ع خاک عمل ز عبیر معز دلی به ؛

خاک غربال را نشاید و خشت آسیا را ؛

خالی دست و سیاه ؛

خاموشی زبان سوسن غماز آزادگی اوست ؛

خاموشی علامت رضاست ؛

خانه بردوش یک بینی و دو گوش ؛

خانه تنگ روزی فراخ ؛

خانه جدا انگور جدا ؛

خانه خالی را دیو میگیرد ؛

خانه شیشه را سنگے بس ست ؛

ع خانه درویش را شمعی به از مهتاب نیست

خانه دوستان بروب و در دشمنان مکوب

خبر خضر همه معتبر ؛

خدا را ندیده اند بعقل شناخته اند ؛

خدا داری چه غم داری ؛

خدا که میدهد نمی پرسد تو کیستی ؛

خدا می بیند و میپوشد همسایه نمی بیند و میخروشد

خداوند هد سلیمان مکے دهد ؛

ع خدا یکه دندان دهد نان دهد ؛

ع خر ار جل اطلس بپوشد خرست ؛

سه خرانرا کسی در عروسی نخواند ؛

آنزمان که آب و هیزم نماند ؛

خربار به از شیر مردم در ؛

خربسته بهتر اگرچه دزد آشنا باشد ؛

خربزه بخور ترا بفالیز چه کار ؛

خربزه شیرین کم بختی نوکران ؛

خربزه شیرین نصیب شغال ست ؛

خر خالی یرغه میرود ؛ خر خفته جو نمیخورد ؛

خر خواجه خر من خواجه ؛

خرما خدا شاخ نمیدهد ؛

خر را دو گوش گواه بس ست ؛

ع خرس در کوه بو علی سیناست ؛

سه خر عیسی اگر بمکه رود ؛ چون بیاید هنوز خر باشد ؛ ع خر عیسی به آسمان نرود ؛

ع خر قیمت زعفران چه داند ؛

خر کره پشت طاؤس مینماید ؛

خر که جو دید کاه نے خورد ؛

خرگوش دو دم بریده را نمیخرند ؛

خرما را پوست به از مغز ؛

خرمهان خرست تا پالانش دیگرست ؛

خرے بیفتاد و شغلے بدرید ؛

خری که از خری بماند دم و گوشش باید برید

خس کم جهان پاک ؛

ع خفته را خفته کے کند بیدار

؎ خلافِ رای سلطان رای جستن
بخونِ خویش باید دست شستن

خلق خدا ملک خدا

خنده گل گریهٔ گلاب بار آرد

خنده مردم از شادی باشد و خنده بوزنه از غم

ع خواب یک خواب ست و باشد مختلف تعبیرها

ع خواجه آنست که باشد غمِ خدمتگارش

ع خواجه واند بهار شاخ نبات

خواجه سرا اگر ولی ست مادر بخطا

ع خوب شد اسباب خودبینی شکست

خودپسند پسند خلق نباشد

خودپسندی برهان نادانی بود

خود غلط انشا غلط املا غلط

خود فضیحت دیگران را نصیحت

خود کرده را چه درمان

خورده نه برده ای وای در دگر ده

خورشید روی همه سیاه میانه ور روی ماه سپید

ع خوش آمد سر کر اگفتی خوش آمد

ع خوشحال کسانیکه بهرحال خوش اند

خوشخو خویش بیگانگان ست و بدخو
بیگانهٔ خویشان

ع خوش سخن باش تا امان یابی

خوشهٔ یک سر دارد

خون را آب شویند خون را بخون نشویند

خون حسن و حسین دم الاخوین نیست

؎ خوی بد در طبیعتی که نشست
نرود جز بوقت مرگ از دست

ع خوی بد را بهانهٔ بسیار

خویشی بخوشی سودا برضا

امثال دال مهمله

دانسته آید بکار اگرچه باشد سرمار

دامن پاک را که با دامن آلوده بندند
پاک هم پلید شود

دانا باشارت ابرو کار کند

دانشمند را دست کوته به از دستار دراز

دایه مهربان تر از مادر ست

ع در آر د طمع مرغ و ماهی به بند

در بتو میگویم دیوار تو گوش کن ؛
در بلا بودن به از بیم بلا ؛
ع در بیشه گمان مبر که خالی ست ؛
در جنگ حلوا بخش نمیکنند ؛
در خانه آرد نے و در کوچه دو تنور ؛
ع در خانه اگر کس ست یک حرف بس ست ؛
در خانه بیبوا چه پنج چه شش ؛
در خانه خدا و اکثم باز ست ؛
ع در خانه مور شبنمی طوفان ست ؛
درختی که از وهی بکسی نرسد به بے آبی خشک به
ے درختی که اکنون گرفتست پای ؛
به نیروے مردے بر آید ز جاے ؛
ے درد ا که طبیب صبر میفرماید ؛ این
نفس حریص را شکر میباید ؛
ع درد بکش تا بدواے رسی ؛
ع درد را پیش دردمند بگو ؛
به دردا خدا بدوستان خود میدهد ؛
درد دل دردی ست ؛ درد سر کمتر بهتر
ع درد عاشق نشود به ز مداراے طبیب ؛

ع درشتی و نرمی بهم در به است ؛
ع در عفو لذتیست که در انتقام نیست ؛
در قصص انبیا مضاحک نگنجد ؛
ع در کار خیر حاجت هیچ استخاره نیست ؛
در که نیکوبی و خانه که میپرسی ؛
ع درمان بکسے رسد که دردی دارد ؛
در مقام تشنگی هزار مروارید بقطرهٔ آبی نیرزد ؛
در نیستی مردن به که حاجت پیش کسے بردن ؛
درود گر بے سرزنش کار نکند ؛
درود گر تیشه بپاے خود میزند ؛
دروغگو را تا بدر خانه باید رسانید ؛
دروغگو را حافظه نباشد ؛ -
دروغگو هرجا ذلیل ؛ ع دروغے را جزا باشد دروغے
دروغ مصلحت آمیز به از راستی فتنه انگیز ؛
ع درویش صفت باش و کلاه تتری دار ؛
ع درویش هرکجا که شب آمد سرای اوست ؛
درویشے زوال نه بیند ؛
در هفتاد سالگی مشق طنبور میکند در گور بنوازد ؛
ع در یتیم را همه کس مشتری بود ؛

ع دزد از خانۂ مفلس خجل آید بیرون ؎
دزد باش و مرد باش ؎
دزد جوانمرد بہ از بازرگان بخیل ؎
ع دزد دانا میکشد اول چراغ خانہ را ؎
ع دزد راہی رود صاحب کالا راہی ؎
ع دزد مشاق تر از صاحب کالا باشد ؎
دزد ناگرفتہ سلطان ست ؎
دست بکار و دل بیار ؎
دست بر آسمان نتوان رسانید ؎
دست بے ہنر کفچہ گدائی ست ؎
دست پیشین را بدل نیست ؎
دست جوانمرد بجہت دادن خار و کف بخیل برائے ستدن ؎
دست خود دہان خود ؎
دست دست اول است ؎
دست دست را شوید و ہر دو دست رو را ؎
دست را دست مے شناسد ؎
ع دست زیر سنگ را آہستہ بباید کشید ؎
دست شکستہ وبال گردن ؎

دست کار دل نمیکند و دل کار دست میکند ؎
دست کوتہ و گلہ دراز ؎
ع دشمن اگر قویست نگہبان قوی ترست ؎
ع دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست ؎
دشمن دانا بہ از دوست نادان ؎
ع دعای گوشہ نشینان بلا بگرداند ؎
ع دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد ؎
دلا خوش باش نان با روغن افتاد ؎
ع دل بدست آور کہ حج اکبرست ؎
دل تاریک را جان روشن نبود ؎
دل را با دل راہ است ؎
دل را بجز دلدار نباید داد ؎
دل ناخواستہ عذر بسیار ؎
دلیر تیغ را کار فرماید و عنین زبان را ؎
دم عیسے در زندگانی دستگیر د ؎ (یعنے اثر کند)
دندان دن شیر شغال را مبارک و آہو را نشو ؎
دندانیکہ درد کند بایدش کند ؎
دنیا بیک قرار نیست ؎ دنیا بجز روزہ است ؎
؎ دنیا خوابی ست و زندگانی دردی

خوابیست که در خواب بہ بینی آنرا

دوائے غضب خاموشی ست

ع دو دل یک شود بشکند کوه را

دو رنگی سپاهی سیه رو دنی اوست

ب دوست آن باشد که گیرد دست دوست

در پریشان حالی و درماندگی

دوستان در زندان بکار آیند که بر سفره

دشمنان هم دوست نمایند

دوست شاد دشمن پایمال

ع دولت تیز البقائی نیست

ع دولت دران سراست کز مهمان پر است

ع دولت نه بزور خدائے کس را بغلط

دو مرغ جنگ کنند فایده به تیرگر

دونده با دست که دریا و کوه را سهل گیرد

ده خراب خراج ندارد ده ویران چراغ ندارد

ده در دنیا ستان در آخرت

ده درویش در گلیمے بخسپند

ده مے بینی و فرسنگ مے پرسی

ع دهن سگ بلقمه دوخته به

دهن مخالفان نتوان بست

ع دیدم همه را و آزمودم همه را

دیده نه شنید گواه گردید

ع دیده را ناخنه به از ناخن

دیده سخت را سخن بشکند چنانکه بادام را سنگ

دیر آمدن زود رفتن دیر آید درست آید

دیر گیر و سخت گیر

ع دیگ سیه جامه سیه میکند

ع دیو بگریزد از آن قوم که قرآن خوانند

ع دیو خوشخلق به از حور گره پیشانی

ع دیو مهمان به که بود اندر بند

ع دیوانه باش تا غم تو دیگران خورند

دیوانه بکار خود هشیار

دیوانه را هوئے بس ست

امثال ذال مهمله

ذره را با خورشید چه نسبت

ذوالفقار علی در نیام نباشد

ع ذوق چمن ز خاطر بلبل نمیرود

ع ذوق گلچیدن اگر داری سوی گلزار رو

امثال راء مہملہ

ع راز دل جز بیار نتوان گفت ؛

ع راز خود با یار خود چندانکہ بتوانی مگو ؛

راستگوئی در رزق خود خلل ؛

راستگو را ہمیشہ راحت در پیش ست ؛

راست و دروغ بر گردن راوی ؛

ع راستی را زوال کے باشد ؛

ع راستی موجب رضای خدا است ؛

راہ بزن اما راہ خدا بہ بین ؛

رو بندہ خریدار خدا ؛

ع رزق را روزی رسان پر میدہد ؛

ع رسیدہ بود بلائی ولے بخیر گذشت ؛

س رشتۂ در گردنم افگندہ دوست ؛

مے برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست ؛

رضائے مولے از ہمہ اولے ؛

ع رموز عاشقان عاشق بدانند ؛

ع رموز مصلحت ملک خسروان دانند ؛

رنجش خر از رحمت پالانگر ست ؛

رندان را رندان مے شناسد ؛

ع رند عالم سوز را با مصلحت بینی چہ کار ؛

ع رندی و ہوسناکے در عہد شباب اولے

رنگ و باختہ رنگریزی میکند

رنگریز بریش خود در ماندہ ؛

رنگریزی ما و قصب رازیان دارد ؛

روباہ را گفتند پوستین پوشی گفت آنچہ

پوشیدہ ام بمن بگذارید ؛

روبرو بہ از پہلو ؛

ع روح را صحبت ناجنس عذابیست الیم

روز نو و روزی نو ؛

روز شنبہ بجہو دار زانی ؛

ع روزی بقدر ہمت ہر کس مقررست ؛

روستائی را عقل از پس مے آید ؛

روستائی بزبان خود گویائی ؛

روشنائی عرب از نور محمد بود نہ از شعلۂ بولہب

روندہ کسی ست کہ قدمے دارد ؛

سالک ۱۲ — در راہ خدا ۱۲

روی در دروغگو سیاہ ؛

روی شائستہ مرہم دلہای خستہ ؛

رویش ببین و حالش مپرس ؛

روے مفلسی سیاہ ؛
ع رو راست برو اگرچہ دور ست ؛
ع ریاضت کش بیادامی بسازد ؛
ریسمان سوخت لیکن کجی نرفت

امثال زاے معجمہ

زبان پاسبان سر ست ؛
زبان خلق نقارہ خدا ؛
ع زبان سرخ سر سبز مید ہد برباد ؛
زحل ہندی از ترکی مریخ نہ ترسد ؛
ع ز دریا میکشد صیاد دام آہستہ آہستہ ؛
ع زدیم بر صف رندان و ہرچہ بادا باد ؛
ع زر بر سر فولاد نہی نرم شود ؛
ع زر دادن و درد سر خریدن ؛
زر سفید براے روز سیاہ است ؛
زر کار کند مرد لاف زند ؛
ع ز صد تیر آید یکے بر نشان ؛
ع زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ بساز ؛
زمانہ سفلہ پرور ست ہنر زدہ را نیتوان زد ؛
ع ز مرگ بیخبر بود سگ سا عروسی ؛

ع زمین ترکید پیدا شد سر طرہ ؛
زمین سخت آسمان دور ؛
ع زمین شور سنبل برنیارد ؛
زن از غازہ سرخ رو شود و مرد از غزا ؛
سہ زن بد در سراے مرد نکو ؛
ہم درین عالم ست دوزخ او ؛
زن بیکار غم شود یا بیمار ؛
زن جوان را تیر در پہلو نشیند بہ کہ پیر ؛
زندگی براے عشق ست ؛
زن مرد وش بہ از مرد زن وش ؛
ع زن و اژدہا ہر دو در خاک بہ ؛
زور بر خر نرسد وہ بپالانش ؛
ع زور بر گاو نالہ بر گردون ؛
ع زہے مراتب خوابے کہ بہ ز بیداریست ؛
زیارت بزرگان کفارہ گناہ
ع زینہار از قرین بد زنہار ؛

امثال سین مہملہ

ع سالی کہ نکوست از بہارش پیدا است ؛
سال گذشت حال گذشت ؛

سایہ ہما برائے دولت و علا جویند نہ برائے دفع گرما ؂
ع سبزہ بر سنگ زوید چہ کنہ بارانزا ؂
سخت زنے سخت خوری ؂
سخن از سخن خیزد ؂
سخن بد آواز گنبد ست ؂
ع سخن تا نپرسند لب بستہ دار ؂
سخن راست از دیوار ہم بشنو ؂
سخن راست تلخ مے شود ؂
سخن شنیدن بیخ دولت ؂
سخی را در ہر دو عالم سربلند ؂
سخی و بخیل را سر سال برابر ست ؂
سر بریدہ بانگ نمیکند ؂
ع سرکہ مفت از عسل شیرین تر ست ؂
سر مار کوفتہ بہ ؂
سرفراز راستی آزاد مشد ؂
سرو دبستان یاد دہانیدن ؂
سری کہ بار کسی نکشد باری باشد بر گردن ؂
سزای گرانفروش نخریدن ست ؂

ع سطرہا کے راست آید چون کجی در مسطر ست
ع سعی بسیار کفش پارہ کند ؂
سگ از دکان آنگ گرچہ خواہد برد ؂
ے سگ اصحاب کہف روزی چند پے نیکان گرفت مردم شد ؂
سگ باش برادر خرد مباش ؂
سگ بہفت دریا پاک نشود ؂
سگ حضور بہ از برادر دور ؂
سگ حق شناس بہ از مردم ناسپاس ؂
سگ را بمسجد چہ کار ؂
سگ را طوق گردن دائرہ دولتست ؂
سگ زرد برادر شغال ؂
سگ سیر و قلیہ ترش ؂
ع سگ گزندہ ہمان بہ کہ آشنا شد ؂
ے سگے را چون کاوخی بر سر آید ز شادی بر جہد کاین استخوان ست ؂
ع سلام روستائی بیغرض نیست ؂
سنگ آمد سخت آمد ؂
سنگ زدن بر محل بہ کہ زر دادن غیر محل ؂

سنگ مفت و کلاغ مفت ؛

سوال دیگر جواب دیگر ؛

سوال از آسمان جواب از ریسمان ؛

سوزن از گله دور ؛

سوز دل نوح را طوفان تواند کشت ؛

سوزنده آتش است که هرگز سرد نشود ؛

سوزن عیسی را جز رشته مریم درخور نباشد ؛

ع سوز باید مرگ را گو ساز بی آهنگ است ؛

سیر را چه غم گرسنه ؛

سیر نخورده ام که از بوی گندش ترسم ؛

سیلی نقد به که حلوای نسیه ؛

سیمرغ دیگر است و سی مرغ دیگر ؛

سیه دلی دوات سر قلم را سیاه کند ؛

سیه روئی آهنگر سرخروئی آهن است ؛

سیه روئی زحل بیک دلو نتوان شست ؛

سیاقت عطارد از روزنامه شمس روشن شود ؛

امثال شین معجمه

ع شاخ گل هر جا که روید هم گل است ؛

ع شاخی که بلند شد تبر خورد ؛

ع شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن ؛

ع شاگرد رفته رفته باستاد میرسد ؛

ع شاهان چه عجب گر بنوازند گدا را ؛

ع شاهان کم التفات بحال گدا کنند ؛

ع شاید که همین بیضه برآرد پر و بال عنقا گردد ؛

شب بسیار و شادی بیکار ؛ شب حامله فردا چه زاید ؛

س ۵ شپر اگر وصل آفتاب نخواهد ؛ رونق بازار آفتاب نکاهد ؛

شپرک پروانه شمع خورشید نشود ؛

شتر ارزان است اگر قلاده در گردن نیستی ؛

شتر اگر چه مرده بود دو پوستش بار دو خر است ؛

ع شتربان درود آنچه خربنده کشت ؛

ع شتر در خواب بیند پنبه دانه ؛

شتر صالح به از مردم طالح ؛

شدنی شد دگر چه خواهد شد ؛

شراب زده را شراب دوا است ؛

شراب مفت قاضی هم میخورد ؛

ع شرط همه وقتی نبود لایق کشتی ؛

شرم عثمان برای ایمان است نه برای روزی ؛

شعر فهمی عالم بالا معلوم شد ؛

شکل درویش صورت سوال ست ✣
ع شلغم پخته به که نقرهٔ خام ✣
شماتت دشمن به که سرزنش دوست ✣
شمشیر مردان خالی نباشد ✣
ع شمع را پشت ور و نمیباشد ✣
ع شمع را هرچند سر برند روشن تر شود
شملہ بمقدار علم ✣
ع شنیده کے بود مانند دیده ✣
ع شوق در هر دل که باشد رهبری در کار نیست ✣
ع شومی زن زشت روی نابینا به ✣
ع شیر قالین دگر شیر نیستان دگر ست ✣
ع شیشهٔ بشکسته را پیوند کردن مشکل ست ✣
شیطان خانهٔ خود را خراب نکند ✣

امثال صاد مهمله

صاحب خیر داخل خیر است ✣
صاحب غرض مجنون میباشد ✣
صاحب کرم همیشه مفلس ✣
صباح خواستم که خضری به بنیم خرسی و چار شد
ع صحبت ولیکن بر شیرین دارد ✣
صبر مفتاح کار ست ✣
ع صحبت نیکان بدان را سود نیست ✣
ع صد بار اگر توبه شکستی باز آ ✣
ع صدر هر جا که نشیند صدر است ✣
صد شکر که چقندر نبود ✣
صدقه دادن رد بلا ✣
صد کلاغ را یک کلوخ بس ست ✣
صد موش را یک گربه بسند است
صفای خانه در آب و جاروب است
صف مغلوب را هوئی بس است ✣
ع صلاح کار کجا و من خراب کجا ✣
ع صلاح ما همه آنست کان صلاح شماست
صلا نشد بلا شد ✣
صلح اول به از جنگ آخر ✣
صورت بین حالش مپرس ✣
صورت گرگ دیدن هم مبارک و ندیدن هم مبارک ✣
ع صیاد نه هر بار شکارے ببرد ✣

امثال ضاد معجمه

ضامن بدست کیسہ ضرب ضرب اول

ظلم ظالم باعث ویرانی اوست

امثال طاء مہملہ

ع طاقت مہمان نداشت خانہ بمہمان گذاشت

طامع ہمیشہ ذلیل است

طبیب مہربان از دیدہ بیمار مے افتد

طفل بمکتب نمیرود ولے برندش

طفل را شکیب ندارد

طفلے را دامن مادر خوش بہشت ست

طفیل کہ درکرم ہم آب بیاید

طلعت زیبا بہ از خلعت دیبا

طمع دیدہ ہوشمند میدوزد

ع طمع را سہ حرفست ہر سہ تہی

طینت ہمینی سفاکی ست بی شراب

طوفان شیطان اللہ نگہبان

امثال ظاء معجمہ

ع ظاہر از شیخ و باطن از شیطان

ظاہر عنوان باطن است

ظرف شکستہ صدائے دہد

ظرفیکہ سگ لیسد باستعمال نشاید

امثال عین مہملہ

عارف بجو دیر عارف ست

عارف بجو وغیر عارف ست

عارف کہ بنود غیر عارف ست

عاشق او پدر مہربان تر ست

عاشق کور میباشد

عاشقم اما ناز معشوقی دارم

عاشقم اما تا کنار بام عاشقی بس مشکل ست

عاشقی راز میباید نہ لاف

ع عاقبت گرگ زادہ گرگ شود

عاقلان خوب میدانند

عاقلان در پے نقطہ نشوند

عاقل باید کہ از دیگران پند گیرد

عاقل دوبارہ فریب نمیخورد

عاقل را اشارہ بس است

عبارت از نظیر بینظیر شود

ع عجب عجب کہ ترا یاد دوستان آمد

ع عدو شود سبب رزق گر خدا خواہد

عذر گناه بدتر از گناه ؛
عروسی که بمن رسید شب کوتاه شد ؛
عروسیکه روی خود پس غربال پنهان کند بخشش
حاجت نیست ؛
عزت هر کس بدست آنکس ست ؛
ع عشقبازی راز مجنون یاد میباید گرفت
عشق آمدنی بود نه آموختنی ؛
ع عشق ست و هزار بدگمانی ؛
عشق و مشک پنهان نمی ماند ؛
عشق و واردات ؛
عصائے پیر بجائے پیر ؛
عصمت بی بی از بے چادری ؛
عطاردی باید که تاب نزدیکی آفتاب آرد ؛
عطاے او به لقاے او بخشیدم ؛
ع علاج واقعه پیش از وقوع باید کرد ؛
علت برود عادت نرود ؛
علم در سینه نه سفینه ؛
علم شئے به از جهل شئے ؛
علم غیب خاصه خدا است ؛

علم نجوم قیافه روزگار ست ؛
علم و ادب بهر گدا نه دهند ؛
عمر دراز برای تجربه است ؛ عمر سفر کوتاه ؛
ع عمرش دراز باد که اینهم غنیمت است ؛
عوان عود سوزد و کند دوزخ شود ؛
عوض دارد گله ندارد ؛
عیان را چه بیان ؛
عیب خود هرگز کسے نے بیند ؛
عیسے بدین خود موسی بدین خود ؛
ع عیش را در جهان خزان واوند ؛

امثال غین معجمه

غربت دیده مهربان میباشد ؛
غرق شده را بفریاد چه سود ؛
غریب کور میباشد ؛
غریب هر دل عزیز ؛
غضب مرد محک او ست ؛
غلام بال نازو آقا بهر دو ؛
ع غله گر ارزان شود امسال سید میشوم ؛
غم فردا امروز نباید خورد ؛
غم نداری بز بخر ؛

غنچه از ترش روئی دل تنگ ماند
غنی هر چند کریم باشد سفره بر راه نی اندازد
غواص هر پا چیزے دیده است که لنبورش فرو میرود
غوره مویز میشود مویز غوره نمیشود
غول در بت خانه بند نمے شود
غیبت بدتر از زناست

امثال فاء

ع فال نیکو زن بهر کارے
فتراک جوانمردان وشاه ویز امید ست
فراخ روزی را با قحط چه کار
ع فربهی شے دیگر و آماس چیزی دیگر ست
فرمان بردار در آینده روزن
فریاد شغال و بال شغال فرداکه دیده است
ع فریاد سگان کم نکند رزق گدا را
فکر زاهد دیگر و سودای عاشق دیگر
ع فکر هر کس بقدر همت اوست
فلفل را ببین که کوچک ست

امثال قاف

قاضی بدو گواه راضی قاضی برشوت راضی
ع قحبه چون پیر شود پیشه کند دلالی
قدر جوهر جوهری داند
قدر عافیت کسے داند که بمصیبتے گرفتار آید
ع قدر حیسے کجا شناسد خر
ع قدر نعمت ست بعد زوال
س قدم نامبارک و مسعود گر بدریا رود بر آرد دود
قرآن را از لوح زر چه زیب
قرض شوهر مرد است
قرض که از هزار گذشت نان و گوشت باید خورد
قرض مقراض محبت است
قسم برائے خوردن است
ع قضائے نبشته نباید سترد
قضیه زمین بر سر زمین
قطب از جا نجنبد
قفا زدن گردن کشا را گردن زدن ست
قفل بدریا نمیتوان زد
ع قلم اینجا رسید و سر بشکست

ع قلندر ہر چہ گوید دیدہ گوید ؛
ع قناعت توانگر کند مرد را
قول مردان جان دارد ؛
قہر درویش بر جان درویش ؛
ع قیمت زعفران چہ داند خر ؛

امثال کاف تازی

ع کار استادان ایشان دگر ست ؛
کار امروز بر فردا نباید گذاشت ؛
کار بچہ خام و عقل غلام کم ؛
کار بکثرت است ؛
کار تقدیر بہ تدبیر راست نیاید ؛
کارد دستہ خود را نمی برد ؛ کار را کار فرما کند
کار کبک ریگ خوردن ست ؛
ع کارہا نیکو شود لیکن بصبر ؛
ع کاریکہ نہ کار تست زینہار مکن ؛
ع کاریکہ نکوشد نکوشد کہ نشد ؛
کاسہ ہمسایہ دو پا دارد ؛
ع کافر ہمہ را بہ کیش خود پندارد ؛
کالاے بد بریش خاوندش ؛

کاہ در کاہدان نماند ؛
کاہے میخورد و رلہے میرود ؛
کجا آسمان کجا زمین ؛
کج نشین و راست گو ؛
کردنی خویش آمدنی پیش ؛
ع کرم ہا و فرودآ کہ خانہ خانۂ تست ؛
کرمے کہ مصحف خورد از و بالش چہ غم
ع کریمان دست میدارند مہمان طفیلے را
کریم را صد دینار خرج میشود و بخیل را ہزار ؛
ع کس بشنود یا نشنود من گفتگوئی میکنم
ع کس چہ داند کہ پس پردہ کہ خوب ست کہ زشت
ع کس نخارد پشت من جز ناخن انگشت من
ع کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست ؛
ع کس نگوید کہ دوغ من ترش ست ؛
ے کس نیاموخت علم تیر از من کہ مرا عاقبت نشانہ نہ کرد ؛
ے کس نیاید بزیر سایہ بوم
ور ہما از جہان شود معدوم ؛
کسیکہ جامہ ندارد دامن از کجا آرد ؛

لقش دو دچرم آلوده نباید ولقمهٔ پاک خور
لفن دزد و درشب از مرده نترسد ودر روز از
زندگان برمد؛
ے کلاغے تگ کبک درگوش کرد؛
لپ خویشتن را فراموش کرد؛
کند چاه کن را آب دادن حاجت نیست
ع کلوخ انداز را پاداش سنگ ست؛
م خرج بالانشین؛
ے کند ہمجنس با ہمجنس پرواز؛
بوتر با کبوتر باز با باز؛
وتاه خردمند به از نادان بلند؛
ر به چراغ احتیاج ندارد؛ کور بکار خود
یا است؛
ر چه خواهد دو چشم؛
ر را به تماشای گلستان چه کار؛
ر و نظر بازی؛ کوری به از نادانی؛
زه گر از کوزهٔ شکسته آب میخورد؛
زه نو دو روز آب را سرد دارد؛
زه همیشه از چاه درست نه برآید؛

ع کوشش بے فائدہ است چشمه
برابر وسے کور؛
کرد که نیافت؛
کے آدمی وکے پیر شدی؛

امثال کاف فارسی

گاو باشد که زبانش چه سبا بود؛
گاو زال از شیر ایوان نوشیروان میترسد
ے گاه باشد که کودکے نادان
بغلط بر هدف زند تیرے؛
ع گدا اگر تواضع کند خوی اوست؛
گدا اگر همه عالم بدو دهند گدا است؛
گذشت آنچه گذشت؛ گذشته را صلوات
ع گر بدولت برسی مست نگردی مردی؛
گربه از بہر لے خدا موش نگیرد؛
گربه کشتن روز اول؛
ے گربهٔ مسکین اگر پر داشتے
تخم گنجشک از جهان برداشتے؛
ے گرچه کس بے اجل نخواهد مرد
تو مرو در دهان اژدرها؛

گرد گلہ توتیائے چشم گرگ ؛
گردن شتر کمانیست کہ برائے قربان ساختہ
ع گردنِ بے طمع بلند بود ؛
ع گر ضرورت بود روا باشد ؛
ے گر نہ بیند بروز شپر چشم ؛ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ؛
ع گر نبودی چوب تر فرمان نبردی گاؤ خر
ع گر نویسی قلمے مے تراش ؛
گریۂ گوزن بہ از خندۂ شیر ؛
گریہ بوقت بہ از خندہ بیوقت ؛
ع گفتن ہمین بس است کہ اسپِ من ابلق است
ے گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو ؛ از شما یک تن نشد اسرار جو ؛
گل کاغذی را شبنم چہ کار ؛
گل کاغذی بو نمیدہد ؛
گلہ از دوستان خیزد ؛
گلہ از دوستان عیب است ؛
گناہ کنند گاوان پیش و پیہ دہد تاوان ؛
گناہیکنی بارے کبیرہ بکن ؛
گناہیکہ بکفارہ نزدیکست گناہش نتوان گفت ؛
گندم از جو نروید ؛
ع گندم از گندم بروید جو ز جو ؛
ع گواہ عاشق صادق در آستین باشد
گوسالہ بزور میخ میجہد ؛
ع گوسالہ ما پیر شد و گاو نشد ؛
گوشت ہر چند لاغر ست آبروی نان ست ؛
گوش خر دندان سگ ؛
گوش زد داشتہ دارد ؛
ع گوش نامحرم نباشد جائے پیغام سروش ؛
گوہر در کان بیقدر است و در بازار بقیمت
گویم مشکل و گر نگویم مشکل ؛

امثالِ لام

ع لایقِ افسر نباشد ہر سرے ؛
لذت تیشہ از کوہ کن باید پرسید ؛
لشکرے گریزد و لشکرے شیر شود ؛

لعنت بکار شیطان ⁂ لعنت ہیچ است ⁂
لنگ بخر کور بخر پیر مخر ⁂
س لنگے زیر لنگے بالا ⁂ نے غم دزد نے غم کالا ⁂
لوزینہ بگاؤ دادن از کون خری ست ⁂
لیلی را بچشم مجنون باید دید ⁂

امثال میم

ما بخیر و شما بسلامت ⁂
ع ما در چہ خیالیم و فلک در چہ خیال ⁂
ع ما را ازین گیاہ ضعیف این گمان نبود
ع ما را چہ ازین قصہ کہ گاؤ آمد و خر رفت
مار گزیدہ از ریسمان سے ترسد ⁂
مار مردہ نے گزد ⁂
س ما زیاران چشم یاری داشتیم ⁂ خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم ⁂
ع مال حرام بود بجاے حرام رفت ⁂
مال عرب پیش عرب ⁂ مال مردہ پس مردہ
مال مفت دل بیرحم ⁂
مال نثار جانست و جان نثار آبرو ⁂

ماہی ماہی را میخورد و ماہی خور ہر دو را ⁂
ع مباش در پئے آزار و ہرچہ خواہی کن
ع مبر نام فردا کہ فردا کہ دید ⁂
مثل معروف پیرایہ زبانہا ⁂
ع محتسب را درون خانہ چہ کار ⁂
ع محتسب گر میخورد معذور دارد مست را ⁂
محتسبے در بازار است نہ در خانہ ⁂
محمد بمعراج بلند ست نہ بعمامہ ⁂
محنت بر باد گنہ لازم ⁂
محنت زدہ را از ہر طرف سنگ آید ⁂
مدعی سست گواہ چست ⁂
ع مرا بخیر تو امید نیست بد مرسان ⁂
ع مرا نان دہ و کفش بر سر بزن ⁂
ع مربی بیار و مربے بخور ⁂
ع مرد آخر بین مبارک بندہ ایست ⁂
ع مرد بے زر ہمیشہ رنجور است ⁂
مرد بے سنگ را و زنے نباشد ⁂
مرد پا بر ہوا نہد و نامرد در ہوا ⁂
مردم زندہ دل ہرگز نمیرد ⁂
مردن بنام بہ کہ زیستن بہ ننگ ⁂

مردن حلا النفع نمیکند خوبست که بابا بمیرد ؞

ع مرده آنست که نامش بنکوئی نبرند ؞

مرده اگر خاک و بدستان ؞

مرده بدست زنده ؞

مرده هرچند عزیز است نگاه نتوان داشت

ع مردیت بیازمای وانگه زن کن ؞

ع مردے نبود فتاده را پائے زدن ؞

ع مرغ زیرک چون بدام افتد تحمل بایدش

مرگ انبوه جشنے دارد ؞

مرگ به از رسوائی ؞

مریخ نزد مشتری بسعادت خریدن نخواهد رفت

مزدور خوشدل کند کار بیش ؞

ع مزن فال بد کآورد حال بد ؞

مسلمانان در گور مسلمانی در کتاب ؞

مشت بسته قفل بهشت است ؞

مشت در محل خود از تیغ بالاتر ست ؞

مشت زن دیگر ست و تیغ زن دیگر ؞

مشت ناخورده بمشت مے بازد ؞

مشتے نمونه از خروارے ؞

مشتے که بعد از جنگ بیاد آید بر کله خود باید زد

مشک آنست که خود ببوید نه که عطار گوید ؞

مطلب سعدی دیگر ست ؞

مفت را چه گفت ؞

مفتی نوشت هرچه گفتی ؞

ع مقام عیش میسر نمیشود بی رنج ؞

مگس حرام نیست الا دل بهم میزند ؞

ملا منم و برادرم مے خواند ؞

ملخ از چراغ نگارین ترست ؞

ع ملک خدا تنگ نیست پای گدا لنگ نیست

من آنم که من دانم ؞

من از ریسمان میگویم واو از آسمان ؞

من چه هشتم که برادر کلانِ من هشت ست ؞

من چگویم و طنبورهٔ من چه میگوید ؞

من زنده جهان زنده من مرده جهان مرده ؞

موریکه پر برآرد عمرش بآخر رسد ؞

موش بسوراخ نمیرفت جاروب بدست بست

مومن موم دل کافر سنگدل ؞

موے را سپیدی دست هنر ست عیب

مهمان عزیز ست اما تا سه روز ؞

مہمان مہمان را نتواند دید و صاحبخانہ ہر دو را
مہمان بیوقت پہلوی خود میخورد ؛
ع میراث پدر خواہی علم پدر آموز ؛
ع میکشد زہر اگر اندک و گر بسیار ست

امثال نون

ع نابردہ رنج گنج میسر نمیشود ؛
ع ناخواندہ بخانہ خدا نتوان رفت ؛
نادان سخن گوید دانا قیاس کند ؛
ع ناز بران کن کہ خریدار تست ؛
ع ناسودہ کجا رود کہ آسودہ شود
ناکردہ ارمان و کردہ پشیمان ؛
ناکردہ کار چون کار کند خود را رسوا نماید ؛
ع ناکس بتربیت نشود ای حکیم کس ؛
نالہ آب از ناہمواری زمین ست ؛
نام بلند بہ از بام بلند ؛
ع نامرد زند ہمیشہ لاف مردی ؛
نام رستم بہ از رستم ؛
نامش کلان و دہش ویران ؛
نان دہ و نام برآر ؛
نان یکروزہ چہ بر پشت و چہ در شکم ؛
ناودان کعبہ میبارد می باران رحمت (مصرع ثانی)
ع نبرد قرز نرم را تیغ تیز ؛
ع نبود خیر در آنخانہ کہ عصمت نبود ؛
نخود ہر آش ست ؛
ع ندہد نقد را بہ نسیہ کسے ؛
شعر نرخ متاعے کہ فراوان بود ؛ گر بمثل
جان بود ارزان بود ؛
نرم چوب را کرم میخورد ؛
ع نرود میخ آہنی در سنگ ؛
نزد آتش پرست دوزخ بہ از بہشت
نزدیکان بے بصر و دوران با خبر در حضور
ع نقاش نقش ثانی بہتر کشد ز اول ؛
نقل کفر کفر نباشد ؛ نقل عیش بہ از عیش ؛
ع نکو گوی گر دیر گوئی چہ غم ؛
شعر نکوئی با بدان کردن چنانست ؛
کہ بد کردن بجائے نیکمردان ؛
نگاہ درویشان عین سوال ست ؛
نگون شدن آسمان برای چیدن آدمیان

نماز ستون دین ست و قامت وستون گا
س نماند ستمگار بد روزگار * بماند برو لعنت کردگار *
نمک خوردن و نمکدان شکستن *
نوش بے نیش حاصل نشود *
نوکر قاضی را خطرہ تعزیر نیست *
ع نویسندہ داند کہ در نامہ چیست *
نہ از تو جود نہ از من سجود *
ع نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا
ع نہ روئی رہائی نہ راہ گریز *
نہ روئے ماندن نہ رائے رفتن *
ع نہ ہر زن زن ست و نہ ہر مرد مرد
نیاز پیران حق فقیران *
ع نیاید بجو باز آبی کہ رفت *
نیستی و نابرخورداری *
س نیش عقرب نہ از پے کین ست * مقتضائے طبیعتش این ست *
نیک سو داشتن یک مال مردم است *
نیکو کارے نیکو دروے *
نیکی برباد گنہ لازم *

نیکی کن و در دریا انداز
نیکی نیک را بدی بد را *
نیم حکیم خطرہ جان * نیم ملا خلل ایمان
نیم خوردۂ سگ ہم سگ را شاید *

امثال واو

واکن کیسہ بخور ہریسہ *
ع وائے بران خوردہ کہ تنہا خوری
ع وای بر قدر سخن گر بسخندان نرسد *
ع وظیفہ گر طلبے رو ہنر بدست آور *
وقت از دست رفتہ باز بدست نیاید *
وقت را بندہ ساعت را سلطان *
س وقت ضرورت چو نماند گریز * دست بگیرد سر شمشیر تیز *
ولی را ولی مے شناسد *

امثال ہاء ہوز

ہر آنکہ تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت
دماغ بیہدہ پخت و خیال باطل بست *
ہر بہارے را خزانے * ہر پردہ را نوائے
ہر جا کہ گل ست آنجا خار ست *
ہر جا کہ گنج ست آنجا مار ست *

هر جا که میوه خوب است کلاغ میخورد ؛
هر چه از آسمان آمد زمین بر داشت ؛
هر چه از دزد ماند رمال برد ؛
ع هر چه از دوست میرسد نیکوست ؛
ع هر چه استاد ازل گفت همان میگویم
ع هر چه آن خسرو کند شیرین بود ؛
ع هر چه بادا باد ما کشتی در آب انداختیم
هر چه باد آرد باد برد ؛
هر چه بقامت کهتر بقیمت بهتر ؛
هر چه بیند از خود بیند ؛
ع هر چه خدا خواست همان میشود ؛
٥ هر چه دانا کند کند نادان ؛ لیک بعد از خرابی بصره ؛
هر چه در بند آنی بندهٔ آنی ؛
هر چه در دل فرود آید در دیده نکو نماید ؛
هر چه در دیگ است بچمچه مے آید ؛
هر چه دیر نپاید دل بستگی را نشاید ؛
ع هر چیز که در کان نمک رفت نمک شد ؛
هر خرے که باشد پالان ما برد ؛

هر دردے را دوائے ہست ؛
ع هر روز عید نیست که حلوا خورد کسے
هر روز گاو نخواهد مرد که کوفته ارزان شود
هر نسیمے را خاصیتے بود ؛
ع هر سخن وقتے و هر نکته مکانے دارد
هر سگے که عوعو کند در کوچه خود شیر غرانست
هر شبے را روزے در پے ست ؛
ع هر عیب که سلطان بپسندد هنر است ؛
هر فرعونے را موسائے ؛
هر کارے و هر مردے ؛
٥ هر کجا چشمه بود شیرین ؛ مردم و مرغ و مور گرد آیند ؛
هر کرا زنده است نقش تا زنده ؛
هر کرا زبان شیرین است سزاوار تحسین و آفرین ست ؛
ع هر کرا صبر نیست حکمت نیست ؛
هر کرا طاؤس باید قصد هندوستان کند ؛
هر کرده را جزائے است ؛
ع هر کس بخیال خویش خبطے دارد ؛

ہر کس را فرزند خود بجمال نماید و عقل خود بکمال ؛
ع ہر کسے را بہر کارے ساختند ؛
ع ہر کسے مصلحت خویش نکو میداند ؛
ہر گندہ خورسے راگندہ پزی ؛
ہر کہ خر کباب شود شغال سبلت سیخ کند
ہر کمالے را زوالے ؛
ہر کہ آب دہن ندارد لب خشک ماند ؛
ہر کہ آتش مزاج باشد بے آب زید ؛
ع ہر کہ آمد عمارت نو ساخت ؛
ہر کہ از خدا نترسد از وے باید ترسید
ع ہر کہ از دیدہ دور از دل دور ؛
ع ہر کہ با بدان نشیند نیکی نہ بیند ؛
ہر کہ با دور سر دارد سر بباد دارد ؛
ع ہر کہ با نوح نشیند چہ غم از طوفانش ؛
ہر کہ بر کژدم دست شفقت فرود آرد سزا بیند
ہر کہ بے یار بود پیوستہ بیمار بود ؛
ہر کہ خانہ مردم بکاود خاک بر سرش افتد ؛
ہر کہ خود را بیند خدا را نہ بیند ؛

ہر کہ خیانت ورزد دستش در حساب بلرزد
ہر کہ در جنگ پشت نماید رو نتوان نمود
س ہر کہ عیب دگران پیش تو آورد و شمرد ؛
بیگمان عیب تو پیش دگران خواہد برد ؛
ہر کہ مال نخورد پشیمانی خورد ؛
ہر کہ مال ندارد یار ندارد ؛
ہر کہ مشت نخورد مشت خویش مے نازد ؛
ع ہر مس کہ بکیمیا رسد زر گردد ؛
ہر ملکے و ہر رسمے ؛
ہر نشیبے را فرازے ؛ ہر نمردے را پاشد
ہزار جواب یک خاموشی ؛
ہمت کارہا دارد ؛ ہمت مردان مدد خدا
ہم ثواب و ہم خرما ؛
ہم رنگ ضرر ندارد ؛
ع ہمرہ اگر شتاب رود ہمرہ تو نیست ؛
ہمسایہ بد خار در پہلو ؛
ع ہمسایہ بد مباد کس را ؛
ہم خال و ہم تماشا ؛
ع ہم مال بدست آید و ہم یار نرنجد ؛
ہمہ پلیدیہا از آب شوئید و پلیدی آب

از چیزے شکستہ نشود ؛
ع ہمیشہ در صدف گوہر نباشد ؛
ہمین کہ گرم رفتن شدم تا شیراز نمی اتستم
ہنر در بیٔ ہنر خر ؛ ہنوز دہلی دور است ؛
ہنوز مسجدے ساختہ نشد کہ کوری بر درش نشست
ہنوز ہمون آش در کاسہ ؛
ہیچ کارہ و ہمہ کارہ ؛

امثال یائے تحتانی

یا این شور اشوری یا این بی نمکی ؛
یار باقی صحبت باقی ؛
ع یار بد از مار بد بدتر بود ؛
یار زندہ بہ از شوہر مردہ ؛
یار شاطرم نہ بار خاطر ؛
یار غاری باید کہ زخم ماری کشد ؛
ع یار من نیکو ستا ما ہم و آئینش بدست
یک انار صد بیمار ؛
یک انگور صد زنبور ؛
یک آہو و صد سگ ؛
یک بام دو ہوا ؛
یک توبہ صد گناہ را کافی ؛
یک تیر و دو نشانہ ؛
یک حمایت بصد شکایت ؛
ع یک دانہ محبت ست باقی ہمہ کاہ ؛
یک در گیر و محکم گیر ؛
یک دہ آباد بہ کہ صد دہ ویران ؛
یک رعایت قاضی بہ از ہزار گواہ ؛
یک سر ہزار سودا ؛
یک سنگ و دو کلاغ ؛
یک گز و دو فاختہ ؛
یک لقمہ بگاہ نہ صد لقمہ بیگاہ ؛
یک لقمہ صباحی بہ از مرغ و ماہی ؛
یک لقمہ صبح نہ دو لقمہ شام ؛
یک مرغ دو جا کباب نمیشود ؛
یکمن علم را دہ من عقل بباید ؛
یک مویز و صد قلندر ؛
یک نشد دو شد ؛
یک نظر دیدن حلال ست ؛
یک نظرے خوش گزرے ؛
یک یوسف ہزار خریدار ؛

ہر کس را فرزند خود بجمال نماید و عقل خود بکمال ۞

ع ہر کسے را بہر کارے ساختند ۞

ع ہر کسے مصلحت خویش نکو میداند ۞

ہر گندہ خورے را گندہ پزمی ۞

ہر گہ کہ خر کباب شود شغال سبلت سیخ کند

ہر کمالے را زوالے ۞

ہر کہ آب دہن ندارد لب خشک ماند ۞

ہر کہ آتش مزاج باشد بے آب زید ۞

ع ہر کہ آمد عمارت نو ساخت ۞

ہر کہ از خدا نترسد از وے باید ترسید

ع ہر کہ از دیدہ دور از دل دور ۞

ع ہر کہ با بدان نشیند نیکی نہ بیند ۞

ہر کہ باد در سر دارد سر بباد دارد ۞

ع ہر کہ با نوح نشیند چہ غم از طوفانش ۞

ہر کہ برکشد دم دست شفقت فرود آرد دستش ببیند

ہر کہ بے یار بود پیوستہ بیمار بود ۞

ہر کہ خانہ مردم بکاود خاک بر سرش افتد ۞

ہر کہ خود را بیند خدا را نہ بیند ۞

ہر کہ خیانت ورزد دستش در حساب بلرزد

ہر کہ در جنگ پشت نماید رو نتوان نمود

ہر کہ عیب دگران پیش تو آورد و شمرد ۞

بیگمان عیب تو پیش دگران خواہد برد ۞

ہر کہ مال نخورد پشیمانی خورد ۞

ہر کہ مال ندارد یار ندارد ۞

ہر کہ مشت نخورد مشت خویش مے نازد ۞

ع ہر مس کہ بکیمیا رسد زر گردد ۞

ہر ملکے و ہر رسمے ۞

ہر نشیبے را فرازے ۞ ہر نمرودے را پشہ

ہزار جواب یک خاموشی ۞

ہمت کارہا دارد ۞ ہمت مردان مدد خدا

ہم ثواب و ہم خرما ۞

ہمرنگ ضرر ندارد ۞

ع ہمرہ اگر شتاب کند ہمرہ تو نیست ۞

ہمسایہ بد خار در پہلو ۞

ع ہمسایہ بد مباد کس را ۞

ہم خال و ہم تماشا ۞

ع ہم مال بدست آید و ہم یار نرنجد ۞

ہمہ پلیدیہا از آب شوئید و پلیدی آب

از چیزے شکستہ نشود ؛
ع ہمیشہ در صدف گوہر نباشد ؛
ہمین کہ گرم رفتن شدم تا شیراز نمی ایستم
ہنر در بی ہنر خر ؛ ہنوز دہلی دور است ؛
ہنوز مسجدے ساختہ نشد کہ کوری بر درش نشست
ہنوز ہمون آتش در کاسہ ؛
ہیچ کارہ و ہمہ کارہ ؛

امثال یائے تحتانی

یا این شور اشوری یا این بی نمکی ؛
یار باقی صحبت باقی ؛
ع یار بد از مار بد بدتر بود ؛
یار زندہ بہ از شوہر مردہ ؛
یار شاطر نہ بار خاطر ؛
یار غاری باید کہ زخم ماری کشد ؛
ع یار من نیکوست اما سم و آئینش بدست
یک انار صد بیمار ؛
یک انگور صد زنبور ؛
یک آہو و صد سگ ؛
یک بام و دو ہوا ؛
یک توبہ صد گناہ را کافی ؛

یک تیر و دو نشانہ ؛
یک حکایت بصد شکایت ؛
ع یک دانہ محبت ست باقی ہمہ کاہ ؛
یک در گیر و محکم گیر ؛
یک دہ آباد بہ کہ صد دہ ویران ؛
یک رعایت قاضی بہ از ہزار گواہ ؛
یک سر ہزار سودا ؛
یک سنگ و دو کلاغ ؛
یک گز و دو فاختہ ؛
یک لقمہ بگاہ نہ صد لقمہ بیگاہ ؛
یک لقمہ صباحی بہ از مرغ و ماہی ؛
یک لقمہ صبح نہ دہ لقمہ شام ؛
یک مرغ و دو جا کباب نمیشود ؛
یکمن علم را دہ من عقل میباید ؛
یک مویز و صد قلندر ؛
یک نشد دو شد ؛
یک نظر دیدن حلال ست ؛
یک نظرے خوش گزرے ؛
یک یوسف ہزار خریدار ؛

یکی آمد یکی رفت کجا سلیمان کجا تخت ؛	نیرنگ ست ؛
یکے از بام اُفتاد و گردن دیگر بشکست	۵ یکے کردہ بے آبروئی بسے ؛
ع یکے بر صد آید نہ صد بر یکے ؛	چہ غم دارد از آبروی کسے ؛
یکے حرام دوم شلغم ؛	یکے گریز دیگر شیر شود ؛
یکے راگیر و دیگرے را دعوی ؛	یکے نقصان مایہ دیگر شماتت ہمسایہ ؛
ع یکے مست جان و در و صد ہزار	ع یکے ہمیر و دو دیگر ہمے آید ؛

باب ششم

تشبیہات و مناسبات اور استعارہ و مبالغات اور معنی شعر و ابتدای شعر گوئی اور چند شعرا کے بیان مین ؛

تشبیہات تشبیہ ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ کسی صفت مین مانند کرنے کو کہتے ہیں خواہ وہ صفت مذکور ہو یا نہو پس جس شے کو مانند کرین اس کو مشبہ اور جس کے ساتھ تشبیہ دین اُسے مشبہ بہ کہتے ہین اور ان دونون کو طرفین تشبیہ بھی کہتے ہین اور اُس صفت کو وجہ شبہ اور جو حرف اسپر دلالت کرے اُسے حرف تشبیہ کہتے ہین اور یہہ چارون ارکان تشبیہ کہلاتے ہیں اور تشبیہ کے واسطے مشبہ و مشبہ بہ مین مغایرت یعنی غیر جنسیت لازم ہے اور تشبیہ ادنے کی اعلے کے ساتھ اور ایسے ہی اعلی کی ادنے کے ساتھ درست ہے ۔ بعد اس تمہید کے تشبیہات اعضا اور اخلاق وغیرہ کہ اکثر امتحان مین طلبہ سے پوچھا کرتے ہین لکھی جاتی ہین ؛

تشبیہ قامت سرو وصنوبر وشمشاد و سرو آزاد سرو ناز سرو سہی طوبے شاخ طوبے شاخ گل قیامت نخل نہال تیر

تشبیہ خرام بہار برق نسیم صبح نسیم سحر فقط نسیم بادصبا شمیم گل نرمی رفتار آب ؛

تشبیہ موی سر شب نیم شب شب دیجور شب یلدا ظلمات مشک عنبر دام شام دام مشکین ابر سیاہ ؛

تشبیہ فرق راہ ظلمات خط استوا خط کہکشان برق درخشان تیغ خط سحر تشبیہ زلف سنبل دستہ سنبل ریحان دستہ ریحان کمند زنجیر طناب مشک شام شب عمر دراز حبش تازیانہ عقرب عنبر سارا رشتہ رسن دو دلام نیم چوگان چلیپا ابر سیاہ قلاب دام بادام ہند ہندو کافر خطا ختن تاتار چین ؛ تشبیہ کاکل وگیسو کی بھی مثل تشبیہ زلف ہے

تشبیہ رخ ماہ آفتاب شمع چراغ کعبہ مصحف گل شعلہ مشعل شعلۂ طور تجلی طور لالہ ارغوان صبح روز گلستان گلشن گلزار چمن بہشت باغ ارم

تشبیہ خال ہندو زنگی بچہ حبشی زادہ مشکدانہ دانہ اسپند نقطۂ سویدا مردمک حجر الاسود تخم سیب ؛

تشبیہ جبین آئینہ لوح سیمین لوح محفوظ ماہ ہلال بدر ماہ نو خورشید زہرہ مشتری سہیل ؛ تشبیہ چین پیشانی تیغ رگ گل موج ؛

تشبیہ ابرو موج محراب ہلال کمان قوس قزح ذوالفقار شمشیر خنجر حلقۂ کمند طاق کلید ہلالِ عید نون خط نسخ ؛

تشبیہ چشم بادام نرگس ترک ہندو زہرہ بابل ہاروت سامری ساحر جادوگر فسونگر جام ساغر آہو غزال روزگار حرف صاد حرف عین

تشبیہ مژگان خنجر تیغ سنان نیزہ تیر خار سوزن چنگل باز چنگل شاہباز خدنگ - پیکان نیش نشتر ؛
تشبیہ غمزہ اور عشوہ و کرشمہ کے بھی تشبیہات مذکورہ ہین ؛
تشبیہ گردن صراحی دستہ عاج بیاض صبح گردن آہو ؛
تشبیہ بینی الف غنچہ نرگس غنچہ شبو غنچہ گل غنچہ یاسمین ؛
تشبیہ لب غنچہ برگ گل رگ گل آبحیات خرما پستہ موج آبحیات موج گوہر موج نسیم موج شراب رشتہ مریم رشتہ جان مسیحا شہد شکر نبات قند لعل یاقوت عقیق مرجان سہیل ہلال آتش خاموش شفق اخگر ؛
تشبیہ خط بنفشہ ہندو ریحان زمرد خط ریحان خط غبار نامہ خضر سبزہ موج ہالہ زنگ حبش عنبر مشک جدول مشکین جدول عنبرین جدول زنگاری ؛
تشبیہ دہان غنچہ پستہ انگشتری جوہر فرد نقطۂ موہوم صفر عدم میم قطرہ تنگ شکر حقۂ مروارید حقۂ مرجان حقۂ یاقوت حقۂ لعل مبہم دل مور چشم مور نمکدان کوزہ نبات ؛
تشبیہ دندان گوہر دُر ژالہ الماس انجم دانۂ انار عقد پروین عقد گوہر سلک دُر غنچۂ یاسمین غنچہ نسترن ؛
تشبیہ خندہ و تبسم برق لمعۂ برق شکرین نمکین غنچۂ نیم شگفتہ صبح ؛
تشبیہ زنخدان سیب شفتالو گوئی سیمین شمامہ و تشبیہ بھی سیب جنت سیب سیم
تشبیہ چاہ زنخ حلقہ ہای مہ و چاہ ؛ تشبیہ غبغب گرداب آبی بھی طوق ؛
تشبیہ بر و دوش آئینہ صبح صفائی صبح سیم یاسمین سمن نسرین نسترن

تشبیہ بازو سیم سادہ گنج سیم تشبیہ بازوی پہلوانان بہ ترازو
تشبیہ بغل محبوبان گل شگفتہ تشبیہ ساعد گلدستہ شاخ گل ماہی سیمین
تشبیہ پنجہ حنائی آفتاب سحر پنجۂ مرجان شفق پنجۂ گل لفظ اسد
تشبیہ کف دست برگ گل مرہم دریا تشبیہ خط کف دست رگ گل
تشبیہ ناخن تراشیدہ بہ ہلال تشبیہ ناخن غیر تراشیدہ بہ آئینۂ دل
تشبیہ سر انگشت حنائی غنچۂ گل فندق عناب گل اورنگ
تشبیہ انگشت خمیدہ بہ ہلال یک دو شبہ
تشبیہ لطف ابر دریا چشمۂ کوثر چشمۂ آب حیات باران رحمت باغ جنت
تشبیہ خلق مشک کافور نسیم صبح باد بہاری شمیم گل باغ گلستان بہشت عطر
تشبیہ قہر و غضب برق آتش دوزخ باد سموم باد صرصر سیلاب تند
صور قیامت باد خزان طوفان باد

مناسبات

کلام نظم یا نثر مین جب کوئی تعریف یا مذمت کا لکھنے والا ایسے الفاظ جو ان کے واسطے مناسب یا لازم ہون استعمال کرے اور اس بات کی رعایت رکھے تو ان الفاظ کو مناسبات کہتے ہین چنانچہ مبتدی کے سمجھانے کے لئے چند الفاظ یہان بھی لکھے جاتے ہین

مناسبات حسن بیمہری بیوفائی خود بینی خودنمائی عشوہ غمزہ کرشمہ ناز چالاکی سفاکی سنگدلی انداز خوبی جلوہ محبوبی شوخ چشمی وعدہ خلافی درشتی زود خشمی تلونی تند خوئی دلبری دلربائی ترکتازی رقیب نوازی

خونخواری دل‌آزاری خوش‌ادائی جانفزائی ستمگاری جفاکاری کم‌اختلاطی خونریز
بے ارتباطی فتنہ‌انگیزی بہانہ‌جوئی دروغگوئی فریب‌سازی عربدہ پردازی وغیرہ
مناسبات عشق آہ نالہ فریاد فغان بیخوابی بیتابی زاری نزاری ناتوانی جانفشانی
خودسری جامہ‌داری آرزو شوق انتظار درد اندوہ سوز گداز تمنا نیاز
صحراگردی کوہ‌نوردی نالہ‌فروشی خانہ بدوشی جنون سشربی بیخودی گریہ نیم‌شبی
سوداگرینی تنہانشینی ہذیان‌گوئی بے اختیاری قلق تپش دیوانگی بیگانگی
آوارگی بیچارگی سرگشتگی سراسیمگی حیرانی پریشانی۔ وغیرہ انواع حالات مجانین ؛
مناسبات فقر صبر توکل تحمل ہمت مراقبہ مشاہدہ مجاہدہ معاملہ محاسبہ
مجادلہ عبادت ارادت قناعت ریاضت خاکساری پرہیزگاری ترک دنیا اشتغال
شریعت طریقت حقیقت عزلت خلوت معرفت تجرید تفرید صوم صلوٰۃ حج
زکوٰۃ دم قدم فکر ذکر تقویٰ طہارت محنت مشقت عصمت عفت حق‌پرستی
خداشناسی راستی مقام رضا مقام تسلیم علم الیقین عین الیقین حق الیقین
حق الحق ؛
مناسبات امارت جاہ وجلال دولت واقبال حشمت تمکنت سخاوت عدالت
شجاعت عنایت مرحمت شفقت عزم جزم شان شوکت قدر منزلت فتح نصرت
رعیت پروری کرم گستری ایثار مکرمت کامرانی قیصرسانی بردباری کشورکشائی
لشکرآرائی ملکداری شکوہ تجمل کوس نوازی علم افرازی ؛
مناسبات باغ وبہار ریاحین اشجار نسیم بادصبا گل غنچہ گلاب نرگس
یاسمن بنفشہ بادسحر سرو شمشاد فاختہ قمری بلبل چہچہہ کوکو آب رواں شبنم

نہر حوض گلزار جوئبار شبو لالہ صدبرگ چمن روش خیابان باغبان گلچین سیر تماشا سبزہ نہال برگ شاخ قلم خوشبو نفحہ نکہت نافرمان گل انار میوہ پستہ بہی نارنج ترنج لیمون تخم استخوان نبات وغیرہ ؛

مناسبات برشکال ابر باران رعد برق صاعقہ گردباد صحو قطرہ ژالہ شبنم آب سیل میزاب بارش غوک طاؤس وبطہ گرداب تاریکی شب گل لالے وغیرہ

مناسبات علم کتاب ورق صفحہ شیرازہ نوشت خواند قلم کلک واسطی لوح کاغذ نسخہ جلد ادب اخلاق منطق حکمت ریاضی معقول منقول اسرار رموز اصطلاح صرف نحو جرثقیل تاریخ مناظر تختہ جزو سیر قصص تفسیر حدیث کلام مناظرہ قواعد مبادی مقدمہ تذکرہ اصول فقہ فرائض نظم ونثر عروض قافیہ ردیف معانی بیان بدیع جغرافیہ مساحت ہندسہ اقلیدس جبر ومقابلہ وغیرہ ؛

استعارہ

استعارہ اُسے کہتے ہین کہ مشبہ کو متروک کرین اور مشبہ بہ کو ذکر کرکے اُس سے مشبہ ارادہ کرین مثلاً چاند یا سورج کہین اور اُس سے معشوق کا چہرہ یا رخسار مرادلین اور سنبل ذکر کرین اور زلف مرادلین اور علی ہذاالقیاس ابر اور دریا کا ذکر کرین اور اُس سے سخی کا ہاتھ مرادلین۔ بدر چاچ نے اپنے قصائد مین اس بات کو نہایت خوبی سے لکھا ہے بلکہ اُس کی شاعری کا طور یہی ہے کہ اکثر استعارات غریبہ لاتا ہے جیسے اس شعر مین ؎ چو دوش از سقف مینا رنگ طشت

زرنگار افتاد ؛ فلک را کاسہ ہای نقرہ در دریای قار افتاد ۔ سقف مینا رنگ سے
مراد آسمان ہے اور طشت زرنگار سے آفتاب استعارہ ہے اور کاسہ ہا
نقرہ سے کواکب ارادہ کئے ہین۔ دریاے قار یعنے سیاہ سے رات مراد ہے معنے شعر کے
ظاہر ہین اور ایسا ہی یہ شعر کسی شاعر کا ہے ؎ فشاند پنجۂ مرجان ز ابر مروارید ؛ قمر
ز جیب شب مشکبار پیدا شد ؛ پنجۂ مرجان معشوق کی مہندی لگے ہاتھون سے استعارہ ہے
اور ابر سے سر کے بال اور مروارید سے پانی کے قطرے اور قمر سے معشوق کا چہرہ اور
شب مشکبار سے سر کے بال مراد ہین۔ اس شعر مین معشوق کی حالت جو غسل کرنے کے
بعد ہوتی ہے بیان کی گئی ہے جب معشوق نے غسل کے بعد پنجہ حنائی سے سر کے بال
نچوڑے اور اُنسے پانی کے قطرے ٹپکے اور بالون کو نچوڑ کر چہرہ پر سے اوپر کو لوٹ دیا
تو اُس کا چاند سا مکھڑا شب مشکبار یعنی انھین بالون سے نکل آیا ؛ ایسے ہی اس شعر مین ؎
ہلال یکشبہ را چون قرین بدر کنی ؛ ہزار خوشۂ پروین ز آفتاب چکد ؛ ہلال یکشبہ معشوق
کی جھکی ہوئی حنائی انگلی سے مراد ہے اور بدر سے پیشانی اور خوشۂ پروین سے عرق کا
قطرے اور آفتاب سے ہاتھ کا پنجہ یا پیشانی جسے مصرعہ اول مین بدر ٹھہرایا ہے مگر دُ
ایسے ہی یہ شعر ؎ ژالہ از نرگس فرو بارید گل را آب داد ؛ وز تگرگ روح پرور مالش
عناب داد ؛ نرگس سے آنکھ گل سے چہرہ ژالہ سے آنسو۔ اور تگرگ روح پرور سے
دانت اور عناب سے لب لعل مراد ہین۔ معنی یہہ ہین کہ ندامت کی حالت مین معشوق کی
آنکھ سے آنسو ٹپکے اور اسی غم و اندوہ مین اُس نے دانتون سے ہونٹ کاٹے
چنانچہ اکثر ندامت کے وقت ایسا کیا کرتے ہین۔ ایسے ہی اس شعر مین ؎
روزیکہ در بدخشان یخ برچنار بندد ؛ پالودہ دمشقی خلخال مار گردد ؛ یہہ بات

مشہور ہے کہ کیسی ہی شدت کی سردی پڑے درخت چنار پر کبھی پالا نہین جمتا ہے
پس بدخشان سے جسم معشوق مراد ہے اور یخ سے مہدی جس کی تاثیر سرد ہے اور چنار
ہاتھہ کا پنجہ کہ اُس کے پتے پنجہ سے مشابہت رکھتے ہین اور فالودۂ دمشقی سے
جو بہت لطیف ہوتا ہے لب معشوق اور مار سے زلف مراد ہین یعنے جب معشوق اپنے
ہاتھہ پر جو چنار کے پتون کی مانند ہے مہدی کو جو یخ کی طرح سرد ہے لگاوے اور
اس وقت ہونٹ اور دانتون سے زلف کو پکڑے تو گویا فالودۂ دمشقی سانپ کا خلخال
بنجاویگا اور یہہ ایک دستور ہے کہ مہدی لگاتے وقت معشوق لوگ زلف کو ہونٹ اور
دانتون سے پکڑ لیتے ہین اور ایسا کرنے سے مہدی خوب رچتی ہے اور بعضے یہ معنے
کہتے ہین کہ سردی کی شدت اور برف پڑنے کے وقت مین جبکہ بدخشان مین چنار پر
پالا جم جاوے اُس وقت مین پالودۂ دمشقی یعنے آگ مار یعنی اخگر کی خلخال بنجاوے
یہان مار سے مراد نیم سوختہ کوئلہ ہے۔

مبالغات

مبالغہ کے یہ معنی ہین کہ کسی وصف کی شدت یا ضعف کا اس حد تک دعوی کرین
کہ وہان تک اس کا پونہچنا بعید ہو یا محال ہو تا کہ سامع کو یہ گمان نہ رہے کہ اُس
وصف کی شدت یا ضعف کا کوئی مرتبہ باقی ہے۔ یہہ تین طرح پر ہو سکتا ہے ایک یہہ
کہ اُس حد تک پونہچنا موافق عقل اور عادت کے ممکن ہو اُس کو تبلیغ کہتے ہین جیسے
نظامی کے اِس شعر مین ؎ سیاہی بکردار نخل بلند ٭ ہراسان ازو دیدۂ نخلبند
ممکن ہے کہ وہ زنگی درخت خرما کی مانند بلند قد ہو اور شکل مہیب رکھتا ہو جس کے
دیکھنے سے دیدۂ نخلبند ہراسان ہو۔ ایسے ہی اس شعر مین ؎ ندارد وآنقدر جاے

زرنگار افتاد ؛ فلک را کاسہ ہای نقرہ در دریای قار افتاد ؛ سقف مینا رنگ سے
مراد آسمان ہے اور طشت زرنگار سے آفتاب استعارہ ہے اور کاسہ ہای
نقرہ سے کواکب ارادہ کئے ہین۔ دریاے قار یعنے سیاہ سے رات مراد ہے معنے شعر کے
ظاہر ہین اور ایسا ہی یہ شعر کسی شاعر کا ہے ؎ فشاند پنجۂ مرجان ز ابر مروارید ؛ قمر
ز جیب شب مشکبار پیدا شد ؛ پنجۂ مرجان معشوق کی مہندی لگے ہاتھون سے استعارہ ہے
اور ابر سے سر کے بال اور مروارید سے پانی کے قطرے اور قمر سے معشوق کا چہرہ اور
شب مشکبار سے سر کے بال مراد ہین۔ اس شعر مین معشوق کی حالت جو غسل کرنے کے
بعد ہوتی ہے بیان کی گئی ہے جب معشوق نے غسل کے بعد پنجہ حنائی سے سر کے بال
نچوڑے اور اُسنے پانی کے قطرے ٹپکے اور بالون کو نچوڑ کر چہرہ پر سے اوپر کو لوٹ دیا
تو اُس کا چاند سا مکھڑا شب مشکبار یعنی انھین بالون سے نکل آیا ؛ ایسے ہی اس شعر مین ؎
ہلال یکشبہ را چون قرین بدر کنی ؛ ہزار خوشۂ پروین ز آفتاب چکد ؛ ہلال یکشبہ معشوق
کی جھکی ہوئی حنائی انگلی سے مراد ہے اور بدر سے پیشانی اور خوشۂ پروین سے عرق کے
قطرے اور آفتاب سے ہاتھ کا پنجہ یا پیشانی جسے مصرعہ اول مین بدر ٹھہرایا ہے مراد ہے
ایسے ہی یہ شعر ؎ ژالہ از نرگس فرو بارید گل را آب داد ؛ وز تگرگ روح پرور مالش
عناب داد ؛ نرگس سے آنکھ گل سے چہرہ ژالہ سے آنسو اور تگرگ روح پرور سے
دانت اور عناب سے لب لعل مراد ہین۔ معنی یہہ ہین کہ ندامت کی حالت مین معشوق کی
آنکھ سے آنسو ٹپکے اور اسی غم و اندوہ مین اُس نے دانتون سے ہونٹ کاٹے
چنانچہ اکثر ندامت کے وقت ایسا کیا کرتے ہین۔ ایسے ہی اس شعر مین ؎
روزیکہ در بدخشان تیغ برجنار بندد ؛ پالودۂ دمشقی خلخال مار گردد ؛ یہہ بات

مشہور ہے کہ کیسی ہی شدت کی سردی پڑے درخت چنار پر کبھی پالا نہین جمتا ہے
پس بدخشان سے جسم معشوق مراد ہے اور یخ سے مہدی جس کی تاثیر سرد ہے اور چنار سے
ہاتھہ کا پنجہ کہ اُس کے پتے پنجہ سے مشابہت رکھتے ہین اور فالودۂ دمشقی سے
جو بہت لطیف ہوتا ہے لب معشوق اور مار سے زلف مراد ہین یعنے جب معشوق اپنے
ہاتھہ پر جو چنار کے پتون کی مانند ہے مہدی کو جو یخ کی طرح سرد ہے لگاوے اور
اس وقت ہونٹ اور دانتون سے زلف کو پکڑے تو گویا فالودۂ دمشقی سانپ کا خلخال
بنجاویگا اور یہہ ایک دستور ہے کہ مہدی لگاتے وقت معشوق لوگ زلف کو ہونٹ اور
دانتون سے پکڑ لیتے ہین اور ایسا کرنے سے مہدی خوب رچتی ہے اور بعضے یہ معنے
کہتے ہین کہ سردی کی شدت اور برف پڑنے کے وقت مین جبکہ بدخشان مین چنار پر
پالا جم جاوے اُس وقت مین پالودۂ دمشقی یعنے آگ مار یعنی اخگر کی خلخال بنجاوے
یہان مار سے مراد نیم سوختہ کوئلہ ہے۔

مبالغات

مبالغہ کے یہ معنی ہین کہ کسی وصف کی شدت یا ضعف کا اس حدتک دعوی کرین
کہ وہان تک اس کا پوہنچنا بعید ہو یا محال ہو تاکہ سامع کو یہ گمان نہ رہے کہ اُس
وصف کی شدت یا ضعف کا کوئی مرتبہ باقی ہے۔ یہہ تین طرح پر ہوسکتا ہے ایک یہ
کہ اُس حدتک پونہچنا موافق عقل اور عادت کے ممکن ہو اُس کو تبلیغ کہتے ہین جیسے
نظامی کے اس شعر مین ؎ سیاہی بکردار نخل بلند ۔ ہراسان ازو دیدۂ نخلبند
ممکن ہے کہ وہ زنگی درخت خرما کی مانند بلند قد ہو اور شکل مہیب رکھتا ہو جس کے
دیکھنے سے دیدۂ نخلبند ہراسان ہو۔ ایسے ہی اس شعر مین ؎ ندارد آنقدر جاے

کہ حرف عذر نویسند ؎ مرا شرمندگی از نامۂ اعمال مے آید ؎ یعنی میرا نامۂ اعمال گناہوں کے لکھنے سے ایسا سیاہ ہوگیا ہے کہ حرف عذر لکھنے کی جگھہ باقی نہین رہی ہے دوسرے یہ کہ باعتبار عقل کے ممکن ہو اور بلحاظ عادت کے محال اس کو اغراق کہتے ہین جیسے اس شعر مین ؎ گر چرد در چمن حسن تو زنبور عسل ؎ چہ عجب گر ز گل شمع بگیرد گلاب یعنی اگر شہد کی مکھی تیرے چمن حسن مین چرکر چھتا بنا دے اور اُس چھتے سے موم لیکر شمع بناکر روشن کرین اور اُس شمع کے گل سے گلاب نکالین تو کچھہ تعجب نہین ہے تیسرے یہہ کہ باعتبار عقل اور عادت کے محال ہو اُس کو غلو کہتے ہین جیسے اس شعر مین ؎ یک نیزہ رفت گریہ من از فلک براوج ؎ کشتی درست کرد ز طوبی ملک براوج ؎ یعنے میرا گریہ فلک سے ایک نیزہ بلند ہوگیا اور پانی کی ایسی طغیانی ہوی کہ فرشتون نے ڈوبنے کے خوف سے طوبی کی لکڑی سے کشتی بنائی

شعر و شعرا

جاننا چاہیے کہ شعر شین کے کسرہ سے معنے اس کے سر کے بال ہین اور اصل لغت مین بمعنی دانائی اور طبع رسا اور فکر صائب سے معنے کا دریافت کرنا اور اصطلاح مین ایسے کلام موزون اور مقفی متساوی الکلمات و متناسب الالفاظ کو کہتے ہین جس کو کہنے والا اپنے قصد و ارادہ سے کہے اور شعر کو بیت بھی کہتے ہین اور وہ دو مصرعہ ہوتے ہین جن کا وزن متساوی ہو اور ایک دوسرے سے لفظ و معنی مین چسپان ہو نظم کے معنے آراستہ اور جمع کے ہین اور نثر کے معنے پراگندہ اور پریشان ؎ فائدہ کہتے ہین کہ ابتدا مین حضرت آدمؑ نے جن کی زبان سُریانی تھی مرثیہ ہابیل

شعر کہے ہین جن کا ترجمہ زبان عربی مین تواریخ کی کتب معتبرہ مین لکھا ہوا ہے اور عربی زبان مین یعرب بن قحطان نے اول ہی اول شعر کہا ہے جو سام بن نوح کی اولاد مین تھا اور یہی یعرب زبان عربی کا موجد ہے اور فصاحت و بلاغت کا ایجاد بھی اسی سے ہوا ہے اس کی طبیعت کلام موزون کی طرف بہت راغب تھی اور کوئی بات سجع اور قافیہ سے خالی نہوتی تھی ؛

اور شعر عربی فارسی کے شعر سے پہلے کہا گیا ہے اور اہل فارس فصاحت و بلاغت مین عرب کے تبع ہین اور فارسی مین اول ہی اول شعر بہرام گور شاہ فارس نے جو نوشیروان کے اجداد مین سے تھا کہا ہے چنانچہ بہرام گور کا اول شعر یہ ہے ؎ منم آن پیل دمان و منم آن شیر یلہ ؛ نام بہرام مرا کنیت من بوجبلہ ؛ اور صحیح یہہ ہے کہ سب سے اول ابوحفص حکیم سعدی نے شعر کہا ہے اور یہہ ہے ؎ آہوی کوہے در دشت چگونہ دودا ؛ یار ندارد دوست چگونہ رودا ؛ اور بعد ابوحفص حکیم کے سنہ [illegible] ہجری مین اشعار فارسی کا رواج ہوا اور اس وقت مین عنصری اور عسجدی اور فرخی مشہور ہوئے بعد ان کے سنہ [illegible] ہجری مین فلکی شروانی اور خاقانی اور رودکی نے شہرت حاصل کی اور یہہ سب اپنے وقت کے حکیم تھے جب نظامی گنجوی کا زمانہ پہنچا تو انھون نے جو ثقالت کلام مین باقی رہی تھی دور کی اور نہایت فصیح اور بلیغ کلام کہا بعد کو تمام شعرا نے ان کی تقلید کی ؛

باب ہفتم محاورات و اصطلاحات اہل زبان کے بیان مین

اس باب مین بھی محاورات سلیس اور اصطلاحات زیادہ کارآمد بترتیب حروف تہجی کتب لغت سے نکالکر لکھے جاتے ہین

حرف الف آئین بندی۔ کوچہ و بازار کا آراستہ کرنا بادشاہون کی آمد کیواسطے
آب انگور و آب انار و آب طرب و آب سرخ و آب آتشین۔ شراب۔ آب منجمد و آب خشک یعنی الماس
بلور۔ آب گوہر و آب مروارید۔ موتیا بند۔ آب بر آئینہ ریختن و زدن۔ دستور ہے کہ جب
کوئی سفر کو جاتا ہے تو اس کے پیچھے سبز پتے آئینہ پر رکھکر اس پر پانی ڈالتے ہین
کہ سلامت پھر آوے اور اسی کو گریستن آئینہ اور چشم تر کردن آئینہ بھی کہتے ہین
آب رفتہ در جو آمدن کسی نعمت کا زوال کے بعد پھر آجانا۔ آب در سبد کردن
بیفائدہ کام کرنا آب بر دست و پای کسے ریختن و کردن۔ کسیکی خدمتگاری کرنی
آب زیر کاہ انداختن۔ و آب بزیر کسے ہشتن و سر دادن۔ حیلہ و فریب کرنا
آب گرفتن۔ پانی لگنا۔ آب بروی کار آوردن۔ رونق دنیا۔ آب دہان خوردن
تحمل کرنا۔ آب شدن و آب در دیدہ داشتن۔ حیا کرنا۔ آب در جگر داشتن
صاحب مقدور ہونا۔ آب بپوست افگندن میوہ کا پکنا اور لڑکے کا بالغ ہونا
آب مردہ۔ بند پانی۔ آب بدہان آمدن۔ حریص ہونا۔ آب بازی۔ شناوری
آبی شدن معاملہ کام کا بگڑ جانا۔ آب بردن کار کام کا مشکل ہونا۔ آب از آتش
بر آوردن۔ محال کام کا سرانجام کرنا۔ آب سفر پانی ناموافق مزاج کے۔ آب
ریزان جشن کا نام ہے جو ساون کے مہینے مین ہوتا ہے اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ بعد قحط کے
یزدین بارش اسی مہینے مین ہوئی تھی اس وجہ سے اس خوشی کا نام آب ریزان
اور آب پاشان رکھا۔ آب انبار۔ پانی کا خزانہ۔ آب سیاہ۔ گہرا پانی۔ آب بے لجام خوردن
بیصرفہ کام کرنا اور کسیکا مال کہا جانا۔ آب دندان شکن ٹھنڈا پانی۔ آتش بید و
آفتاب۔ آتش تر شراب۔ آتش محلول گرم پانی یا گرم تیل۔ آتش زدن آگ لگانا

آتش زن۔ قفس اور چقماق۔ آدم ثانی۔ نوح علیہ السلام۔ آرزو شکستن حاصل ہونا
آرزو کا۔ آستین افشاندن۔ رد کرنا اور منع کرنا اور آفرین کرنا اور رقص و سماع کرنا
آستین زدن منع کرنا۔ آستین بر جبین و چشم کشیدن۔ دلاسا و غمخواری کرنا۔ آستین
کہنہ یا پارہ داشتن۔ مفلس ہونا۔ آش پختن۔ تدبیر کرنا۔ آشنا فروشی۔ آشنائی کی تعریف
کرنی آغوش دادن۔ بیخبر ہونا۔ آفتاب سوار صبح خیزہ اور شب بیدار۔ آفتاب لب بام
نزدیک بمرگ۔ آفتاب دادن دھوپ دینا۔ آفتابی شدن۔ ظاہر ہونا۔ آفتاب خوردن
محنت کرنا۔ آن دفتر را گاؤ خورد وہ حساب پاک ہوا۔ آواز گرفتن داشتن۔ گلا بیٹھ جانا
آہوی لنگ گرفتن ضعیفوں پر زور کرنا۔ آہ نکش۔ جو خوف کے مارے اچھی طرح نکیجا دنجے
آہن سرد کوفتن۔ کوشش بیفائدہ کرنی۔ ابد الباکن کردن۔ بے تامل بات کہنا۔ اجتماع
اہل نجوم کے نزدیک آفتاب و ماہتاب کا ایک برج مین جمع ہونا۔ احتراق۔ اہل نجوم کے
نزدیک آفتاب کا اور پانچ سیاروں مین سے کسیکا ایک برج مین آجانا آیات متشابہ
جن کے معانی مین حاجت تاویل کی ہووے۔ آیات محکمات۔ جن کے معنے
ظاہر ہون۔ ابن الوقت۔ جو مصلحت وقت کے بموجب کام کرے۔ ابن صبح
آفتاب۔ ابن السبیل۔ مسافر۔ ابن مقلہ۔ نام خوشنویس۔ ابرو زدن۔ راضی ہونا
ابرو نازک و تنگ کردن۔ ناز و غمزہ کرنا۔ اثنا عشری مذہب شیعہ۔ احرام
حاجیون کا حج مین بدون سیا کپڑا پہننا اور خوشبو وغیرہ کو اپنے اوپر حرام کرنا
۔ اختر در گذر۔ ساعت سعید۔ ارباب حجت۔ اہل منطق۔ ارد کپ پرانی۔ ظرافت کرنا
اور گوز مارنا۔ از جا بر داشتن۔ رتبہ بڑھانا۔ از جا بر آمدن۔ بیحوصلگی کرنا
از دور بوسہ زدن۔ بہت تعظیم کرنا۔ از کسی کشیدن۔ ستم اٹھانا

از کف دست مو بر آمدن ۔ محال بات کا واقع ہونا۔ از ہم در گذشتن و از خر افتادن
مر جانا ۔ از طرف بر شکستن ۔ کنارہ کرنا۔ از تہ ریش گذشتن فریب دینا۔ از جا
در آمدن ۔ اچھی حالت سے بُری میں آجانا۔ از چشم اُفتادن بے اعتبار ہونا
از راہ اُفتادن ۔ راہ بھولنا۔ از جا رفتن ۔ مضطرب ہونا۔ از بن دندان نہایت
رغبت ۔ از دہان یا از سر تو زیادہ است ۔ یعنے تیری طاقت سے باہر ہے
از جگر گذشتن ۔ نامردی کرنا۔ از پر کار اُفتادن ۔ بیکار ہونا از پوست بر آمدن
کمال شادمانی ۔ استرجاع ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا اشراقیین ۔ فرقہ
حکما کہ اپنے دل کی صفائی سے تعلیم و تحصیل کرتے تھے کسی اُستاد کے پاس
نجاتے تھے جیسے افلاطون اور بقراط ۔ اعضا رئیسہ ۔ دل و دماغ و جگر وغیرہ
الماس دندان شدن ۔ کمال عاجزی کرنا۔ الف قامتان ۔ پلکین ۔ الف بتن کشیدن
محبت یا غم مین سینہ پر داغ الف کی صورت بنانا۔ الف بر خاک کشیدن شرمندہ ہونا
ام القریٰ ۔ مکہ معظمہ ۔ ام الکتاب ۔ قرآن و لوح محفوظ و سورۂ الحمد ۔ ام الخبائث
شراب ۔ انگشت نما ۔ کامل و مشہور و رسوا ۔ انگشت پیچ ۔ عہد و پیمان ۔ انگشت
در دہان شدن ۔ متاسف ہونا۔ انگشت بر لب زدن ۔ باتو نپر لے آنا ۔ انگشت
بر حرف نہادن ۔ عیب پکڑنا ۔ انگشت بدندان گرفتن ۔ تعجب یا حسرت کرنا
انگشت بر چشم نہادن ۔ قبول کرنا ۔ انگشت بر جبین نہادن سلام کرنا ۔ انگشت
بر در زدن ۔ دروازہ کھلوانا ۔ اہل بخیہ ۔ خراباتی ۔ اہل ذمہ کافر مطیع شاہ
اسلام باد موحدہ باد دست مسرف و مفلس ۔ بالین پرستہ
بیکار و آرام طلب ۔ باد سنج ۔ خام طمع اور بیفائدہ کام کرنیوالا ۔ باد تریح

- دم مسیح باد آورد- پرویز کا دوسرا خزانہ جو قیصر روم نے اُس کے خوف جزیرہ مین بھیجنا چاہا تھا اور ہوا کے سبب مُلک پرویز مین پونہچگیا- بادگیر ہوا کی کھڑکی- باد بروت و باد ریش- تکبر و لاف- باد فروش- خوشامدگو اور بھاٹ- باد خوان- بھاٹ- باد شرط- ہوا کے موافق- باز خوردن- ملاقات ہونا- با خود بر نیامدن- بے اختیار ہونا آب رسیدن بنا نیو کا مضبوط ہونا اور گھر کا گر پڑنا- باد پیمودن- بیفائدہ کام کرنا- بال تدرو ابر- باد در بروت افگندن تکبر کرنا اور شیخی مارنا- باریک شدن- لاغر ہونا- باریک رسیدن- کام کو غور اور خوبی سے بتدریج انجام دینا- بازار زدن- نفع خاطر خواہ لینا- بالین شکستن تھوڑی تعظیم کرنی- بازی خوردن- فریب کھانا- باد بدامان کردن- غرور کرنا- یا امر غیر ممکن کو ظاہر کرنا- بار افگندن- فروکش ہونا- باد در کلہ داشتن- غرور اور لاف کرنا- باطن زدہ- دعاے بد مین گرفتار ہونے والا- باغ سبز نمودن- فریب دینا- با فلان چہ داری- تجھکو اُس سے کیا خصومت ہے بانگ خلیل اللہی کشتی والے جب حریف کو اُٹھا کر زمین پر پٹکتے ہین تو اللہ اکبر کہتے ہین اُس سے مراد ہوتی ہے بہ بینی رسیدن مرنے پر پونہچ جانا اور جینے سے تنگ ہونا- بہ بینی خط بر زمین کشیدن- کمال فروتنی کرنا- پیوست افتادن- عیب جوئی کرنا- بپوست گفتن- اشارہ سے اور در پردہ بات کہنا- بہر کار بودن- با قاعدہ ہونا- تن برداشتن و بر گرفتن بڑی بات کا تحمل کرنا- بت راہ- سد راہ بچشم کردن- انتخاب کرنا- بچشم گفتن- منظور کرنا- بجان آمدن- عاجز ہونا-

بحر روان۔ کشتی بحرین۔ دریاے روم و فارس۔ بخت سفید۔ اچھا نصیب۔ بخام
کشیدن۔ چمڑے سے مڑھنا اور مجرم کو کھال مین کسنا۔ بخیہ از روے کار
افتادن۔ راز کا فاش ہونا۔ بدست کم گرفتن۔ حقیر سمجھنا۔ بدست و دندان چسپیدن
ہمت اور رغبت سے مصروف ہونا۔ بدجلو۔ سرکش گھوڑا۔ بدزہرہ۔ ترسناک
بروز فلان نشیند۔ یعنے اُس کے موافق تباہ ہو۔ ببال دیگرے پرواز نمودن
دوسرے کی مدد اور حمایت سے کام کرنا۔ بروے آب آوردن۔ ظاہر کرنا
برروے ایستادن۔ مقابلہ کرنا۔ بریسمان کسے بچاہ افتادن۔ کسی کی بدولت
بلامین پڑنا۔ برو درماندن۔ شرمندہ ہونا۔ بریسمان عجب افتادن۔ مکار آدمی سے
پالا پڑنا۔ برخویش تاختن۔ مہلک چیز کا ارادہ کرنا۔ برطبع خوردن۔ ناپسند آنا
برروو دیدن۔ شوخی کرنا۔ برزدہ رو۔ چیچک کے داغ چہرہ پر رکھنے والا
برسر آمدن۔ غالب ہونا۔ بربناگوش زدن۔ طاچہ مارنا اور خبردار کرنا۔
برابر دیدن۔ استقبال کرنا۔ بروز سیاہ نشاندن۔ خراب کرنا۔ بر چیزے چشم
سرخ کردن۔ کسی چیز کی طمع کرنی۔ برطاق بلند نہادن۔ اعلے مرتبہ پر پونہچانا
یا بلند جگہ رکھنا کہ دوسرے کا ہاتھہ نہ پونہچے۔ بریخ زدن و نوشتن۔ فراموش
کرنا اور نابود کر دینا۔ برگ سبز فرستادن۔ کسی کو اپنے مقابلہ کے سیئے بلانا
بروت کسے ریختن۔ مغلوب کرنا۔ بروت کسے را پنبہ نہادن۔ تمسخر کرنا۔ برتالب
زدن۔ مہیا کرنا۔ برشکستن۔ کنارہ کرنا۔ برآب بستن۔ سیراب کرنا۔ براہ بردن
بسر کرنا۔ برانگشت پیچیدن۔ یاد رکھنا اور مشہور کرنا۔ بردر جلال زدن
غصہ ہونا۔ بر زلف حرف راندن۔ کثرت سے کلام کرنا

بسر زلف صحبت داشتن۔ پریشان ہونا۔ بسر پیچیدن۔ منت سماجت کرنا
بسر پا آمدن۔ مرض شدید سے شفا پانا۔ بسر کسے گردیدن۔ تصدق ہونا بغداد
خراب یا کہنہ یا خالی۔ خالی پیالہ۔ بلاگردان۔ قربان۔ بلاکردن کار عجیب کرنا
بلند شنیدن۔ اونچا سننا۔ بار بستن دنبہ بستن۔ سفر کرنا۔ بند بستن
توقع اور طمع رکھنی۔ بوقلمون۔ کپڑا یا جانور رنگا رنگ کہ صبح معلوم ہو
اور شام اور۔ بوسہ بلب خویش زدن۔ کشتی کے لئے خم ٹھوکنا اور
ہاتھ ملانے۔ بو الہیجا و بو تراب۔ کنیت حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔ بوحنیفہ
کنیت امام اعظم نعمان بن ثابت رح۔ بہند رفتن حنا۔ مہندی کا ایسا رچنا کہ
سیاہی مارنے لگے۔ بہار کردن۔ قے کرنا۔ بہرام چوبین نام ہرمز کے امیر
لشکر کا چونکہ وہ لاغر تھا۔ اس لیے چوبین کہلاتا تھا۔ بیور بروزن زیور
دس ہزار کو کہتے ہیں۔ بیت المعمور۔ مسجد آسمان چہارم مقابل کعبہ۔ بیت اللطف
کسی خانہ۔ بیت الشرف۔ دو برج جس میں کسی کو سات سیاروں میں سے سعادت
حاصل ہو۔ بیت الحرام و بیت العتیق۔ کعبہ۔ بیت المال۔ وہ گھر جس میں مال غنیمت
اور لاوارثی رکھا جاوے۔ بے سر و دل۔ بے پروا۔ بیت الحزن۔ حجرہ یعقوب
علیہ السلام۔ بے سکون۔ چلبلا شخص جو قرار نہ پکڑے بیت الغزل۔ بہترین
عمدہ بیت۔ غزل کی بینی زدن۔ انکار کرنا۔ بیحضور شدن بیمار ہونا۔ بیرہ برداشتن
پکا ارادہ کرنا۔ بیضہ در سر یا در کلاہ کسے شکستن۔ کسی کو مغلوب یا رسوا کرنا
بے سکہ۔ بیقدر۔ بینی کوہ۔ پہاڑ کی چوٹی آگے کو نکلی ہوئی۔ بیارہ۔ بیلدار
درخت مثل کدو وغیرہ کے۔ بے اندامی بے ادبی۔ بے قرینگی

کسی بات مین یکتا ہونا * باء فارسی پاسے ترسا۔ پیالہ شراب۔ پلے کر
ناپچنے والا۔ پاشنہ کوب۔ دوسرے کا پیچھا کرنے والا۔ پابرکاب
جانے پر طیار۔ پاسے برنج۔ انعام قاصد۔ پابند۔ مقید۔ پایمرد۔ مددگار۔ پاژند
چھٹا پاکار پیادہ وخدمتگار۔ پا افزار۔ کفش۔ پاغوشش غوطہ۔ پاے کلاغ
قلم۔ پادنگ۔ دہان۔ کوٹنے کی ڈھینکلی۔ پالنگ۔ باگڈور پالا کوتل گھوڑے کو
کہتے ہین اُسی سے یہہ نکلا ہے۔ پاے در گل۔ گرفتار وحیران۔
پامال۔ خراب۔ پا وراز کشیدن لیٹنا اور دعوی کرنا۔ پاے ماچان
مجرم کو ایک پانوٗ پر کھڑا کر کے اُسی کے ہاتھ سے کان پکڑوانا۔ پا بقدر گلیم
دراز کردن۔ اپنی استعداد کے موافق کام کرنا۔ پا بسنگ آمدن۔ خطرہ اور
مانع پیش آنا۔ پایین پرستی۔ خدمتگاری۔ پاے نہادن بر چیزے۔ کسی
چیز کا ترک کرنا۔ پختہ خوار۔ آرام طلب۔ پر شکستن مرغ۔ اڑنیکو طیار ہونا۔
پر بادشدن۔ مغرور ہونا۔ پرانیدن۔ شیخی کرنا اور تعریف مین مبالغہ کرنا
پریخوان۔ جادوگر۔ پس خم گرفتن وپس سر گردانیدن۔ مُنہ پھیرنا۔ پس کار نشستن
مقصود کو چھوڑنا۔ پس آوردہ۔ وہ لڑکا جو منکوحہ کے ساتھ آوے یعنے ربیب
پشت دست بر زمین نہادن۔ بہت عاجزی کرنا۔ پشت پا زدن۔ کسی چیز کا
رد کرنا۔ پشت چشم نازک کردن۔ تغافل کرنا یا رنجش نازآمیز کرنا۔ پشت دست
خائیدن افسوس وندامت کرنا۔ پشت گرمی۔ تقویت۔ پل شکستن محروم
اور غرق کرنا۔ پنج نوبت۔ نوبت پنجوقتی یا اذان پنجوقتی۔ پنجگنج۔ حواس خمسہ
یا نماز پنجگانہ یا پرویز کے آٹھ خزانون مین سے پانچ خزانے

باد آورد یعنی شائگان اور گنج گاؤ اور گنج عروس اور گنج سوختہ اور گنج شاد آورد
پنج ارکان حج۔ احرام اور سعی اور وقوف عرفات اور وقوف مزدلفہ اور
طواف۔ پنبہ دہان۔ کم سخن۔ پنبہ کردن۔ عاجز اور نرم کرنا۔ پنج ارکان اسلام
کلمہ نماز روزہ حج زکوٰۃ۔ پوست تخت۔ فقیروں کا بستر شیر وغیرہ کے
کھال کا۔ پوست کندن۔ ظاہر کرنا اور عیب بیان کرنا پوست کندہ گفتن
برملا اور صریح کہنا۔ پہن چشم۔ شوخ اور بیحیا۔ پہلو تہی کردن۔ کنارہ کرنا
پہلو زدن۔ برابری کرنا۔ پہلو دادن۔ مدد کرنا۔ پہلو خوردن۔ صدمہ اٹھانا
پہلو نہادن لیٹنا۔ پہلو دزدیدن کسی کام سے خفیہ باز رہنا۔ پیش دست
نائب و پیش کار۔ پیر سر ندیپ۔ آدم علیہ السلام۔ پے سفید منحوس
پیش خورد۔ کھانے کی چاشنی پیش آمد۔ سلوک۔ پیش نہاد۔ ارادہ۔ پیرانہ سر
وقت پیری پیش باز۔ استقبال کرنے والا پیشکش۔ نذرانہ پیش طاق
صحن گھر کا اور دروازہ کے سامنے کا۔ پیش آہنگ۔ لشکر اور قافلہ کے
آگے چلنے والا پیش بین۔ دانا۔ پیل افگندن۔ عاجز کرنا۔ پیر کنعان یعقوب
علیہ السلام۔ پیمانہ پر شدن۔ عمر آخر ہونی۔ پے کردن۔ کوچے کاٹنے
پیہ گرگ بر پیرہن مالیدن۔ مکر کرنا۔ پیرو۔ تابع۔ پیشرو۔ امام۔ پیشین گاہ
وقت نماز ظہر۔ پیر چہلسالہ۔ قوت عاقلہ جو ہم برس کی عمر میں کمال کو پہونچتی ہے
پیر افشانی۔ پیری میں جوانوں کے کام کرنے پیشدستی۔ سبقت اور چالاکی
تاج فوقانی تاج شمع۔ شعلہ شمع۔ تالیف۔ کئی کتابوں سے مضامین جمع کرنے تاویل
کلام کے ظاہر معنی چھوڑ کر احتمالی معنے لینے۔ تاب خانہ۔ حمام۔ تازہ دماغی

دانائی۔ تبرزد۔ قند سفید۔ تبرخون۔ صندل سرخ یا بقم۔ تبرزین۔ ایک قسم کا تبر کہ
سوار زین مین رکھتے ہین۔ تثلیث۔ چاند کا ایسے برج مین ہونا کہ کوئی ستارہ حمل
اس سے پانچوین یا نوین برج مین ہو۔ تجاہل عارفانہ۔ جان بوجھکر انجان بننا
تحت الشعاع۔ ماہ قمری کے آخر کے دو تین دن جس مین چاند بہت پاس ہونیکے
سبب سورج کے کرنون مین معلوم نہین ہوتا۔ تختہ بند۔ حبس اور قید۔ تختہ اول
لوح محفوظ۔ تختہ بر سر شکستن۔ خراب اور رسوا کرنا۔ تخم چیزے بر افتادن۔ نابود ہونا
تخت روندہ۔ گھوڑا۔ ترکی تمام شد۔ غرور کا خاتمہ ہوا۔ تربیع۔ چاند کا ایسے برج مین
ہونا کہ کوئی سیارہ چوتھے یا دسوین برج مین ہو۔ تر دماغ۔ سرخوش اور
نیم مست۔ ترازوے عدل۔ وہ ترازو جس کے دونو پلے ہین تولنے سے
کچھ کمی بیشی نہو۔ تر شدن۔ شرمندہ ہونا۔ تردامن فاسق و گنہگار۔ تر زبان
فصاحت سے کلام کرنے والا۔ ترکی کردن۔ ظلم کرنا۔ ترجمان۔ جو ایک شخص کی
زبان دوسرے کو سمجھاوے۔ ترک چین آفتاب۔ ترازوے پولاد وسنج
نیزہ۔ ترازو شدن۔ تیر یا نیزہ کا ایسی طرح لگنا کہ نصف نشانہ کے اندر اور نصف باہر
رہے اور برابر ہونا۔ ترازوی سنگ دن۔ جس کے دونون پلے کم و بیش ہون
تسدیس۔ چاند کا ایک برج مین ہونا اور دوسرے سیارہ کا تیسرے یا گیارہوین
برج مین ہونا۔ تسلسل۔ ایک چیز کا موقوف ہونا دوسری پر اور دوسرے کا تیسرے پر
اور کہین تمام نہونا۔ تصحیف۔ لفظ کے نقطون کا بدلنا۔ تضمین۔ دوسرے کے
کلام کو اپنے کلام مین لانا۔ تعقید۔ کلام مین ایسی تقدیم وتاخیر کرنی جس سے
معنے بسہولیت سمجھ مین نہ آوین۔ تعریض۔ کسی کو اشارۃً برا کہنا۔

تقدم بالشرف۔ ایک چیز کا دوسری سے باعتبار شرف کے بڑھکر ہونا۔ تلمیح۔ کلام میں کسی قصہ کی طرف اشارہ کرنا یا کسی علم کی اصطلاحات کو جمع کرنا۔ تنگ سال سالِ قحط۔ تنگ چشم۔ بخیل۔ تن زدن۔ چپ ہونا۔ تن در دادن۔ راضی ہونا تن آسانی۔ راحت۔ تنگ درزی۔ چپانی دوصل۔ تو و خدا۔ تجھے خدا کی قسم۔ تہ ریش گذشتن۔ فریب دینا۔ تہ نشان۔ تلوار کے قبضہ وغیرہ پر طلاو نقرہ وغیرہ کی گلکاری کندہ کی ہوئی تہ کردن زانو مؤدب بیٹھنا تیغ سوزن رباو سوزن وار۔ جو تلوار کہ تیزی کے سبب سوئی اٹھالے۔ تیر پرتاب وہ تیر کہ دور پھینکنے کے لیے کام آوے۔ تیغہ پشت۔ قطار پیٹھ کے مہروں کی۔ تیر چرخ۔ عطارد۔ تیز آور۔ مکار۔ تیر بکسے دادن کسی کو امن دینا۔ تیر کشیدن۔ دور کرنا۔ تیغ شدن۔ دور ہونا تیغ در ترنج بیان آوردن۔ امتحان کرنا ماخوذ قصہ یوسف علیہ السلام سے۔ تیر دو کمانہ۔ جو ٹپا کھاکر دوسری جگہہ لگے۔ تیر خانہ۔ کڑی۔ تیر سپک زخمہ و شکر زخمہ تیر پیخطا۔ تیغ دودم۔ دو باڑھی تلوار۔ تیغ کوہ۔ پہاڑ کا سر۔ تیرہ روزی مکاری۔ تیغ کشیدن بینی۔ مریض کی ناک کا گوشت خشک ہونا۔ تیر ہوائی جو تیر آسمان کی طرف پھینکیں ۞ ثار مثلثہ ثانی اثنین۔ مثل اور مانند ثالث ثلاثہ۔ تین معبودوں میں کا ایک معبود۔ ثالث بالخیر۔ ولد الزنا۔ ثلث ایک خط کا نام ہے۔ ثوابت۔ وہ ستارے کہ حرکت نہیں کرتے ۞ جیم تازی جام جہان نما۔ جام کیخسرو جس سے دنیا کی نیکی بدی معلوم ہوتی تھی۔ جان من و جان شما۔ تمکو میری قسم اور مجھکو

تمھاری۔ جاے فلان پیدا است و سنبست و خالی ست۔ اس مقام مین وہ جاے ہے۔ جاگیر۔ منصب کے ساتھہ کی جائداد۔ جا برلے کسے خالی کردن۔ کسی کو تعظیم سے اپنی جگھہ بیٹھلانا۔ جان بردن زندگی کاٹنا۔ جاگرم کردن کسی جگھہ دیر تک ٹھہرنا۔ جانشین۔ قائم مقام۔ جامہ گذاشتن سلاطین اور اولیا کا مرنا۔ جان درمیان داشتن۔ نہایت مہر و محبت۔ جبل رحمت عرفات کے پہاڑ کا نام۔ جبہ درویشان جاڑے کا آفتاب۔ جبین گرفتہ ترشرو جستہ رگ۔ خبردار۔ جفت کردن نظر۔ بغور دیکھنا۔ جفت ران۔ ہل چلانے والا۔ جگر بند پیش زاغ نہادن محنت و مصیبت اختیار کرنا۔ جگر داشتن تاب و طاقت رکھنا۔ جگر باختن ڈرنا۔ جگر گوشہ۔ فرزند عزیز۔ جنبش زنخ۔ مسخرہ پن۔ جنگ زرگری جنگ مصلحت آمیز کہ دوسرے کے دھوکا دینے کو ہو۔ جوانمرد۔ سخی۔ جوان کار دیدہ بہادر و تجربہ کار۔ جولانی۔ گھوڑا اور پیالہ۔ جہل مرکب۔ کسی امر کو واقع مین نجاننا اور یہہ سمجھنا کہ جانتے ہین۔ جہاد اکبر نفس کشی۔ جہاد اصغر۔ کفار سے لڑنا جیم فارسی چار ارکان و چار طبع آب و باد و خاک و آتش چار اسباب علت مادی اور صوری اور فاعلی اور غائی۔ چار آئینہ لڑائی کا لباس یعنے چار لوہے کے تختے بانات و مخمل مین مڑھکر سینہ اور پشت کے گرد لگاتے ہین۔ چار جوے بہشت پانی اور دودہ اور شراب اور شہد کی نہرین اور انکو چار خوان بھی کہتے ہین۔ چار تکبیر نماز جنازہ۔ چار ضرب۔ شغل صوفیہ اور چوتالا باجا۔ چار قب۔ ایک لباس امرا کا چار مذہب۔ حنفی۔ شافعی مالکی حنبلی۔ چارم اصطرلاب۔ قرآن مجید

چار میخ و چار شاخ۔ ایک قسم مجرم کے سزا کی۔ چار مغز اخروٹ۔ چار طاق راوٹی۔ چار دانگ۔ وہ چیز جو اپنی جنس کی چیزون سے دونی ہو۔ چار منزل شریعت ؛ طریقت ؛ معرفت ؛ حقیقت۔ چار مرغ خلیل۔ کبوتر کوا مرغ مور۔ چار طاق افگن۔ فراش۔ چار زبان بہت کلام کرنے والا۔ چار طوفان۔ طوفانِ آب نوحؑ کی قوم پر ہوا کا طوفان قوم ہود پر آگ کا طوفان قوم لوط پر خاک کا طوفان قوم صالح پر۔ چار کان آتشی و آبی و خاکی و بادی کہ گندک و موتی و زر و نبات قیمتی کی معدن ہین۔ چار شانہ۔ تنومند۔ چار موجہ گرداب چپ انداز۔ مکار چپ دادن و رفتن۔ مخالفت کرنا۔ چرخ انداز۔ تیر انداز۔ چرخ زدن۔ چکر باندھنا۔ چراغ از چشم پریدن۔ دماغ مین بہت صدمہ پونہچنا چراغ آسمانی۔ بجلی۔ چشم داشتن۔ توقع کرنا چشم زدن۔ پلک مارنا چشم بند عینک کا منتر اور جادوگر چشم شور۔ نظر بد۔ چشم خروس۔ گھونگچی چشم زاغ۔ بھیا چشم زخم۔ اثر نظر بد۔ چشم رسیدن۔ نظر لگنا چشم رسانیدن و کردن نظر لگانا چشم سیاہ کردن۔ حسد کرنا اور طمع رکھنا چشم سرخ کردن۔ طمع کرنا اور غصہ ہونا۔ چشم را آب دادن۔ تماشا دیکھنا چشم گرم کردن۔ نظارہ کرنا او جاگنا چشم درد داشتن۔ حیا کرنا چشم فرنگی۔ عینک چشم روشنی۔ مبارکباد چنبر جہانیدن۔ نیزہ پھرانا۔ چنبر بازی۔ ناچنا اور چکر باندھنا۔ چوگان زر۔ تلوار۔ چوب زن۔ پاسبانون کا افسر۔ چوگانی۔ وہ گھوڑا کہ چوگان بازی مین خوب دوڑے۔ چہ مہ کرد کہ او نہ خواہد کرد۔ اس کو وہان بولتے ہین کہ کوئی ایسا کام کرنے لگے جو اس سے بڑے سے بھی نہو سکے۔ چہار باد۔ پوروا پچھوا شمالی

جنوبی۔ چہرہ پرداز و چہرہ کشا۔ مصور۔ چہرہ خیز۔ روشن۔ چہرہ شدن۔ مقابل ہونا۔ چہار رکن۔ شامی و یمانی و عراقی و حجر اسود۔ چاروں گوشہ کعبہ کے۔ چیرہ دست۔ غالب۔ چینہ دانہ۔ پوٹا مرغ کا ؛ حاء مہملہ حاشا اور حاشا للہ۔ مقام قسم اور کسی کام سے بری ہونے مین بولتے ہین۔ حرف چشمہ دار جس حرف مین دائرہ ہو۔ حرف بارگیر۔ تکیہ کلام۔ حرف جو بردار۔ حرف خوبیا حرف گیر۔ عیب جو۔ حرف گلوسوز۔ سخن تند و تلخ۔ حرف کم۔ کلمہ حقارت حرف معجم نقطہ دار۔ حرمین۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ۔ حرامی۔ چور اور ٹھگ۔ حرف در کار کسے کردن۔ اُس پر اعتراض کرنا۔ حرف زدن۔ بولنا۔ حرکت نفسانی۔ جس حرکت سے روح کو حرکت ہو جیسے غصہ اور خوشی اور خوف و خجالت۔ حرارت عزیزی۔ گرمی سرشتی اس کا مقابل حرارت غریبی ہے جو گرمی خارجی ہو۔ حسن طلب کسی چیز کو اشارہ اور کنایہ سے مانگنا۔ حسن گلوسوز نہایت شیرین یا خوبصورتی۔ حساب نگرفتن۔ معتبر نجاننا۔ حسن برشتہ۔ وہ خوبصورتی جس کے رنگ مین سے سُرخی جھلکتی ہو۔ حفظ غیب۔ پیٹھ پیچھے کسی کو بھلائی یاد کرنا۔ خلم انداز۔ وہ شخص جس کا نشانہ خطا نہ کرے۔ حلقہ بگوش غلام و تابع۔ حلقہ بر در زدن۔ حال کی تفتیش اور گھر والے کو بلانا۔ حنا سر ناخن۔ چیز قریب بزوال۔ خواس خمسہ باطنی۔ حس مشترک۔ خیال واہمہ متصرفہ حافظہ۔ حواس خمسہ ظاہری۔ دیکھنا سُننا۔ سونگھنا۔ چکھنا۔ چھونا خاء معجمہ خاک برلب۔ چیز کے انکار مین قسم کھانا۔ خاربست وخاربند۔ کانٹون کی باڑ کھیت وغیرہ کے گرد۔ خارق یا خارق عادت

معجزہ اورکرامت۔ خارپشت سیہی ۔خاک جگرگیر۔زمین دلچسپ۔خاک خوردن
تیر کانشانہ پر نہ لگنا اور زمین پر گرنا۔خام سوز۔جو اوپر سے جلجاوے اور نیچے کچی
رہے۔ خانہ رس۔میوہ پال کا پکا ہوا۔خانہ بدوش۔مسافر بے تعلق
جس کا گھر بار نہو۔ خام ریش۔بیعقل ومسخرہ۔خانمان۔گھر بار۔ خانہ بر
خروسس باز کردن۔گھر کا اُجاڑنا۔خامہ زدن۔قلم کو قط دینا۔خار درراہ نہادن
کار مشکل سامنے کرنا۔خانہ کردن کمان۔کمان کے گوشوں کا وضع اصلی سے
ترچھا ہونا۔خامہ فرسائی لکھنا۔خاکدان وخاکدان دیو۔دنیا۔خاک مردہ زمین
بنجر جس مین سبزہ نہو۔ خام دست۔ناتجربہ کار۔خاتم بندہ خاتم کار
چیز دنیر ہاتھی دانت یا ہڈی کے گل بانٹنے والا۔خدا جواب دہد و خدا بردارد
اللہ تعالےٰ اُس کو موت دے۔ خدا خدا کردن۔ ڈرتے ڈرتے کام کرنا
خردہ فروش۔بساطی۔خرقہ تازہ کردن۔ نئے سر سے دوسرے کا
مرید ہونا۔ خرقہ از کسے پوشیدن۔اُس کا مُرید ہونا۔خرگرفتن۔احمق
فرض کرنا۔خر درپیش خانہ خودبستن و خر دراز بستن۔بیغم ہوجانا اور
اپنی شان ظاہر کرنا۔خرمن کہنہ بباد دادن۔پہلی دولت پرشیخی کرنا۔خرج
راہ شدن۔سفر مین مرنا۔خرمن ماہ۔ چاند کا ہالہ۔خرمہرہ۔سنکھ اور
کوڑی۔ خزان حنا۔زردی رنگ حنا۔خس بدندان۔یا بدہن گرفتن۔
عاجزی کرنا۔امان چاہنا۔خشک آوردن۔چپ رہنا۔خشک مغز یا
دماغ۔ دیوانہ۔خضراے دمن۔جو محبوب صورت کا اچھا اور نسل کا بُرا ہو
۔خط از خون نوشتن۔کمال عاجزی کرنا۔خط کشیدن۔محو کرنا اور سبزہ

نکلنا اور لکھنا۔ خط بر آب کشیدن۔ کار بیفائدہ کرنا۔ خط بر خاک کشیدن شرمندہ
ہونا۔ خلال مائدہ۔ سیو بنیان۔ خمیازہ خشک۔ آرزوے بیحاصل۔ خم زدن
بھاگنا۔ خم افلاطون۔ جس مٹکے مین افلاطون بوڑھا ہو کر بیٹھ رہا تھا۔
خمیازہ بر چیزے کشیدن۔ اُس چیز کا مشتاق ہونا۔ خم کسے خوردن۔
کسی کا فریب کھانا۔ خم اندر خُم داشتن۔ برابر ہونا۔ خمسہ متحیرہ۔ پانچ سیارے
سوا ے چاند سورج کے۔ خندہ جام۔ موج شراب جام۔ خندہ زمین۔
سبزہ کا اُگنا۔ خونبہا۔ جو مال خون کے عوض مقتول کے ورثا کو دیا جاوے۔
خوشہ چرخ۔ برج سنبلہ۔ خواب صیاد یا خرگوش۔ غفلت۔ خورشید سوار۔ سحرخیز
و بیدار دل۔ خویش دار۔ مرد احتیاط والا۔ خود سوار اور خود کام۔ خودرا ے
خون خروس یا ناموس۔ شراب۔ خواجہ تاش۔ غلام اور نوکر ایک
آقا کے۔ خوش غلاف۔ وہ تلوار کہ تھوڑی سی حرکت سے میان سے نکل آوے
۔ خوش قلم۔ جو کاغذ بہت صاف ہو۔ خورشید لب بام آخر عمر۔ خوش عنان مطیع
گھوڑا۔ خوشدامن۔ ساس۔ خود را بکسے رساندن۔ برابری کرنا۔ خود افگن۔
یکہ تاز۔ خود شکن۔ منکسر۔ خوے از لعل روان شدن۔ شرمندہ ہونا۔ خوش نشین
جو شخص جس جگہ چاہے رہ پڑے۔ خون گرمی۔ الفت۔ خود سازی۔ اپنا ظاہر سنوارنا
۔ خوردہ کار۔ دقت پسند۔ خیرہ سر۔ بیہودہ۔ و سرکش۔ خیرہ کش بے وجہ
مارنے والا۔ خیلتاش۔ ایک رسالہ کے نوکر اور ایک گروہ کے غلام۔ خیارک
بد جوران مین نکلتی ہے۔ خیر باد گفتن۔ رخصت کرنا اور ہونا۔ خیرہ راے
سست راے دال مہملہ دار الشفا۔ شفا خانہ۔ دار الضرب۔ ٹکسال۔ دار الحرب

ناک کنار۔ دامن شب۔ آخر شب۔ دارالسلطنت و دارالخلافت۔ بادشاہ کے رہنے کا شہر اور اس کو پایہ تخت اور دارالملک بھی کہتے ہیں۔ دارالبوار دوزخ دار وگیر۔ حکومت۔ دارالقرار و دارالنعیم و دارالسلام بہشت۔ دامن افشاندن غرور و ناز کرنا۔ دامن چیدن۔ کنارہ کرنا۔ دامن برزمین کشیدن غرور سے چلنا۔ دامن بدندان گرفتن تیز بھاگنا۔ داغ بریخ زدن کسی کو تکلیف دینی اس طرح کہ وہ ایذا نہ پائے۔ دائرہ عظیمہ و عظمی جو کرہ کو برابر دو ٹکڑے کرے ورنہ دائرہ صغیرہ ہوگا۔ دبیر فلک۔ عطارد۔ دبہ بپای فیل افگندن فتنہ برپا کرنا۔ دختر آفتاب شراب۔ در وبست۔ تمام۔ در ساعت۔ فی الفور۔ دریا تا ثالث۔ مینہ۔ درخورد سزاوار۔ درخوردن۔ ملنا۔ در یتیم۔ یکتا موتی۔ در پوستین یا پوست افتادن کسی کا عیب نکالنا۔ در پوست گفتن۔ اشارہ سے اور خفیہ کہنا درگرفتن اثر کرنا اور موافق آنا۔ در افتادن۔ بحث کرنا۔ در برآوردن۔ بند کرنا۔ درخط شدن خراب اور شرمندہ ہونا درآب و عرق افتادن بہت شرمندہ ہونا درآب و آتش بودن محنت و مشقت اٹھانا۔ در پاے چراغ کمر بستن۔ خدمت کے لیے مستعد ہونا۔ درازشدن۔ لیٹنا۔ در پوست درآمدن۔ واقف ہونا۔ دراز دست۔ ستمگار۔ درازنفس۔ بہت کہنے والا۔ دست بالا۔ غالب و مغرور۔ دست بر روے دست۔ بیکار دست پخت و دست پرور و دست آموز ہاتھ کا پالا ہوا۔ دست رنج و دست مزد۔ اجرت۔ دست برد۔ غلبہ۔ دست برسر۔ متحیر و متاسف۔ دست گیر مدد کرنے والا۔ دست افزار۔ اوزار۔ دست باف۔ آسان۔ دست و دل۔ قوت و ہمت۔ دست بردل۔ بیقرار

دست دادن۔ میسر ہونا اور مرید ہونا۔ دست کشستن۔ نا امید ہونا۔ دست یافتن۔ غالب ہونا۔ دست در آستین کشیدن۔ بیکار ہونا۔ دست ستون زنخ ماندن۔ حیرت مین رہنا۔ دست بر دل گذاشتن و نہادن۔ تسلی پکڑنا۔ دست از چیزے بر کندن۔ ترک کرنا۔ دست برابر گرفتن۔ دیکھنے کی تاب نہ لانی دست جستن۔ بھیک مانگنا۔ دست بدامان دادن۔ مرید ہونا۔ دست در پیش داشتن منع کرنا اور مانگنا۔ دست افشاندن۔ ترک کرنا اور رقص کرنا۔ دست بر سینہ کردن مشکین باندھنا۔ دستار بر زمین زدن۔ اپنا داد چاہنا۔ دشمن کام جو شخص کہ دشمنون کی مراد کے موافق ذلیل ہو۔ دعا کردن و گفتن۔ رخصت کرنا اور ہونا۔ دعوی بکرسی نشاندن۔ دعوی کو گواہون سے ثابت کرنا۔ دل شب آدھی رات۔ دل دادن۔ دلیر کرنا اور تسلی دینا۔ دل و جان بر ایکے کردن کسی کام مین اہتمام کرنا۔ دل بچیزے دوختن۔ متوجہ ہونا۔ دل گرفتن۔ رغبت کرنا۔ دلالت مطابقی۔ لفظ کا تمام معنی پر دلالت کرنا۔ دلالت تضمنی لفظ کا معنے کے جزپر دلالت کرنا۔ دلالت التزامی۔ لفظ کا لازم معنے پر دلالت کرنا دمکش جو گانے بجانے مین دوسرے کی آواز مین مدد اور ساتھ دے۔ دماغ سوختن بہت محنت کرنا۔ دُم خریدن۔ بیہودہ کام کرنا۔ دم خوردن۔ فریب کھانا دم بستن۔ چپ ہونا۔ دم زدن۔ بولنا اور دعوی کرنا۔ دماغ بیہودہ پختن۔ فکر عبث کرنا۔ دندان دراز۔ حریص۔ دندان سفید کردن۔ مسکرانا۔ دندان بکام فروبردن۔ کامیاب ہونا۔ دندان تیز کردن۔ طمع کرنا۔ دندان کنان۔ دزدیانہ دنبہ نہادن۔ فریب دینا۔ دندان سرخ کردن۔ رغبت کرنا۔ دندان

بخون بردن۔ صبر کرنا۔ دندان بر جگر افشردن۔ مرنے پر طیار ہونا اور مشکل
کام کی جرات کرنی۔ دندان نمودن۔ ہنسنا۔۔ دندان زنی۔ خصومت کرنا۔
دور دست وہ جگہ کہ وہاں پونہچنا مشکل ہو۔ دوپیکر۔ برج جوزا۔ دوچار۔ مقابل
اور یہہ صحیح بدون واو کے ہے۔ دورباش۔ نیزہ دوشاخہ کہ بادشاہون
کے آگے آگے جاتا ہے کہ اُس کو دیکھہ کر لوگ راہ سے علحدہ ہو جاتے ہین۔ دورنگ
منافق۔ دوازدہ مقام۔ راگ کے بارہ پردے راست صفاہان۔ بوسلیک
عشاق۔ زیر بزرگ۔ زیر کوچک۔ حجاز۔ عراق۔ زنگلہ۔ حسینی۔ رہاوی۔ نوا
دوازدہ امام۔ بارہ پیشواے دین علیؑ حسنؑ حسینؑ زین العابدینؑ محمد باقرؑ
جعفر صادقؑ۔ موسیٰ کاظمؑ۔ موسیٰ رضاؑ محمد نقیؑ۔ محمد تقیؑ حسن عسکریؑ۔ مہدی علیہم السلام
۔ دوست کام۔ جو شخص دوستون کی مراد کے موافق سرسبز ہو۔ دو صحن۔ آسمان
و زمین۔ دوزبان و دورو۔ منافق۔ دورخ نہادن۔ کسی کو بےبس کرنا
دود برآوردن۔ خراب کرنا۔ دوش زدن۔ آگاہ کرنا۔ دوستگانی۔ اپنی باری کا
پیالہ کہ دوسرے کو اخلاص کے باعث دیدین۔ دہ مردہ۔ بیہودہ گو۔
دہ زدہ۔ ویران گانو۔ دہل دریدہ۔ رسوا۔ دہ دلہ۔ بلہوس و بہادر
و پریشان۔ دہ یکے۔ دسوان حصہ جو پیداوار زمین سے لیا جاتا ہے۔ دیو
ہفت سر۔ کرۂ زمین۔ دیر بازہ۔ مدت دراز۔ دیدہ سرخ کردن۔ طمع کرنا۔ دیوار کسے
کوتاہ دیدن۔ کسی کو عاجز اور بدحال دیکھنا۔ دیوانہ را دیدن ماہ نو۔ اُس کے
جنون کا جوش مین آنا۔ ذوال معجمہ ذات الشمال۔ گنہگار۔ ذات الیمین ایماندار
ذوالفقار علی۔ نام تلوار حضرت علیؑ کا کہ اُس کی پشت مہرہاے پشت

کی طرح تھی۔ ذوالقرنین۔ نام ایک بادشاہ کا اور بعض سکندر کو کہتے ہین۔
ذوذوابہ و ذوذنابہ۔ ستارۂ دمدار ذلقعدہ و ذیحجہ۔ گیارھوان اور
بارھوان مہینا اہل اسلام کی سال کا۔ را مہملہ راس و ذنب۔ راہ کیت
یعنے آسمان پر ایک اژدہا کی صورت ہے اُس کے سر اور دُم کا یہ نام ہے۔
راس المال۔ سرمایہ۔ راز زمین۔ گل و سبزہ۔ راہ پیش گذاشتن۔ رہنمائی کرنا۔
راہ بریدہ۔ جو راستہ ٹھگون کے خوف سے چھوٹ گیا ہو۔ ربع مسکون۔ چہارم
حصہ زمین کا جس پر انسان رہتے ہین مراد ہفت اقلیم سے ہے۔ رجعت قہقری
ایڑیون کی طرف چلنا اور پچھلے پانو لوٹنا۔ رخ کسے بردن۔ اُس کو ذلیل کرنا
رخت بستن۔ سفر کرنا۔ رخت افگندن۔ ٹھہرنا۔ رسن باز۔ نٹ۔ رستخیز
قیامت۔ رشتۂ عمر۔ سالگرہ کا ڈورا۔ رشتہ دراز دادن۔ مہلت دینی اور
تنگ کرنا۔ رصد در کار بستن۔ کام کو بخوبی تمام کرنا۔ رکاب گران کردن۔
سوار ہونا۔ رگ جان۔ شریان۔ رنگ بست۔ پختہ رنگ کہ کبھی نہ بدلے۔
رنگ آمیز۔ نقاش۔ رنگ ریختن۔ بنیاد ڈالنی۔ رنگ نہ بستن۔ فائدہ نہ اٹھانا
رنگ بر رو شکستن۔ چہرہ کا رنگ اُڑنا۔ رنگ کردن۔ مکر کرنا۔ رنگ بر روے کار
آوردن۔ رونق دینا۔ رنگ برآب زدن و ریختن۔ تازہ منصوبہ نکالنا۔ روے
دست۔ حقیر و خوار۔ رواق صبح۔ آسمان۔ روح مجرد۔ و روح القدس
و روح مکرم و امین۔ جبریل۔ رو سفید۔ معزز و ممتاز۔ روئداد۔ ماجرا۔
روز بازار۔ رونق۔ رو بدیوار۔ حیران۔ روشناس۔ جان پہچان
والا۔ رو کش۔ شرمندہ۔ روز اُمید و بیم۔ قیامت روزہ مریم۔ خاموشی

روز دیر شدن۔ دن کا ضائع ہونا۔ رو بنا فتن۔ توجہ نملی۔ روغن قاز
مالیدن خوشامد کرنا۔ اور فریب دینا۔ روانداختن۔ سوال کرنا۔ روی دستی
خوردن۔ فریب کھانا اور طمانچہ کھانا۔ روساختن۔ شرمندہ ہونا۔ رو
نداشتن و روا ز سنگ داشتن۔ بیحیا ہونا۔ رو فگندن۔ عاجزی کرنا
رو بچیزے آوردن۔ متوجہ ہونا۔ رو دادن توجہ کرنا اور حاصل ہونا۔ روزنامچہ
وہ کاغذ جس مین روزمرہ کا حال ہو۔ روز سیاہ۔ نحس دن۔ روح حیوانی
۔ جو تمام بدن مین دل سے پھیلتی ہے۔ روح نفسانی۔ وہ روح جو دماغ مین جاکر
کیفیت جدا پیدا کرتی ہے اسی کو نفس ناطقہ کہتے ہین۔ روح طبعی۔ جو جگر مین
جاکر جدا کیفیت حاصل کرتی ہے۔ راہ داشتن۔ انتظار کرنا۔ ریش بابا
ایک انگور کی قسم۔ ریش بر باد۔ مغرور۔ ریختہ دم وہ ہتھیار جس کی باڑ
گر گئی ہو۔ رنگ ریختن۔ خراب کرنا۔ ریش قاضی۔ شیشہ شراب کی ڈاٹ
ریش گاوی۔ حماقت۔ ریزہ سرائی۔ نغمہ گانا۔ ریشالی۔ بھیبتی و دیوثی۔
زاء معجمہ۔ زاہد خشک۔ عابد بے کیف۔ زانو زدن۔ مؤدب بیٹھنا۔ زبان بقفا
گل نافرمان۔ زبانگیر۔ جاسوس۔ زبان فروش۔ بہت کہنے والا۔ زبانیان
سرکش۔ اور دوزخ کے فرشتے۔ زبان دادن۔ وعدہ اور شرط کرنا۔ زبان
تر کردن۔ بونا۔ زبان بر دیوار مالیدن توکل اور قناعت۔ زبان سنگین
توتلی زبان۔ زبان بر خاک مالیدن۔ عاجزی کرنا۔ زبان ترازو۔ کانٹے کی
سوئی جس کے سیدھے رہنے سے وزن برابر ہوتا ہے۔ زبانبازی۔ برابری و خصومت
زر دست افشار سونا نہایت خالص و ملائم مثل موم کے جو خسرو پرویز کے پاس تھا

زرد گوشت۔ منافق۔ زر خشک و زر جعفری و زر دہ دہی و زر شش سری و زر مغربی و زر رومی۔ زر خالص۔ زلہ بند۔ جو ایک وقت کے بچے ہوئے کھانے کو دوسرے وقت کے لیے رکھ چھوڑے۔ زلہ ربا۔ فائدہ لینے والا۔ زمین مردہ۔ زمین خشک کہ قابل زراعت نہو۔ زندخوان۔ بلبل۔ زنخ زدن۔ بیہودہ بکنا۔ زنگولہ بستن۔ مرتبہ بلند حاصل کرنا۔ زہرہ باختن۔ نامردی کرنا۔ زہ بر زدن۔ حدبندی اور شیرازہ۔ زیر ہر کاسہ نیم کاسہ یافتن۔ کسی کا فریب ظاہر کر کے عجائبات دیکھنی۔ زیادہ سری۔ خودپسندی اور سرکشی۔ ژاژ خا۔ بیہودہ بکنے والا اور شیخی کرنے والا۔ سین مہملہ سایہ دست۔ مدد۔ سایہ دست ناز پروردہ سادہ لوح۔ بیشعور۔ ساقی کوثر۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ ساق عروس۔ نام شیرینی۔ سایہ برافگندن۔ توجہ کرنا۔ سال جلالی۔ سال شمسی جو جلال الدین ملک شاہ سلجوقی نے مقرر کیا ۳۶۵ روز اور چوتھائی دن کا ہوتا ہے سبک پا و سبک عنان۔ تیزرفتار۔ سبک ساز۔ فارغ البال۔ سبک سر و سبک مغز۔ فرومایہ و احمق۔ سبز کار۔ جو کام خوب کرے۔ سبع شداد۔ ہفت آسمان سبع الوان۔ ہفت رنگ سرخ۔ سیاہ۔ سفید۔ سبز زرد۔ کبود عباسی۔ سبع مثانی سورۂ الحمد یا قرآن۔ سبعہ معلقہ۔ وہ سات قصائد جو فصحاء عرب نے تفاخر کے لئے کعبہ کے دروازہ پر لٹکائے تھے۔ سبزہ بیگانہ۔ سبزہ خودرو۔ سبعہ سیارہ سات ستارے متحرک۔ خورشید۔ قمر مریخ عطارد مشتری۔ زہرہ۔ زحل سپید بخت۔ نیکبخت۔ سپید کار۔ پرہیزگار۔ سپیدہ دم۔ صبح صادق۔ سپرغم ناز بو۔ سپر انداختن و در آب انداختن۔ نامردی کرنا اور عاجز ہونا۔

سپر ے شدن۔ تمام ہونا۔ سینچی سر لے۔ کھیت والون کے جھوٹے اور دینا۔
ستارہ صبح۔ زہرہ سحر حلال۔ شعر و سخن فصیح و بلیغ۔ سخت خوردن۔ تصدیع
اٹھانا سخت کمان و سخت زہ۔ شہزور پہلوان سخت جان ۔ سنگدل
سدرۃ المنتہی۔ مقام جبرئیل ساتوین آسمان پر۔ سراپا۔ تمام اور بترتیب
وصف محبوب کے تمام اعضا کا۔ سرد رہوا۔ پریشان۔ سر مہر چوب سرمہ
سلائی۔ سرحساب۔ خبردار اور آگاہ۔ سردست۔ فی الفور۔ سرو آزاد۔ سیدھا
اور آزاد اس وجہ سے بھی کہتے ہین کہ اسپر خزان نہین آتی۔ سربند۔ عہد و زمانہ
سرفلان شخص میخپد یعنی وہ زندہ اور ذی اعتبار ہے۔ سرد مہر۔ بیمحبت
سرچشمہ دار۔ کسی کام کا موجد۔ سررشتہ دار۔ منتظم۔ سرعشر۔ دس آیتین جو لڑکونکو
بسم اللہ کے وقت تبرکا دیتے ہین۔ سرانداز۔ گھونگھٹ اور اوڑھنے سرجوش
اول جوش کا گلاب وغیرہ اور چیز صاف و خلاصہ۔ سرخوش۔ مست
سرخط۔ تعلیم خوشنویسان اور نوکری کے یاد کی تحریر۔ سرہای گل گلابی جام
سرگرم۔ مستعد۔ سرت گردم۔ تیرے قربان جاؤن۔ سر بر خط نہادن
اطاعت کرنا۔ سرگران۔ مست۔ سرانگشتان عنابی کردن۔ کسی چیز کو رنگین
کرنے مین مصروف ہونا۔ سرآمدن۔ آخر ہونا۔ سرآوردن۔ تمام کرنا
سرکردن۔ شروع کرنا۔ سرزدن۔ ظاہر ہونا۔ سربرگرفتہ۔ نافرمان۔
سربازماندن۔ حیران رہنا۔ سرکہ فروختن۔ ترش رو ہونا۔ سرکہ جبین
ترش رو۔ سرمہ خوردن و سرمہ بگلو کشیدن۔ گونگا ہونا۔ سردادن۔ چھوڑنا
سر در سر چیزے کردن۔ کسی چیز کی طلب مین فنا ہونا یا چیز کی خواہش کرنی

سر نہادن۔ سونا۔ سر وا زدن۔ مُنہ پھیرنا۔ سر بند کسے گرفتن۔ کسی کام کی تہ
معلوم کرنا۔ سر پازدن۔ ٹھوکر مارنا اور رد کرنا۔ سر از چیزے بیرون آوردن
اُس کے عہدہ سے باہر آنا۔ سُرخ شدن۔ غصہ ہونا۔ سر خانہ رسانیدن
کمال کو پونہچانا۔ سر در کلاہ کسے نہادن۔ تابع ہونا۔ سر زدہ آمدن و رفتن
بیخبر آنا یا جانا۔ سر جنبانیدن۔ آفرین کرنا اور کسی کام سے باز رہنا۔ سر گرفتن
موافق نہونا۔ سر گوش گرفتن۔ فرمانبردار ہونا۔ سر زندہ۔ بڑے سر والا
سر کوچک۔ کمینہ۔ سرگوشی۔ کان مین بات کہنا۔ سر پرستی۔ تیمار داری
سست ریش۔ احمق۔ سعد اکبر مشتری۔ سفسطہ۔ وہ حکمت جس کی بنا
مغالطہ پر ہو۔ سفید کردن۔ ظاہر کرنا۔ سفید گردیدن۔ ظاہر ہونا۔ اور ر
معزز ہونا۔ سفید چشم۔ بیحیا۔ سقائے نیل۔ ابر۔ سقط فروش۔ جو گرا ہوا
میوہ جمع کر کے فروخت کرے۔ سکندری خوردن۔ سر کے بل گرنا
سلم۔ بدنی بیع کی قسم۔ سنگ پشت۔ کچھوا۔ سنگ بست۔ مضبوط
سنگین دست۔ جو دیر مین کام کرے۔ سنگسار۔ پتھر مار کر مار ڈالنا۔ سنگ
دشتی و سنگ امتحان و سنگ زر۔ کسوٹی۔ سنگ در دہان انداختن چپ کرانا
سنگ در موزہ افتادن۔ بیقرار ہونا۔ سنگ رو۔ بیحیا۔ سنگ شدن بیماری
بیماری کا سخت ہونا۔ سواران آب۔ بُلبلے۔ سوختگی نفس۔ ہانپنا۔
سورۂ اخلاص۔ قُل ہو اللہ۔ سواد بر گرفتن۔ پڑھنا۔ سواد کردن
لکھنا۔ سوفسطائی۔ حکیم مغالطہ باز۔ سوزن عیسٰے وہ سوئی جو آپ کے
دامن مین رہگئی تھی اور جس کے باعث فلک چہارم ہی پر رہے۔

[handwritten marginal note, illegible] ۱۲-۱۲-۱۲

لگے نہ بڑھے۔ سہ بعد۔ طول و عرض و عمق۔ سہ روح روح حیوانی و نباتی و
جمادی۔ سہ خواہران۔ تین ستارے بنات النعش کے۔ سہ اسپہ
کمال جلدی۔ سیاہ کاسہ و سیاہ دست۔ بخیل۔ سیاہ مست۔ بدمست
سیماب در گوش۔ بہرا۔ سیاہ سال۔ خشک سال۔ سیاہ گلیم و سیہ کام و
سیہ خانہ۔ بدبخت۔ سیاہ چشم۔ پرند شکاری۔ سیہ زبان۔ کل جیبھا۔ سیاہ
شدن زبان۔ بُرا کہتے کہتے زبان کا تھک جانا۔ سیر در لوزینہ کردن۔ خوشی میں
غم کر دینا۔ سیر آمدن۔ تنگ ہونا۔ سیاہ نامہ۔ بدکار۔ سینہ باز و درنگ
شین معجمہ شاہ مغرب۔ ہلال۔ شاہ مشرق۔ آفتاب۔ شاہ بیت
قصیدہ یا غزل میں سے عمدہ تر شعر۔ شاخدار۔ دیوث و متکبر۔ شانہ سر
ہدہد۔ شاخ بدیوار۔ مغرور و گردنکش۔ شادی مرگ۔ جو خوشی دفعتہً
آنے سے موت پیدا کرے۔ شانہ در آب گذاشتن۔ آرائش کے لئے طیار
ہونا۔ شانہ گردانی۔ منہ پھیرنا۔ شادخواری۔ شراب پینا۔ شب زندہ دار
عابد۔ شب اندر روز۔ دھوپ چھانو کپڑا۔ شب گرد۔ کوتوال۔ شبگیر زدن
رات کے آخر میں چلنا۔ شتر دلی۔ نامردی۔ شراب طہور۔ شراب بہشتی۔
شرح کشاف خواندن۔ بہت بکنا۔ ششدر۔ حیران۔ شش روزہ۔ دنیا کہ
چھ روز میں بنی۔ شش دانگ۔ کامل۔ شش ارکان۔ چھ ضروری چیزیں
ہوا کھانا پینا۔ حرکت و سکون بدن۔ حرکت و سکون نفس۔ خواب و بیداری
استفراغ و احتباس۔ شش خاتون۔ چھ سیارہ سوا آفتاب۔ شقائق نعمان
لالہ۔ سرخ کہ منسوب ہے نعمان بادشاہ عرب کی طرف جو پہاڑ سے اس کا بیج لایا تھا

شکر خند۔ مسکرانا۔ شکر ریز۔ جو نوشہ اور دلہن پر نثار کرین۔ اور خوشی کے رونے کو بھی کہتے ہین۔ شکر رنج و شکر رنگ۔ ناراض۔ شکر لنگ۔ کسی قدر لنگڑا۔ شکستہ رنگ۔ زرد رنگ۔ شکنجہ کردن۔ تکلیف دینا۔ شکستہ ناخن۔ بے قوت شکم خاریدن۔ بہانہ کرنا۔ شکم در خویش دزدیدن۔ ڈرنا۔ شکم بندہ۔ حریص۔ شمع ایمن تجلی نور الٰہی۔ شمار بدست چپ کردن۔ سیکڑون اور ہزارون کو گننا۔ شور بخت۔ بدبخت۔ شور چشم۔ جس کی نظر ضرر پہنچاوے۔ شورہ پشت۔ شوخ۔ شیر خدا۔ حضرت علیؓ۔ شیشہ باز۔ مکار۔ شیخ رئیس۔ بوعلی سینا۔ شیشہ بر سنگ خراب۔ شیشہ دل۔ نامرد۔ شیشہ بر سر بازار شکستن۔ افشاء راز کرنا۔ شیخ نجدی۔ شیطان۔ صاد مہملہ۔ صاحب فراش۔ بیمار اور جس بیمار سے چارپائی پر سے نہ اٹھا جاوے۔ صاحب قران۔ جس بچہ کے رحم مین آنے یا پیدا ہونے کے وقت مین قران عظمی پڑے۔ صاحب الزمان۔ مہدی علیہ السلام۔ صباغ زمین۔ آفتاب۔ صباغ فلک۔ ماہتاب۔ صبح آخرین و دوم۔ صبح صادق۔ صد برگ گیندا۔ صدقہ جاریہ۔ جو خیرات ہمیشہ جاری رہے۔ صغرے۔ دلیل کا پہلا جملہ۔ صوابدید۔ تجویز۔ صورت بازی۔ بہروپ۔ طاء مہملہ۔ طائر قدس و طائر عرش۔ جبریل۔ طاؤس علوی آشیان۔ آگ۔ طاس باز۔ تھالی پھینک کر لکڑی پر لینے والا۔ طبل از زیر گلیم بر آمدن۔ راز کا فاش ہونا۔ طبل در زیر گلیم بودن۔ راز کا پوشیدہ رہنا۔ طبل خوردن۔ کنارہ کرنا۔ طبائع اربعہ گرم و سرد و تر و خشک۔ طرفدار نجم۔ مریخ۔ طرف بستن۔ حاصل کرنا۔ طرف شدن۔ مقابل ہونا۔ طرف گرفتن۔ حمایت

اور گوشہ نشینی۔ طرح کردن وریختن و انداختن۔ بنیاد ڈالنی۔ طشت از بام افتادن۔ رسوا ہونا اور راز کا کھلنا۔ طفل شب۔ چاند۔ طفل مکتب۔ نو آموز۔ طفل ہندو۔ آنکھ کی پتلی۔ طفل چہلروزہ۔ آدم علیہ السلام۔ طمع خام۔ تمنا امر ناممکن کی۔ طفیل۔ نام شاعر کوفی کہ بدون بلائے مجلس مین جاتا تھا اب مجازاً ہر شخص ناخواندہ کو کہنے لگے عین مہملہ عالم آب۔ حالت مینوشی عالم برزخ مقام روحون کا مابین موت اور قیامت کے۔ عالم صغیر جسم انسان عرض عمر۔ لذت زندگانی۔ عرق ریز۔ خادم اور بہت سعی کرنے والا عرق کردن و عرق ریختن۔ شرمندہ ہونا۔ عقل اول و فعال و کل جبریل عقد انامل۔ انگلیون پر شمار کرنا دہنے ہاتھ پر اکائیان اور دہائیان اور بائین پر سیکڑے اور ہزار ہوتے ہین۔ عقول عشرہ۔ دس فرشتے حکما کے نزدیک خدا تعالے نے اول ایک فرشتہ پیدا کیا اُس نے دوسرا فرشتہ اور آسمان اول پیدا کیا دوسرے نے تیسرا فرشتہ اور دوم آسمان پیدا کیا اسی طرح نو آسمان اور دس فرشتے ہوئے دسوین نے تمام عالم پیدا کیا۔ عکس نقیض۔ جملہ مین مبتدا کی نقیض کو خبر کرنا اور خبر کی نقیض کو مبتدا کرنا اس طرح کہ اصل جملہ اور عکس دونو ایک سے ہون صدق اور کذب اور کلی اور جزئی ہونے مین۔ عکس مستوی۔ جملہ کی مبتدا کو خبر اور خبر کو مبتدا کرنا۔ علم کلام علم عقائد یعنے منقول کو دلائل عقلی سے ثابت کرنا۔ علم شدن۔ ظاہر ہونا علم لدنی۔ وہ علم کہ بدون اُستاد کے حاصل ہو۔ عنان تاب۔ وہ گھوڑا کہ باگ کے اشارہ پر رہے۔ عنان دادن۔ دوڑانا۔ عنان بر عنان۔ برابر۔ عنان درزیدن۔

باز رہنا۔ عنان گران کردن۔ گھوڑا ٹھہرانا۔ عین الکمال۔ چشم بد۔ عیب بردن عیب کا ظاہر کرنا **غین معجمہ** غائب باز۔ وہ شاطر کہ حریف سے غائب بیٹھکر کھیلے۔ غاشیہ باف ریش۔ مسخرہ۔ غاشیہ بردار۔ خادم۔ غنچہ آب۔ حباب۔ غوغائیان گلبن۔ بلبلین۔ **الفا** فانوس خیال۔ وہ چراغ جس کے گرد گھومتی تصویرین لگاتے ہین۔ فتنہ بر چیزے شدن۔ عاشق ہونا۔ فذلک۔ تتمہ اور تفصیل حساب کا مد جمع۔ فرو کش شدن۔ ٹھہرنا اور اُترنا۔ فرزین نہاد۔ کج نہاد فرا گرفتن سیکھنا اور یاد کرنا۔ فرش افگندن۔ عاجز کرنا۔ فرمان رسیدن۔ اجل آجانی فرو خوردن۔ تحمل کرنا۔ فصل قریب۔ جو جنس قریب سے نوع کو جدا کرے۔ فصل بعید جو نوع کو جنس بعید سے جدا کرے۔ فصلی۔ وہ سال کہ اکبر بادشاہ نے ۹۶۳ھ مین باعتبار فصل کے مقرر کیا اور ابتدا اُس کی اساڑھ ماہ ہندی سے مقرر کی چونکہ ہندی مہینوں مین لوند بڑھتا رہتا ہے لہذا اب فصلی اور ہجری مین فرق بارہ برس کے زائد کا ہو گیا۔ فلک اطلس۔ نوان آسمان جس مین ستارے نہین اُسی کو فلک الافلاک بھی کہتے ہین۔ فن خوردن۔ دغا کھانا۔ فندق شکستن۔ بوسہ لینا۔ فندق زدن بائین ہاتھ کی مٹھی پر دہنے ہاتھ کی انگلی ایسی طرح مارنی کہ آواز نکلے۔ **قاف** قاضی چرخ۔ ستارہ مشتری۔ قدر انداز۔ تیر انداز کامل۔ قائم ریختن۔ عاجز ہونا قالب تہی کردن۔ بیہوش ہونا اور جگہہ دینا۔ قافیہ تنگ شدن۔ تقریر اور کام مین بند ہونا۔ قبا کردن۔ چاک کرنا۔ قدم بر سر چیزے نہادن۔ چیز کو ترک کرنا قزلباش۔ سپاہی اور لغوی معنی سُرخ سر کے ہین اسمعیل صفوی نے اپنی فوج کے لئے سُرخ ٹوپی بارہ گوشہ کی بنوائی تھی اس روز سے مجازاً سپاہی کے

معنے ہوئے۔ قضیہ۔ جملہ۔ قطرہ دزند۔ ابر۔ قطرہ زدن۔ دوڑنا۔ قفل وسواس
گورکھہ دھندا۔ قفا خاریدن۔ شرمندہ ہونا۔ قلم درکشیدن۔ کاٹ دینا۔ قلم
بناخن شکستن۔ سزا دینا۔ قلم درسیاہی نہادن۔ بدبخت لکھنا اور سزا دینا۔ قلم و۔ دوات
قند مکرر۔ لب محبوب۔ قوس قزح۔ دھنک اور اس کو قوس شیطان بھی کہتے ہین قوای طبعی
جاذبہ اور ماسکہ وغیرہ جن کا تعلق جگر سے ہے۔ قوا حیوانی۔ جو دل سے متعلق ہین
جیسے خوشی اور غصہ۔ قوای نفسانی۔ جو دماغ سے علاقہ رکھتے ہین جیسے واہمہ
اور حافظہ وغیرہ۔ قیاس۔ دلیل مرکب دو جملون یا زیادہ سے **کاف تازی**
کاربند۔ عامل اور مطیع۔ کافور خوار۔ سرد اور نامرد۔ کاغذ زر۔ قبالہ اور ہنڈوی
کاکل شمع۔ شمع کا دھوان۔ کارد باستخوان رسیدن۔ تنگ آنا اور قریب
بہلاک ہونا۔ کاسہ لیس۔ حریص۔ کاسہ بند کردن۔ خوشامد کرنا۔ کاسہ بر سر کسے
شکستن۔ رسوا کرنا۔ کار بجان رسیدن۔ موت کے گھاٹ لگنا۔ کار کسے
ساختن۔ مار ڈالنا۔ کاہ در دہن گرفتن۔ پناہ مانگنا اور عاجز ہونا۔ کاسہ
سرنگون۔ مفلس۔ کاہ کہنہ بباد دادن۔ شیخی کرنا۔ کار دست بستہ۔ مشکل کام۔ کبری
دلیل کا دوسرا جملہ۔ کباب تر۔ برف۔ کدخدا۔ صاحب خانہ۔ کشکدار۔ پاسبان
کف کردن۔ کھانا۔ کفن پارہ کردن۔ سخت بیماری سے شفا پانا اور آفت سے
بچنا۔ کلاغ گرفتن و کلاغ زدن۔ طعنہ مارنا اور ٹھٹھا کرنا۔ کلاہ بہ کلاہ کسے زدن
برابری کا دعوی کرنا۔ کلاہ بہ ہوا یا بر آسمان انداختن۔ نہایت خوش ہونا۔ کلاہ
افگندن و برکشیدن۔ تعظیم کرنا۔ کلاہ گوشہ شکستن۔ فخر کرنا۔ کلوخ۔ خشک لب بر
مالیدن۔ راز کا پوشیدہ رکھنا۔ کلک فرنگی۔ پنسل۔ کم چیزے گرفتن۔ ہیچ سمجھنا

کمر باختن - بے طاقت ہونا - کمر کشادن - ترک کرنا - کمان ابرو الخ
بلند آویختن کسی بڑے کام سے فخر کرنا - کند پیر - نہایت بوڑھا - کن فکان و کن
فیکون - عالم موجودات - کندہ کاری - سونے وغیرہ کی نقشکاری - کوچہ سلامت
ایک قسم کی نقب یا خندق جس مین سے سپاہ دشمن کے قریب جاتی ہی
کوتاہ نظر - جو انجام کو نسوچے اسی کو کوتاہ اندیش بھی کہتے ہین - کوک شدن
ساز کا موافق ہونا - کوہکن - فرہاد - کوچہ دادن - راہ دینا - کوچہ یافتن - راہ ملنا
کوچہ خموشان - قبرستان - کوچک دل - نازک دل - کیک درشلوار یا موزہ افتادن
بیقرار ہونا - کیفدان - نشہ او رمعجون کا ڈبہ کاف فارسی - گاؤ آہن بھالی
گاؤ درخرمن کردن - خراب و تباہ کرنا - گاؤ زادن - نفع کثیر پانا - گاؤ سفالین
شراب کا مٹکہ - گاؤ گردون - برج ثور - گران رکاب - مٹھا جانور - گران سر
متکبر - گرفتن خاطر - رنجیدہ ہونا - گرفتن چراغ - گل کرنا - گردن باریک - مطیع -
گران سنگ و گران سایہ - باوقار - گرسنہ چشم - بخیل و حریص - گران جان
سخت جان و سست - گرم خون - بڑا دوست - گرمجوش - بہت تپاک والا
گربہ بانبان فروشدن - کمال کامیاب ہونا - گرد برآوردن - پائمال کرنا - گربہ
کون و گربہ دربغل - مکار - گرون خار بدن حیرت ظاہر کرنا - گرہ بباد زدن بے بقا
کام پر تکیہ کرنا - گرگ باران دیدہ - آزمودہ کار - گرگ آشتی - کسی مصلحت کے
واسطے ظاہرین صلح کرنی - گستاخ دست - تیز دست - گسیل - رخصت کرنا -
گل مہتاب - چاندنی کے ٹکیے جو درخت کے نیچے زمین پر معلوم ہوتے ہین
گل شگفت - امر عجیب ہوا - گلگشت - سیر اچھی جگہ کی - گل حکمت - کپرو ٹی

گل سرسبد۔ سب سے بہتر چیز۔ گلزار ابراہیم۔ نمرود نے جب حضرت ابراہیم کو آگ میں ڈالا تھا وہ آگ سرد ہوگئی تھی اور گلزار بن گئی تھی اسی سے مراد

گل کردن۔ ظاہر ہونا اور بجھانا اور جلانا۔ گل فرستادن۔ مقابلہ کے لئے بلانا

گل زمین۔ اچھا قطعہ زمین کا۔ گل چیدن۔ پھول توڑنا اور سیر کرنا۔ گل بیگانہ پھول خودرو۔ گل سادہ۔ جس کا پیڑ چھوٹا ہو مثل نرگس اور لالہ کے گلستان باغ

گل و سبزہ۔ گنبد چار بند۔ دنیا۔ گنبد گل۔ غنچہ۔ گنجگاؤ جمشید کا خزانہ جو بہم گور کو ملا تھا۔ گندہ مغزی۔ تکبر کی بات کہنی۔ گوشت خر۔ چیز بیکار۔ گوش دادن

و کردن۔ سننا۔ گوی بردن۔ غالب ہونا۔ گوتازی۔ دعوی بے حقیقت۔

گیر و دار۔ حکومت۔ حرف لام۔ لاہوت۔ عالم ذات الٰہی۔ لاطائل۔ بیفائدہ

لالائی چشم۔ آنکھ کی پتلی۔ لاابالی۔ بیباک و بے پروا۔ اور عربی میں معنی یہ ہیں کہ میں پروا نہیں کرتا۔ لب چرا۔ میوہ وغیرہ کہ چند آدمی باہم بیٹھ کر بیچ میں رکھ لیتے ہیں اور کھاتے ہیں۔ لبیک کلمۂ ایجاب تعظیمی ہے یعنی حاضر ہوں خدمت کو۔ لب بلب جستن۔ بہت ڈھونڈھنا اور ہر شخص سے پوچھنا۔ لب زدن خاموش ہونا۔ لب و دندان داشتن۔ لیاقت رکھنا۔ لب گزیدن۔ افسوس کرنا

لب شیرین کردن۔ مسکرانا۔ لقمہ خلیفہ۔ ایک قسم کا حلوا۔ لنگر انداختن۔ قیام کرنا۔ لن ترانی۔ خودستائی۔ لیلۃ القدر۔ رمضان کی ستائیسویں شب۔ حرف میم ماہ نخشب۔ وہ چاند جو حکیم ابن مقنع نے پارہ وغیرہ کا بنایا تھا اور اس کی روشنی بارہ کوس تک ہوتی تھی۔ ماوراء النہر۔ توران

ماحضر۔ طعام قلیل جو وقت پر موجود ہو مارنہ سر۔ آسمان۔ ماہ

کنعان۔ یوسف علیہ السلام۔ ماہتاب بگز پیمودن۔ امر محال کرنا۔ ماہچہ۔ ایک شکل چاند کی چاندی اور سونے کی بناکر علم پر لگائی جاتی ہے ماہیچہ۔ سوئیسیان مبدءٔ فیاض۔ حق تعالی۔ مبادی۔ علم کے شروع کی باتین۔ مثلثہ آبی۔ سرطان عقرب حوت مثلثہ آتشی۔ حمل۔ اسد۔ قوس۔ مثلثہ بادی۔ جوزا۔ میزان دلو۔ مثلثہ خاکی۔ ثور سنبلہ جدی مجردات۔ ارواح و ملائک۔ مدبلبل۔ نالۂ بلبل مدلول۔ معنی۔ مذکر سماعی۔ جو مرد اپنی زوجہ کا مطیع ہو۔ مرحبا مہمان کے لیے بولتے ہین کہ اُس کا اکرام ہو۔ مُرغ چیلے۔ شبیر۔ مرگ پیچ۔ پگڑی کا وہ پیچ جو بل دیکر ٹھوڑی کے نیچے کو نکالتے ہین اور یہ بہادرون کے لئے تھا جو موت سے نہین ڈرتے تھے۔ مُرغ صبح یا سحر۔ بلبل یا خروس۔ مرکز چرخ۔ زمین مرگ نو مبارک باد۔ فتنہ تازہ برپا ہوا۔ مُرغ آتشخوار۔ چکور۔ مُرغ نامہ بر کبوتر۔ مرادف۔ ایک لفظ جو معنی مین دوسرے کا شریک ہو۔ مُرغ شب آہنگ بلبل۔ مرغ سلیمان۔ ہدہد۔ مسقط الراس۔ پیدائش کی جگہہ اور وطن مست گذا جس کی مستی حد سے بڑھگئی ہو۔ مشک را کافور کردن۔ سیاہ بالون کو سفید کرنا مشعل وادی کلیم۔ تجلی کہ موسی علیہ السلام پر ہوئی تھی۔ مشائین وہ فرقہ حکما کا کہ حقیقت اشیا کو دلائل سے معلوم کرتے ہین۔ مشک بر زخم افشاندن ایذا دینی اور زخم تازہ کرنا۔ مشک در شراب کردن۔ بیہوش کرنا مصرعہ تند یا برجستہ۔ مصرعہ خوب کہ بے فکر حاصل ہو۔ معدل النہار۔ وہ دائرہ کہ خط استوا کے محاذات مین آسمان پر ہے اور جس پر آفتاب کے پونہچنے سے دن رات برابر ہو جاتے ہین معلم ملائکہ۔ شیطان۔ مُعلم اول۔ ارسطو جس نے حکمت

سب سے پہلے لکھکر سکھائی پہلے حکما زبانی سکھاتے تھے معلق زدن۔ کلا بازی کھانا اور بازی کرانا معنی بیگانہ۔ معنی خوب کہ اس سے پہلے ویسے کسی سے نہوئی ہون۔ معانی۔ وہ علم جس سے فصاحت و بلاغت تعلق رکھتی ہے۔ معلم ثانی۔ ابو نصر فارابی جس نے ارسطو کی کتابون کا عربی مین ترجمہ کیا۔ مغز درسر کردن خاموش ہونا۔ مغز تر کردن۔ بات کہنا۔ مغربی۔ اشرفی۔ مقولات عشر۔ دس باتین جو ممکن مین پائی جاتی ہین یعنی مخلوق چیز یا جوہر ہوگی یا عرض جوہر اُس کو کہتے ہین کہ بذات خود قائم ہو اور عرض وہ ہے کہ دوسرے کے ساتھ قائم ہو اور عرض نو ہین۔ اوّل کیف یعنی کیفیت اور رنگ جیسے گرمی اور سیاہی دوم کم یعنی مقدار کہ اتنی لمبی اور اتنی چوڑی سوم این یعنی مکان مین ہونا چہارم متی یعنی وقت مین ہونا پنجم اضافت یعنی دوسری چیز کے ساتھ منسوب ہونا جیسے باپ ہونا یا بیٹا ہونا ششم وضع یعنی وہ صورت جو بلحاظ امور خارجی کے چیز کو حاصل ہو جیسے قبلہ رخ ہونا اور بیٹھنا اور کھڑا ہونا ہفتم فعل یعنی کام کے کرنے کی صورت ہشتم انفعال یعنی فاعل کا اثر قبول کرنے کی ہیئت۔ نہم ملک یعنی چیز کا کسی ایسی چیز سے گھرا رہنا جو اُس کے ساتھ رہے جیسے آدمی کے کپڑے۔ پس ایک جوہر اور نو عرض ملکر دس چیزین ہوئین ان سب کو مقولات عشر کہتے ہین۔ مقدمۃ الجیش ہراول اور لین ڈوری۔ مگس گیر۔ مکڑی۔ مگس ران۔ مورچھل۔ ملکوت۔ عالم فرشتوں کا۔ ممکن جس کا ہونا اور نہونا دونو ضروری نہون۔ منطقۃ البروج۔ آسمان کا وہ دائرہ جس مین آفتاب کا دورہ سالانہ ہوتا ہے اور اس مین یہ بارہ برج ہین حمل۔ ثور۔ جوزا۔ سرطان۔ اسد۔ سنبلہ۔ میزان۔ عقرب۔ قوس۔ جدی۔ دلو

خوت موش خر۔ گلہری۔ موش کور۔ چھچھوندر۔ موے دماغ۔ عیش مین
خلل ڈالنے والا۔ موبرآوردن زبان قلم۔ قلم لکھنے سے رہجانا۔ موبربن تیغ
کشیدن۔ کمال غضب مین آنا۔ موبکف برآمدن۔ کام کا محال ہونا۔ موبرآوردن
زبان۔ امر محال کا ظاہر کرنا۔ موشک دوانی۔ فتنہ انگیزی۔ مہر شفا۔ بیماری کا
گنڈہ۔ مہرہ چین و مہرہ باز۔ مداری۔ میم کاتب۔ اندھا۔ میرآخور۔ داروغہ
اصطبل۔ میر بحر۔ داروغہ گذر دریا۔ میر آتش۔ داروغہ توپخانہ۔ میدان دادن
کسی کی تعظیم کے لیے جگہہ خالی کرنی۔ مے درگریبان کردن۔ زبردستی شراب پلانا
میرزائی کشیدن۔ ناز اٹھانا۔ میل درچشم کشیدن۔ اندھا کرنا۔ میانداری
دلالی کرنا۔ حرف نون۔ ناخن آفتاب۔ اگ۔ ناسوت۔ عالم اجسام
ناداشت۔ مفلس۔ ناگرفت۔ اچانک۔ ناف پیچ۔ درپیچش۔ ناموس اکبر
شریعت و جبریل۔ ناتراشش۔ بے ادب و سفلہ۔ ناخورش۔ سالن۔ ناف
خاک یا زمین یا عالم۔ مکہ معظمہ۔ ناخن بدل زدن۔ اثر کرنا دل مین اور بیقرار کرنا
ناف زدن۔ بچہ کا نال کاٹنا۔ نام بریخ زدن۔ نام کا محو کرنا۔ نان درروغن
افتادن۔ خاطر خواہ کام بنجانا۔ ناخن بسنگ آمدن۔ مشکل پیش آنی
۔ ناخن گذاشتن۔ کمال خوف و عاجزی۔ ناف ہفتہ۔ منگل کا دن۔ نازل
منزلہ۔ قائم مقام۔ نتائج و آثار۔ حرارت و برودت و رطوبت و یبوست
اور موالید سہ گانہ۔ نحسین فلک۔ زحل و مریخ۔ نخل طور۔ وہ درخت جس پر سے
موسیٰ کو تجلی معلوم ہوئی تھی۔ نرگسی زدن چشمک مارنی۔ نستعلیق۔ خط
معروف مرکب نسخ اور تعلیق سے۔ نستعلیق گو فصیح اور بلیغ کلام

بولنے والا۔ نشخوار۔ جگالی۔ نصب العین۔ مدنظر۔ نظر یافتن۔ فیض اٹھانا
نعل در آتش۔ بیقرار۔ ساحرون کا دستور ہے کہ کسی کا نام گھوڑے کے
نعل پر لکھ کر اُس کو آگ مین رکھتے ہین کہ وہ شخص بیقرار ہوجاوے۔ نعل افگندن
بارگیتن۔ گھوڑے کا چلنے سے رہجانا۔ نعل چوبین۔ کھڑاؤن۔ نفس کل
عرش۔ نفی کردن۔ شہر بدر کرنا۔ نفس کشادن۔ کلام کرنا۔ نفس سوختن
ہانپنا سانس چڑھنا۔ نفس راست کردن۔ آرام لینا۔ نفس امارہ۔ بہیمی خواہش
بُری چیزون کی۔ نفس ناطقہ۔ روح۔ نقطہ جاگیر۔ زمین۔ نقطہ نوکریز
جو سیاہی کی چھینٹ قلم سے گرجاوے۔ نقطہ ریختن۔ رمل سے فال نکالنی
نقش زدن۔ داؤ لیجانا۔ نقش بدرستن۔ حسب مراد کام ہونا۔ نقش
بر آب کشیدن۔ بیفائدہ کام کرنا۔ نم نداشتن۔ مفلس ہونا۔ نمک خوردن
و نمکدان شکستن۔ نمکحرامی کرنا۔ نماز بردن۔ عاجزی کرنا۔ نوبر کردن۔ میوہ تازہ
اوّل کھانا یعنے نیا کرنا۔ نہال ساختن۔ بونا۔ نہانخانہ۔ تہ خانہ۔ نے نیست
چھپر۔ نیم کار جو دوسرے کی اوزار سے کام کرے۔ نیم درستیان
نیم لنگ۔ کمان کا چلّہ۔ نیم رنگ۔ ناقص اور رنگ اُڑا ہوا۔ نیم جان۔ عاشق
نیل بزبان رفتن۔ امر غیر ممکن کو شہرت دینا جس کو نیل کا ماٹ بگڑنا بولتے ہین
نیکی کردن و در آب انداختن۔ بدون توقع عوض کے نیکی کرنا۔ حرف واو
واسطۃ العقد۔ موتیون کے ہار کے بیچ مین سب سے بڑا اور
قیمتی موتی۔ واجب الوجود۔ حق تعالےٰ۔ وا ماند۔ بقا و قیام۔ واخوردن
وبرخوردن۔ ملنا۔ واکشیدن۔ زور یا حیلہ سے کچھ حاصل کرنا

خوت موشِ خر۔ گلہری۔ موش کور۔ چھچھوندر۔ موے دماغ شگافتن خلل ڈالنے والا۔ مو برآوردن زبان قلم۔ قلم لکھنے سے رہجانا۔ مو برتن تیغ کشیدن۔ کمال غضب میں آنا۔ مو بکف برآمدن۔ کام کا محال ہونا۔ مو برآوردن زبان۔ امر محال کا ظاہر کرنا۔ مو شگافی دوائی۔ فتنہ انگیزی۔ مہر شفا۔ بیماری کا گنڈہ۔ مہرہ چین و مہرہ باز۔ مداری۔ میم کاتب۔ اندھا۔ میر آخور۔ داروغہ اصطبل۔ میر بحر۔ داروغہ گذر دریا۔ میر آتش۔ داروغہ توپخانہ۔ میدان دادن کسی کی تعظیم کے لیے جگہ خالی کرنی۔ مے درگریبان کردن۔ زبردستی شراب پلانا۔ میرزائی کشیدن۔ ناز اٹھانا۔ میل درچشم کشیدن۔ اندھا کرنا۔ میانداری دلالی کرنا۔ حرف نون۔ ناخن آفتاب۔ اگ۔ ناسوت۔ عالم اجسام ناداشت۔ مفلس۔ ناگرفت۔ اچانک۔ ناف پیچ۔ درد پیچش۔ ناموس اکبر۔ شریعت و جبریل۔ ناتراشیدہ۔ بےادب و سفلہ۔ ناخورش۔ سالن۔ ناف خاک یا زمین یا عالم۔ مکہ معظمہ۔ ناخن بدل زدن۔ اثر کرنا دل میں اور بیقرار کرنا ناف زدن۔ بچہ کا نال کاٹنا۔ نام برنج زدن۔ نام کا محو کرنا۔ نان درروغن افتادن۔ خاطر خواہ کام بنجانا۔ ناخن بسنگ آمدن۔ مشکل پیش آنی۔ ناخن گذاشتن۔ کمال خوف و عاجزی۔ ناف ہفتہ۔ منگل کا دن نازل منزلہ۔ قائم مقام۔ نتائج و آثار۔ حرارت و برودت و رطوبت و یبوست اور موالید سہ گانہ۔ نحسین فلک۔ زحل و مریخ۔ نخل طور۔ وہ درخت جس پر سے موسیٰ کو تجلی معلوم ہوئی تھی۔ نرگسی زدن۔ چشمک مارنی۔ نستعلیق۔ خط معروف مرکب نسخ اور تعلیق سے۔ نستعلیق گو فصیح اور بلیغ کلام

بو سنے والا۔ نشخوار۔ جگالی۔ نصب العین۔ مد نظر۔ نظر یافتن۔ فیض اٹھانا۔ نعل در آتش۔ بیقرار۔ ساحرون کا دستور ہے کہ کسی کا نام گھوڑے کے نعل پر لکھ کر اس کو آگ مین رکھتے ہین کہ وہ شخص بیقرار ہو جاوے۔ نعل افگندن۔ بار ریختن۔ گھوڑے کا چلنے سے رہجانا۔ نعل چوبین۔ کھڑاؤن۔ نفس گل۔ خوشبو۔ نفی کردن۔ شہر بدر کرنا۔ نفس کشادن۔ کلام کرنا۔ نفس سوختن۔ ہانپنا۔ سانس چڑھنا۔ نفس راست کردن۔ آرام لینا۔ نفس امّارہ۔ وہ بھی خواہش بری چیزون کی۔ نفس ناطقہ۔ روح۔ نقطہ جاپگیر۔ زمین۔ نقطہ نوکریز۔ جو سیاہی کی چھینٹ قلم سے گر جاے۔ نقطہ ریختن۔ رمل سے فال نکالنی۔ نقش زدن۔ داؤ لیجانا۔ نقش بہ نشستن۔ حسب مراد کام ہونا۔ نقش بر آب کشیدن۔ بیفائدہ کام کرنا۔ نم نداشتن۔ مفلس ہونا۔ نمک خوردن و نمکدان شکستن۔ نمکحرامی کرنا۔ نماز بردن۔ عاجزی کرنا۔ نو بر کردن۔ میوہ تازہ اوّل کھانا یعنے نیا کرنا۔ نہال ساختن۔ بونا۔ نہانخانہ۔ تہ خانہ۔ نے نسبت۔ چھپیر۔ نیم کار۔ جو دوسرے کی اوزار سے کام کرے۔ نیمروز۔ سیستان۔ نیم لنگ۔ کمان کا چلّہ۔ نیمرنگ۔ ناقص اور رنگ اُڑا ہوا۔ نیم جان۔ عاشق۔ نیل بزبان رفتن۔ امر غیر ممکن کو شہرت دینا جس کو نیل کا ماٹ بگڑنا بولتے ہیں۔ نیکی کردن و در آب انداختن۔ بدون توقع عوض کے نیکی کرنا۔ حرف واو۔ واسطۃ العقد۔ موتیون کے ہار کے بیچ مین سب سے بڑا اور قیمتی موتی۔ واجب الوجود۔ حق تعالے۔ وا ماند۔ بقا و قیام۔ واخوردن و برخوردن۔ ملنا۔ واکشیدن۔ زور یا حیلہ سے کچھ حاصل کرنا

ویوم النشور۔ ویوم التنادر۔ روز قیامت۔ فائدہ جاننا چاہیے کہ محاورۂ دانان فارسی ہر معدود چیز کو چند لفظ سے بولتے ہین چنانچہ انکی تفصیل یہہ ہے۔

زنجیر۔ ہاتھی کے لیئے خاص ہے ؛ مہار۔ اونٹ کے لیے خاص ہے
سلک۔ ہار کی قسمین ؛ طاقہ زربفت۔ مخمل۔ اطلس۔ بانات وغیرہ
ضرب۔ لاٹھی بندوق توپ تپنچہ وغیرہ ؛ ساز۔ باجے کی چیزین ؛
دستہ۔ تیر کے لئے ؛ جلد۔ کتاب و چمڑا ؛
فرد۔ قالین وغیرہ فرش کی اشیا اور ورق کاغذ ثوب آستین دار کپڑا۔
نفر۔ آدمی کے لیے مگر شرط یہہ ہے کہ خدمتگار یا ملازم یا مزدور یا رذیل ہووے مثلاً دو نفر حجام
راس۔ لادنے اور دودھ کے جانور جیسے گھوڑا۔ خچر۔ گدہا۔ گائے بکری وغیرہ اور ہرن اور گینڈے کو بھی لکھتے ہین ؛
دست۔ شکاری پرندون مثل باز وغیرہ کے لیے اور ڈھال اور خلعت کے لیے
قلادہ۔ درندون کے لیے جیسے شیر چیتا کتا بندر ریچھ۔ لنگور اور خرگوش کو بھی لکھتے ہین ؛
منزل۔ خیمہ۔ قنات کشتی مکان۔ پلنگ۔ چوکی ہودہ۔ عماری۔ زین پالکی۔ بہل۔ چھکڑا ؛
قطعہ۔ قیمتی جواہرات۔ الماس ولعل و فیروزہ وغیرہ اور خط اور کھیت تالاب و باغ
قبضہ۔ کاٹ کے ہتھیار۔ مثل تلوار و خنجر و مثل قبض و چاقو اور کمان کو

بھی لکھتے ہین

جفت۔ موزہ۔ جوتا۔ کفش۔ کلٹرا اون۔ اور زیور کا جوڑا مثل بازوبند وکنگن وغیرہ کے

مبلغ۔ روپیہ اور اشرفی کے لیے مگر یہ لفظ شمار سے پیشتر آتا ہے کہتے ہین کہ مبلغ دو اشرفی اور مبلغ چار روپیہ ؛

موازی۔ گٹھہ اور بیگہہ اور ٹکا اور فلوس اور من اور سیر کے لیئے اور یہہ لفظ بھی شمار سے پہلے آتا ہے جیسے موازی دو بیگہہ ؛

دانہ۔ موتی اور مونگا اور میوہ کے اقسام مثل انار وسیب وغیرہ ؛

عدد۔ برتنون کے اقسام اور یہہ لفظ ایسا عام ہے کہ بہت جگھہ اس کا استعمال ہوسکتا ہے مثلاً دو عدد الماس اور تین عدد بندوق اور چار عدد قالین وغیرہ ؛

تنبیہ سوا ئے لفظ مبلغ اور موازی کے اور سب الفاظ شمار کے بعد بولے جاتے ہین۔ مثلاً پنج نفر مزدور و چہار راس اسپ وغیرہ ؛

باب ہشتم

اقسام نثر و نظم اور عیوب شعر اور اغلاط کلام کے بیان مین مشتمل تین فصلون پر

فصل اول اقسام نثر و نظم مین۔ نثر کی تین قسمین ہین مرجز مسجع عاری۔ **مرجز** وہ نثر ہے جس کے دو فقرون کے کلمات مقابل باہم ہموزن ہون اور قافیہ نہ رکھتے ہون جیسے صرف اوقات بے ذکر واہب کارساز وخرج انفاس جز شغل خالق کردگار عین نقصان ست ؛ مرجز مشتق رجز سے ہے جو ایک بحر سبک کا نام ہے۔ اور مسجع سجع سے نکلا ہے

جس کے معنی آواز کبوتر اور قمری کے ہین اور اصطلاح مین مسجع اُس نثر کو کہتے ہین جس کے فقرون کے آخر کے کلمات مین قافیہ ہو اور اسی کو مقفٰے بھی کہتے ہین۔ اب سجع کی تین قسمین ہین۔ ایک متوازی کہ قافیہ کے کلمات شمار حروف مین برابر ہون اور اخیر حرف دونون مین مشترک ہو جیسے از دوست مہجورم و بر فراق مجبور کہ لفظ مہجور و مجبور شمار حروف مین برابر اور تمامی دونو کی حرف ر پر ہے ؛

دوسرا سجع مطرف کہ دونو لفظون کا حرف آخر ایک ہی ہو مگر شمار حروف مختلف ہو جیسے مرد با وقار خجستہ اطوار ست کہ وقار و اطوار کے آخر مین ر مشترک ہی مگر اول مین چار حرف ہین اور دوسرے مین پانچ۔ سوم سجع متوازن کہ دونو لفظون کے شمار اور وزن ایک ہون مگر حرف اخیر دونون مین جدا ہو جیسے فقیر اور جلیس کو قافیہ مین لائین اور اگر ایسے کلمات دونو فقرون مین جمع کرین کہ ہر ایک لفظ ایک فقرہ کا اپنے مقابل کے لفظ فقرہ ثانیہ کے ہموزن اور حرف آخر مین متحد ہو تو ایسے نثر کو مرصع کہتے ہین جیسے بالوف حقائق گویا است و بصنوف دقائق جویا اور شعر کے دونو مصرعون مین اگر ایسے الفاظ جمع ہون تو اُس کو بھی مرصع کہین گے۔ اور نثر عاری وہ ہے جس کے فقرات نہ مرجز ہون نہ مسجع اور عاری کے معنے برہنہ کے ہین یعنے نثر مذکور دونو تکلفات سے برہنہ اور خالی ہے۔ یہہ قسمین نثر کی باعتبار الفاظ کے ہین اور معنے کے لحاظ سے نثر کی دو قسمین ہین۔ سلیس اور دقیق۔ سلیس وہ ہے جس کے معنی بسہولت سمجھہ مین آجائین۔ اور دقیق وہ ہے جس کے معنے دقت سے سمجھے جائین

اور ان مین سے ہر ایک کی دو قسمین ہین۔ سادہ اور رنگین۔ سادہ وہ ہے
جس مین مطلب کو بدون رعایت مناسبات کے ادا کیا ہو اور رنگین وہ ہے
کہ ادائے مطلب مین ایک طرح کے الفاظ کی رعایت کی ہو مثلاً شروع مین
اگر بہار کا ذکر آیا ہے تو آخر تک اُسی کی مناسبات لکھدے یا علم کا ذکر آیا تو
اُس کے مناسبات لکھے اور علے ہذا القیاس +
اور نظم کی قسمین دس ہین۔ قصیدہ۔ تشبیب۔ غزل۔ مثنوی۔ رباعی۔
مستزاد۔ فرد۔ قطعہ ترجیع بند۔ مسمط +
قصیدہ کے معنی لغوی مغز سطبر کے ہین اور بعضون کے نزدیک قصد سے
مشتق ہے اور قصد کے معنی لغت مین کسی جانب یا کسی چیز کی طرف متوجہ
ہونا ہین۔ اور چونکہ مقصود شاعر کا قصیدہ تھا اس واسطے اس نام سے موسوم ہوا
اور قصیدہ کی دو قسمین ہین۔ تمہیدیہ۔ اور خطابیہ۔ تمہیدیہ وہ ہے کہ اول چند
اشعار بطور تمہید لکھ کر اُس کے بعد مدح شروع کرین تمہید کے معنی لغت مین
فرش بچھانا ہین اور فرش سوا ے جلیس کے کسی اور کے لئے نہین بچھاتے ہین
اور یہان مراد جلیس سے نام ممدوح اور مدح ممدوح سے ہے جو بعد تمہید کے
لکھتے ہین اور قصیدہ تمہیدیہ کے واسطے کئی چیزین لازم ہین۔ اول ممدوح کے
حسب حال تمہید لکھنا۔ دوسرے بعد تمہید کے مدح ممدوح کی طرف آئین شایستہ اور
دلچسپ رجوع کرنا تیسرے اول ضمیر غائب سے اُس کی صفات بیان کرین بعد اس کے
خطاب کر کے چند ابیات ممدوح کی تعریف مین لکھین اور اس ضمن مین اپنے دل کا مطلب
ظاہر کر کے دو تین شعر دعائیہ کہکر ختم کرین اور کہتے وقت ممدوح کے مرتبہ کا

لحاظ رکھین اگر ممدوح سلاطین اور اُمرا مین سے ہو تو اُس کے مناسب الفاظ سنجیدہ لکھے جائین اور اگر انبیا اور اولیا اور مشائخ اور علما مین سے ہو تو جو کلمات اور اصطلاحات انکے شان کے لائق ہون استعمال کیئے جائین ایسا نہو کہ محاورہ مین جو کلمات حمد و نعت و منقبت مین لکھے جاتے ہین وہ سلاطین و امرا کی مدح مین لکھی جائین اور ایسے ہی برعکس اس کے اسباب مین تمیز شرط ہے قصیدہ تمہیدیہ کی مثال جیسے عرفی کا قصیدہ نعت مین جس کی تمہید یہہ ہے ؎ سپیدہ دم چو زدم آستین بشمع شعور ؛ شنیدم آیت استفتحوا ز عالم نور ؛ اور قصیدہ خطابیہ وہ ہوتا ہے جس مین تمہید نہین لکھتے مطلع ہی سے خطاب کر کے ممدوح کی مدح شروع کرتے ہین جیسے عرفی کا قصیدہ جس کا مطلع یہہ ہے ؎ ای مہر تو جان آفرنیش ؛ نعت تو زبان آفرنیش ؛ اور قصیدہ مین ۱۹ یا ۲۰ بیتون سے کم نہونی چاہئین اور زیادہ کی کوئی حد نہین اور قصیدہ گوئی مین متقدمین کا اتباع چاہیئے نہ متاخرین کا اس لیے کہ متاخرین کو اس فن مین مہارت کلی حاصل نہین ہے اُنکی غزل اور قصیدہ کا روزمرہ ایک ہی طور کا ہے اور یہہ درست نہین قصیدہ اور غزل کے روزمرہ مین مغائرت کلی ہے اور نیز قصیدہ کو اُس کے مضمون کے اعتبار سے کسی نام سے مسمے کرتے ہین مثلاً جس مین مضمون عشق ہو اُس کو عشقیہ کہتے ہین اور بہار والے کو بہاریہ اور شیخی والے کو فخریہ اور شکایت آسمان کا ذکر ہو تو حالیہ اور اگر شہر کے اوجڑنے اور اسکے لوگوں کی پریشانی کا ذکر ہو تو شہر آشوب اور دنیا کی پریشانی کا مذکور ہو تو جہان آشوب کہتے ہین

تشبیب لغت مین ایام شباب کے ذکر کرنے اور حال معشوق کے وصف کرنے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین اُن اشعار کو کہتے ہین جو قصیدہ کے شروع مین کسی چیز کی صفت مین لاتے ہین یعنی اشعار تمہید تشبیب کہلاتے ہین؛

غزل کے معنی لغت مین عورتون سے بات کرنے کے ہین اور غزل کی بیتین پانچ سے کم اور پندرہ یا سترہ سے زیادہ نہین ہوتین اور طاق ہونا ضروری ہے اور غزل مین سواے مضمون عشق اور حسن اور آوارگی اور شوریدگی اور آلام فراق اور ولولۂ اشتیاق اور آرزوے وصال اور تعریف خط وخال کی اور کچھ نہ لکھا جائے اور جو مضمون مطلع مین لکھا جائے مقطع تک وہی چلا جاے اور روزمرہ صاف فصحا کا سا ہو اور جنون آمیز اور عشق انگیز باتین اور یاس ونومیدی جسقدر غزل مین زیادہ ہوگی اُسیقدر دلچسپ اور مرغوب طبائع خاص وعام ہوگی اور ہر شعر دوسرے سے بلند اور برجستہ ہو **فائدہ** واضح ہو کہ قصیدہ اور غزل کے شعر اول کے دونو مصرعون مین قافیہ ہوتا ہے اوسکو مطلع کہتے ہین اور جو شعر مطلع کے بعد ہوتا ہے اُس کو حسن مطلع بولتے ہین اور جس شعر مین شاعر اپنا تخلص درج کرتا ہے یعنی شعر آخر کو مقطع کہتے ہین اور سب سے عمدہ شعر کو شاہ بیت بولتے ہین؛

مثنوی کے معنی ہین تثنیہ کیا گیا چونکہ مثنوی کی بیتون کے دونون مصرع ہم قافیہ ہوتے ہین اسلیئے مثنوی کہتے ہین اور اساتذہ کے نزدیک مثنوی کہنا تمام اقسام اشعار سے مشکل ہے اس فن مین فردوسی طوسی اور نظامی گنجوی کمال رکھتے ہین دوسری مثنوی گو مثل امیر خسرو

دہلوی اور مولوی جامی اور ہاتفی کے انکی تتبع ہین اور بالاتفاق مثنوی کے سات وزن ہین سوائے انکے دوسرے وزن ہین مثنوی کہنا اساتذہ کی نزدیک غلطی فاحش ہے کسیطرح جائز نہین اور داستان مثنوی کے لیئے تمہید شرط ہے اور ربط کلام کا سلسلہ واجب اور مثنوی کے دیباجہ مین کئی چیزین لازم ہین توحید۔ مناجات۔ نعت۔ مدح سلطان زمان ۔ تعریف سخن سخنوران سبب تالیف وتصنیف کتاب۔ مثنوی کے دیباجہ مین ان باتون کے موجد حضرت نظامی گنجوی ہین انسے پہلے مثنوی کو فقط قصہ سے شروع کیا کرتے تھے جیسے تحفۃ العراقین خاقانی اور مثنوی مولوی روم وغیرہ

رباعی جسے فارسی مین ترانہ کہتے ہین اس کا واضع رودکی ہے اور مثنوی کی طرح رباعی کے اوزان بھی علیحدہ ہین سوائے اُن کے دوسرے وزن مین نہین کہتے ہین چنانچہ رودکی نے ۲۴ وزن بحر ہزج سے نکال کر بارہ بارہ دو شجرون مین لکھے ہین۔ الغرض مراد رباعی سے جسے دوبیتی بھی کہتے ہین چار مصرعے ہین جن کا وزن اور قافیہ یکسان ہو اور رباعی کے تیسرے مصرعہ مین اگر قافیہ ہو تو مستحسن ہے اور جو نہو تو معیوب نہین اور رباعی کی دوسری بیت اول سے زیادہ بلند ہونی چاہیئے ؞

مستزاد اسے کہتے ہین کہ رباعی کے ہر مصرعہ کے بعد ایک دو لفظ زیادہ کرین اور الفاظ زائد وزن رباعی ہی کے اجزا ہوتے ہین او شعر اصلی کا مضمون اُنپر منحصر نہین ہوتا جیسے ؎ ہرچند کہ گلرخان دہر اند بسے ؞ با رنگ وصفا مثل تو بہ نیکوئی ندید ست کسے ؞ اے عشوہ نما ؞ دریاب تو غیر ازین کہ جان

افشانم ؛ اے یار عزیز ؛ ما رانبود ہیچ ہوا وہوسے ؛ جز خیر و بیا ؛ اور متاخرین شعرا اردو نے وزن رباعی کے سوا غزل مین بھی مستزاد کہا ہے ؛

فرد اُس شعر کو کہتے ہین جسکے دونو مصرعون مین سے ایک پر بھی قافیہ کا اطلاق نکر سکین اسلیے کہ اگر دونون مصرعے مقفی ہونگے تو وہ شعر قصیدہ یا غزل کا مطلع ہوگا اور جو مثنوی کا شعر ہوگا تو اوس کو بیت کہین گے اور جو ان دونون سے خارج ہو اوسے فرد کہتے ہین ؛

قطعہ کو اس لئے قطعہ کہتے ہین کہ مطلع سے قافیہ منقطع ہو گیا ہے اگر کسی قصیدہ یا غزل کا مطلع دور کرین قطعہ رہجاوے گا اور قطعہ کے اشعار دو سے کم نہین ہوتے اور زیادہ کی کوئی حد نہین ہے ؛

ترجیع بند۔ لغت مین ترجیع کے معنی لوٹنا۔ لٹنے کے ہین اور شاعرون کی اصطلاح مین یہ ہے کہ چند اشعار جن کا وزن و قافیہ یکسان ہو لکھکر ان کے بعد ایک شعر خاص اُسی وزن کا لائین ان سب کا نام بند ہوتا ہے۔ اگر ایسے کئی بند کہ جن کے آخر مین ایک ہی شعر خاص ہو جمع کرین تو مجموعہ ترجیع بند کہلائے گا۔ جیسے ساقینامہ ہے اور اگر ہر بند کے آخر کا شعر جداگانہ ہو تو اُس کو ترکیب بند کہتے ہین اور بند کے اشعار پانچ سے کم اور گیارہ سے زائد نہین ہوتے ؛

مسمط تسمیط سے مشتق ہے جس کے معنی لغوی موتیون کا لڑی مین پرونا ہین اور اصطلاح مین چند ایسے مصرعون کے جمع کرنے کو کہتے ہین کہ وزن و قافیہ مین کسی شعر کے مصرعۂ اول سے متفق ہون پس اگر مصرعہ اصلی پر دو مصرعے لگائین گے تو اُس کو مربع کہین گے۔ جیسے کسی کا شعر ہے ؎ نالۂ مرغان

شدہ بر فلک از ہر طرف ٭ باغ شدہ چون صنم باد شدہ چون سمن ٭ اس کے
اول مصرعہ پر کسی نے یہ دو مصرعے لگائے ہے ٥ ابر بوقت بہار چونکہ کشود دست
کف ٭ ژالہ نگر چون گہر لالہ سراسر صدف ٭ نالۂ مرغان شدہ الخ - پس یہ مربع
ہو گیا - اسی طرح تین مصرعہ زائد ہون گے تو مخمس کہلائے گا - اور چار والے کو
مسدس اور پانچ والے کو مسبع اور چھ والے کو مثمن اور سات والے کو متسع اور
اور آٹھ والے کو معشر کہتے ہین اور آٹھ سے زیادہ مصرعون کے ملانے کا
دستور نہین - اور اس قسم کے اشعار کہنے کا یہ طریق ہے کہ جتنے مصرعے ہوزن
اور ہم قافیہ جمع کرین آپسمین پیوند لفظی اور معنوی رکھتے ہون اور بیت اصلی کے
مصرعہ تک مسلسل اور نہایت چسپان و مربوط چلے جائین یعنی شروع سے آخر تک
ایک صورت کے ہون علحدہ معلوم نہون ٭

فصل دوم عیوب شعر کے بیان مین - عیوب شعر مین سے ایک مناقضہ ہے
اور مناقضہ شعر کے دو مصرعون کے درمیان بلندی اور پستی مضمون کے اختلاف کا
نام یعنی معنی مصرعۂ ثانی مصرعۂ اول کی نقیض ہون جیسے اس شعر مین شیخ سعدی کے
٥ یکے سیل رفتار ہامون نورد ٭ کہ باد از پیش وا ماندے چو گرد ٭ اول مصرعہ مین
اسپ کو سیل ہامون نورد کہا ہے اور مصرعہ ثانی مین اُس کو ہوا پر سبقت دی ہے اور
دونون مصرعون کے معنی کا تناقض ظاہر ہی اگرچہ مصرعۂ اول مین خوشخرامی کی جہت سے
سیل کے ساتھ تشبیہ دینی اور ثانی مین جولانی اور تیز روی کی جہت سے ہوا کے مشابہ
کہنے سے تناقض نہین رہتا مگر چونکہ یہ قیدین شعر مین مذکور نہین اسلیے شبہہ پڑتا ہے اور جیسے
انوری کے اس شعر مین ٥ ای ملک ترا عرصۂ عالم سر کوئی ٭ از ملک تو تا ملک سلیمان

سر ہوئے ؛ مصرعۂ اول مین ملک ممدوح کے مقابلہ مین تمام عالم کو گوشہ کوئی
ٹھہرایا ہے اور مصرعۂ ثانی مین ملک سلیمان کی برابر کر دیا ہے سو تناقضہ ظاہر ہے
مخفی نہ ہے کہ ایسے اشعار اگر کسی کی مدح مین واقع ہون تو مصرعۂ اول کو عروج
فے المدح اور مصرعۂ ثانی کو نزول فے المدح کہین گے اور کبھی کلام مین
اس کے برعکس بھی واقع ہوتا ہے یعنی نزول فی المدح عروج فی المدح پر مقدم ہوتا ہے
جیسے بادشاہی گھوڑے کی تعریف مین بدر چاچ کے یہ شعر ؎ آن قمر چہرہ و شب
پیکر و خورشید سیر کہ در امروز پس پشت نہد فردا را ؛ تیز کوشی کہ بمشرق اگرش ہا
گوئی ہیچ بمغرب بالف وصل نیفتد ہا را ؛ مصرعہ اول مین گھوڑے کو خورشید
سیر کہا ہے اور سورج چار پہر مین مشرق سے مغرب تک پہونچتا ہی اور دوسری
بیت مین کہتا ہے کہ اگر اُس گھوڑے پر چڑھکر مشرق مین کوئی شخص نعرہ
ہا ہا رے تو ایسا جلد مغرب مین پہونچ جاے کہ الف اور ہ کا وصل وہان پہونچکر ہو۔
دوسرا عیب تقدیم و تاخیر۔ وہ دو قسم ہا ہے۔ ایک یہ ہی کہ مصرعہ اول کا
مضمون دوسرے مین باندھا جاوے اور مصرعہ ثانی کا مصرعۂ اول مین جیسے
بیدل کے اس شعر مین ؎ چشمی است کہ باید بہ رخ ہر دو جہان بست ؛ گر رفتن ازین خانہ
درے داشتہ باشد ؛ مصرعۂ ثانی کا مضمون اول مین چاہیئے تھا اور اول کا
مضمون دوسری مین لکھنا مناسب تھا۔ دوسری قسم تقدیم و تاخیر لفظی یعنی لفظ
آگے پیچھے ہو جائین جیسے نظامی کے اس شعر مین ؎ چنان زد بر و ناوخ
نگرہ ؛ کہ ہم کالبد سفتہ شد ہم زرہ ؛ اول زرہ کے واسطے سفتہ شد کہنا
لازم تھا اس لئے کہ پہلے کالبد سفتہ نہین ہوتا بلکہ زرہ۔ یہ عیب عیوب حسن

یعنی سارا جہان نہیں ملک کا ایک کونہ ہے ۱۲

تقریر کی قسم میں سے ہے اور حضرت نظامی نے سکندر نامہ کے دیباچہ میں
پہلے ہی سے اس بات کا عذر کیا ہے کہ شاعر کو بعض جگہ ایسی ضرورت پیش آتی ہے
اس واسطے اُس کی خطا قابل گرفت نہیں چنانچہ یہ شعر اوسکا ہے ۵ بتقدیم و تاخیر
برمن مگیر ÷ کہ باشد گذارندہ را ناگزیر ÷ کبھی ضمیر کو بھی مقدم لاتے ہیں
جیسے سعدی کے اس شعر میں ۵ چو در دوستی مخلصم یافتی ÷ عنانم ز صحبت
چرا تافتی ÷ یعنی عنان از صحبتم چرا تافتی ÷
تیسرا عیب تعقید کلام ہے۔ اس کی بھی دو قسمیں ہیں۔ تعقید لفظی
اور تعقید معنوی۔ تعقید لفظی کلام میں اختلال الفاظ کا نام ہے جس کے سبب
مراد قائل بدلالت صریح نہیں سمجھی جاتی جیسے علی حزین کے اس شعر میں ۵
این سایہ بلند ز سرو ریاض کیست ÷ عمری درین ہوا است پر و بال می زنم ÷
دوسرے مصرعہ میں است رابطہ کا نہایت بیجا اور بے معنی تعقید لفظی ہے
اگر ضمیر شین لائی جاتی تو کچھ قباحت نہوتی اور اس طرح کہنا مستحسن ہوتا ع
عمریست در ہواش پر و بال می زنم ÷ جب مطلب فوت نہوتا ہو تب تعقید لفظی
جائز رکھتے ہیں جیسے سعدی رح کے اِس شعر میں ۵ تو نیکو روش باش تا بدسگال ÷
بنقص تو گفتن نیابد مجال ÷ گفتن کو لفظ نقص پر مقدم کرنا مناسب
تھا مگر جو مطلب فوت نہیں ہوتا ہے جائز رکھا گیا ہے۔ تعقید معنوی
کلام میں مضمون اور معنی کے اختلاف کا نام ہے جیسے جامی کے اس
شعر میں ۵ بیک جنبش دوبارہ سر نسودہ ÷ چو مہ ہر روز از برجے نمودہ ÷
چاند ہر روز برج سے نہیں نکلتا ہے اگر منزل کہتے تو تعقید معنوی نہوتی

تضمین دو قسم ہے۔ ایک یہہ کہ ایک بیت کے معنی دوسری بیت کے معنے کے ساتھہ علاقہ رکھتے ہوں یعنی جبتک دوسری بیت نہ پڑھیں اُس کے معنی سمجھہ مین نہ آوین۔ زمانہ قدیم مین اس طرح کی تضمین کو معیوب جانتے تھے مگر اب نہین جانتے ہین جیسے کسی اُستاد کے یہ دو شعر ہین ؎ ہر زمینے کاژدہا باشد درو ویران شود ؛ اژدہائے خرد آزادہ نیکو سیر ؛ ہر کجا باشد بود آباد دائم آن دیار ؛ سایۂ او نعمت ست و بود نش زیب ست و فر ؛ ایسے ہی عرفی کے یہ دو شعر ہین ؎ آنجا کہ دانش تو نہد رسم تقویت ؛ اے آیت شعور تو نازل بشان علم ؛ دست ضعیف جہل کہ در آستین شکست ؛ از عقل اولین بربایدعنان علم ؛ فارسی مین ایسی تضمین بہت ہین اور اس قسم کی تضمین کو عرف حال مین قطعہ بند بولتے ہین۔ دوسری قسم تضمین کی یہہ ہے کہ شعر یا غزل کسی کی لیکر اپنے اشعار کے ساتھہ پیوند کرین جیسے علی حزین کے تین شعرون مین کسی اُستاد نے پیوند لگاکر مخمس لکھا ہے مخمس ؎ بیاد آن پری کردم بلند از بسکہ غوغا را ؛ رسانیدم بگوش اہل گردون شور سودا را ؛ کجا رہ و صلاح و پارسائی بیخبر مارا ؛ بآب از آتش مے دادہ ام خاک مصلا را ؛ بباد از نالۂ نے بردہ ام ناموس تقوی را ؛ زہمراہان نہ یکدل بر سر خود مہربان کردم ؛ بر آئین جرس ہر چند صد شور و فغان کردم ؛ طفیل عشق آخر سرنوشت خود عیان کردم ؛ جبین را سجدہ فرسائی در پیر مغان کردم ؛ ببام کعبۂ دل میزنم ناقوس ترسا را ؛ چہ سازم چون کنم ہیہات امشب سخت حیرانم ؛ کہ دل از دست رفت و نوبت اُفتاد ست بر جانم ؛ تعرض چیست اے زاہد اگر من نامسلمانم ؛ برہمن زادۂ زنار بند سے بردہ ایمانم ؛

کہ سودا میکنم باکفر زلفش دین و دنیارا ؛
تخلیع اوزان نامطبوع و ناخوش اور ارکان ثقیل پر شعر یا غزل کہنا تخلیع کہلاتا ہے اور یہ بھی معیوب ہے ؛
تخالف قاعدہ اور محاورہ کے خلاف کلام لکھنا تخالف کہلاتا ہے جیسے اِس مصرع مین خلاف قاعدہ لفظ عہد کا عین تقطیع سے ساقط ہوتا ہے ع غلط کردم عہدِ جوانی بغفلت ؛ اور ایسے ہی خلاف محاورہ مثلاً سرمہ کشیدن کی جگھہ سرمہ دادن لکھنا ؛
تنافر ایسے الفاظ اور حروف جمع کرنا جن کا تلفظ طبیعت پر گران ہو خواہ قریب المخارج ہون یا بعید المخارج جیسے نظامی کہتے ہین ؎ چو پوسیدہ چوبے کہ در کنج باغ ؛ فروزندہ باشد بشب چون چراغ ؛ ایسے ہی فردوسی کا یہ شعر ؎ ز سمِ ستوران دران پہن دشت ؛ زمین شش شد و آسمان گشت ہشت
غرابت غیر مانوس الاستعمال کلمات لکھنے کا نام ہے چنانچہ خدا تعالی کو بجاے کریم کہنے کے سخی کہنا یا ناطق کہنا ؛
ضعف تالیف اہل زبان کے روزمرہ کے خلاف لکھنا ضعف تالیف کہلاتا ہے جیسے لبریز کی جگھہ بلب اور شلوار بند کی جگھہ کمر بند اور تراشیدہ کی جگھہ مترش لکھنا ؛
عدول جسے تصرفات شاعری بھی کہتے ہین۔ یہہ ہے کہ کوئی شاعر وزن یا قافیہ کی درستی کے واسطے اصلی لفظ کو متغیر کردے مثلاً ساکن کو متحرک یا متحرک کو ساکن کردے یا کسی حرف کی کمی یا زیادتی سے لفظ کو متغیر کردے جیسے نظامی گنجوی

وزن کی درستی کے لیے لفظ ارنی مین راے متحرک اور لفظ معصفر مین عین متحرک کو ساکن کردیا ہے یہہ دو شعر اس کی مثالین ہین س موسی ازان جام تہی دید دست شیشہ بکہ پایۂ ارنی شکست ب گشت جہان از نفس تنگترش وز سیرش معصفری رنگ تر ۂ ایسے ہی شمس تبریزی نے مفرح القلوب مین عمّ یتسا لون کو عمّیت لکھا ہے س زنتی سیپارہ قرآن تا بعمیت ۂ تمام ست این سلوک سی وصدبیت ۂ فائدہ پوشیدہ نرہے کہ مواضع ضرورت اور مواقع اضطرار مین اس طرح کے تصرفات یعنی کمی وزیادتی حروف اور تبدیل حرکات وسکنات جو شعراے عرب وعجم نے کئے ہین وہ لوگ اپنی زبان کے محاورہ سے واقف اور فصاحت و بلاغت کے موجد تھے کوئی وجہ اس کی درستی کی انھون نے اپنے نزدیک ٹھہرائی ہوگی کسی دوسرے شخص کو جائز نہین ہے کہ انکی پیروی سے جس لفظ کو چاہے اُسمین اپنی طرف سے تصرف کرکے متغیر کردے مناسب یہ ہے کہ اس مین اُنکی تقلید نہ کرے اور اُنکے تصرفات کو ترک کرے اور ضرورت کے وقت جن تصرفات کو فارسی کے اساتذہ نے جائز کہا ہے وہ آٹھہ ہین اوّل فصل یعنے کسی لفظ مین کوئی حرف زیادہ کردینا اور اُس کے معنی نہ لینا اور وہ کئی حرف ہین الف با موحدہ تا فوقانی یا تحتانی شین منقوطہ میم واو جن کا بیان معانی حروف کے بیان مین گذرا. دوسرا قطع یعنی کسی لفظ کے حروف اصلی مین سے کوئی حرف گرادینا جیسے کبوتر سے کوتر خاقانی نے کرلیاہے س انگاہ چو عنکبوت وکوتر ۂ دربان ورقیب شان بہرہ ور ۂ تیسرا تخفیف یعنی مشدد کو مخفف کرلینا جیسے لفظ تنور کہ اصل مین بتشدید نون ہے تنور بہ تخفیف نون اس

شعر مین آیا ہے ؎ ازان گروہ نمائی برون کہ در دوزخ ٭ مقام شان بقیامت بود چونان بہ تنور ٭ ایسے ہی لفظ ہم اور غم اور صف اور دف جس کا حرف آخر مشدد ہے فارسی مین بہ تخفیف مستعمل ہین چنانچہ عرفی کے اِس شعر مین ؎ عادتِ عشاق چیست مجلس غم داشتن ٭ حلقۂ شیون زدن ماتم ہم داشتن چوتھا تشدید یعنی مخفف کو مشدد کر لینا جیسے زر اور پر اور برد اور در وسب مخفف ہین اساتذہ کے اشعار مین مشدد آئے ہین۔ مثالِ زر سعدیؒ کے اِس شعر مین ؎ وجود مردم دانا مثال زر طلاست ٭ کہ ہر کجا کہ رود قدر و قیمتش دانند ٭ ع نبرد قہر نرم را تیغ تیز ٭ نظامی ؎ اگر پاسئے پیل ست و گر پرّ بہر یک تو دادی ضعیفی و زور ٭ ایضاً ؎ نشہ آن چرم ناپختہ و نیم خام بدرّد و نجاید بحرصِ تمام ٭ پانچوین ممدودہ کو مقصورہ کر لینا جیسے آخشیج سے اخشیج ٭ ع ز شش جہات و چہار اخشیجان توی مقصود ٭ چھٹا مقصورہ کو ممدودہ کر لینا جیسے لفظ استر یعنی استر قبا و کلاہ وغیرہ کو بعض اساتذہ نے ممدودہ لکھا ہے۔ سعدی ؎ شنیدم کہ فرماندہی دادگر ٭ قبا داشتے ہر دو رو آستر ٭ ساتوان متحرک کو ساکن کرنا آٹھوان ساکن کو متحرک کر لینا جیسے فردوسی کے اِن اشعار مین ؎ بفرمود تا بہمن آمدش پیش ٭ سخن گفت با او ز اندازہ بیش ؎ پدرم آن دلیر گرانمایہ گرد ٭ زرنگ اندران انجمن خاک خورد ٭ آمدش کی دال اور پدرم کی ر کہ اصل مین متحرک تھی ضرورت شعر کے سبب ساکن کر لی ہین۔ اور نیز پدرم کا میم ساکن تھا اُس کو متحرک کر لیا ہے یا جیسے اِس مصرعہ مین ع

سوزیب خاک خراسان علی بن موسیٰ ؛ بن کی ب اصل مین ساکن تھی متحرک کرلی ہے۔

تیسری فصل اغلاط کلام کے بیان مین۔ اغلاط کلام تین قسم ہین لفظی۔ معنوی۔ ترکیبی۔ اغلاط لفظی یہہ ہین کہ لفظاً غلطی ہو جیسے رافعی کے اس شعر مین ؎ نہ بر فراز کسے دست یافت پیکر مے ؛ نہ در دماغ کسے غلبہ کرد قوت خواب ؛ اِس شعر مین جو پیکر مے کہا ہے یہ خطاء فاحش ہے اس لیے کہ مے پیکر نہین رکھتی کیونکہ پیکر کا اطلاق انسان اور حیوان کی صورت پر ہوا کرتا ہے یا اُنکی تصویر پر۔ اگر بجاے پیکر کے کیف یا جرم کہا جاتا تو درست ہوتا ایسا ہی ظہیر فاریابی کا بھی یہہ شعر ہے ؎ دوام عمر تو برعکس باد مقرون باد بشادیی کہ نباشد مخافت حزنش ؛ اِس بیت مین ممدوح کے دوام عمر کو برعکس کہنا نہایت معیوب اور نامناسب ہے اور کلام کو اپنے ماقبل سے اچھی طرح ربط نہین ہوتا ہے اگر اس طرح کہا جاتا ؎ دوام عمر تو بے انقراض مقرون باد بشادیی کہ نباشد مخافت حزنش ؛ تو کچھ قباحت نہوتی۔ ایسے ہی فردوسی نے رستم کی ماں کی زبان سے اُس کے نوحہ مین یہہ شعر کہا ہے ؎ ہزار و صد و سیزدہ سالہ گرد ؛ جہان را ندید و جہانش نخورد ؛ خورد کا قافیہ گرد لانا خطا لفظی ہے اور علم قوافی مین ہرگز جائز نہین۔ واو معدولہ کا قافیہ ماقبل مفتوح چاہیئے پس اگر بجاے گرد کے مرد کہا جاتا تو بہتر ہوتا لیکن شاہنامہ مین کتنی جگہہ ایسا قافیہ لایا ہے اور ملا ظہوری نے بھی ایسا کہا ہے ؎ نیست جم در نہ خجالت میبرد شاہرخ کو کہ شاہرخ میخورد ؛ اغلاط معنوی یہہ ہین کہ معنی مین خطا واقع

ہو جیسے ابو الفرج کے اِس شعر مین ؎ دیدار خواست چشم زمانہ زرت ریتو ور گوش او نہاد تفضال ترانیا ؛ جس حالت مین کہ چشم زمانہ قدر ممدوح کا دیدار چاہتی تھی تو زمانہ کے کان مین لَن تَرٰنی کہنا مناسب تھا نہ لن ترانیا کیونکہ یہان فعل کے بعد ضمیر متکلم مفعول واقع ہوئی ہے جس سے معنی خبط ہو گئے۔ ایسے ہی یہہ شعر ؎ تو نخستین بادشاہے از عجم اندر جہان ؛ در شہنشاہی تو شاہا راست ہمچون جم شدی ؛ مصرعہ اول مین ممدوح کو عجم کا پہلا بادشاہ کہا ہے اور مصرعہ ثانی مین جمسم سے تشبیہ دی ہے یہہ نجانا کہ جم تیسرا بادشاہ عجم کا ہے اور ایسے ہی مولوی جامی کا یہ شعر ؎ بگفتا گر بدین کارت تمام است ؛ عزیز مصرم و مصرم مقام است ؛ مولوی جامی حضرت یوسف علیہ السلام کی زبانی کہتے ہین کہ آپ نے عالم خواب مین زلیخا سے کہا تھا کہ میرا نام عزیز مصر ہے اور میرا مقام شہر مصر اور اس وقت مین آپ عزیز مصر نہ تھے اور نہ وہان مقیم تھے پس خلاف کہا اور دھوکا دیا کہ زلیخا نے اُنکے حسب الحکم عزیز مصر سے کہ مصر کے بادشاہ کا وزیر تھا شادی کرلی اور ۱۴ برس کے بعد یوسف علیہ السلام عزیز مصر ہوئے اس صورت مین دروغ اور فریب حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف عائد ہوتا ہے حالانکہ انبیا علیہم السلام دروغ اور فریب سے مبرا ہوتے ہین ایسے ہی ایک جگہہ برادران یوسف علیہ السلام کی مذمت مین کہا ہے ؎ بیا بنگر کنیزک زادگان را عقل دور اُفتادگان را ؛ یوسف علیہ السلام کے سب بھائی نبوت کے مرتبہ پر پوہنچے تھے اور غلام زادہ اور کنیزک زادہ نبی نہین ہوتا ہے نبوت کیواسطے حریت ضرور ہے۔ اغلاط ترکیبی ترکیب کی غلطی کو کہتے ہین جیسے خاقانی کے اس شعر

مین ؎ بلبل گردش سجود اَنعمک اللہ صباح ٭ خود بخود می بازو داو صبحک اللہ
جواب ٭ اصل انعم اللہ صَباحَک تھا بجاے اُس کے انعمک اللہ صباح کہا ایسے ہی
یہہ شعر ہے ؎ غمزۂ اختر پہ بست خندۂ رخسار صبح ٭ سرمہ گیتی بشست گریۂ
چشم سحاب ٭ خندہ لب دہن سے ہوتا ہے نہ رخسار سے ہان خندان رو
محاورہ ہے خندان رخسار نہین ہے اور کسی کے گریۂ چشم سے کسی کی آنکھہ کا سُرمہ
نہین دُھلتا ہے - ایسے ہی فرخی کا یہہ شعر ؎ خرمن ز مرغ گرسنہ خالی کجا بود
مارغ کان گرسنہ ایم و تو خرمنی ٭ لفظ خرمنی ترکیب مین بیموقع واقع ہوا ہے اسواسطے
کہ خرمنی بھی پڑھا جاتا ہے جس کے معنی ہین میرا گدھا ہے تو کبھی لفظ غلط کو خلاف
قاعدہ شعر مین ترکیب دیکر ایسے عذر کر دیتے ہین کہ وہ غلطی صحت سے اچھی معلوم
ہونے لگتی ہے جیسے اُستاد ریحی کے یہ دو شعر ؎ از ما اگر بحق تو تقصیر کے فتاد
معذور دار مارا اے صاحب البریف ٭ این فا بجاے دال نہادم ز مفلسی ٭ پیوند کردہ ام
رسیمن موے را ٭ اول بیت مین صاحب البرید کی جگہ صاحب البریف کہا ہے
اور دوسری بیت مین کہا کہ یہہ ف جو بجاے دال لکھی ہے مفلسی سے لی ہے اور
اسمین دو طرح کا لطف ہے ایک یہہ کہ ممدوح کے آگے پردہ مین اظہار مفلسی کیا ہے
دوسرے یہ کہ اس وزن کے جتنے قافیہ تھے سب صرف ہو گئے اور مین قافیون
کی طرف سے مفلس ہو گیا اسی دال کو فا مفلسی سے بدلکر قافیہ کیا گیا ٭

توارد اسے کہتے ہین کہ شعر یا مصرعہ یا مضمون کسی دوسرے شاعر کا کسی کے
کلام مین آجاوے اور اُس کو اس بات کی خبر نہو کہ یہ دوسرے کا ہے جیسے
امیر خسرو کے اس شعر مین نظامی گنجوی کے مصرعہ سے توارد ہوا ہے - امیر خسرو ؎

اے صفتت بندہ نواز ندگی ٭ از تو خدائی و زما بندگی ٭ نظامی سے دو کار ست با فرخندگی ٭ خداوندی از تو زما بندگی ٭ مولوی عبدالرحمن جامی کو زلیخا مین نظامی کی کتاب شیرین خسرو کی ابیات و مضامین مین اکثر توارد واقع ہوا ہے۔ جیسے یہہ اشعار جامی کے سے مرا اے کاشکے مادر نمیزاد ٭ وگر میزاد کس شیرم نمیداد ٭ نظامی سے مرا اے کاشکے مادر نزادے ٭ وگر زادے بخورد سگ بدادے ٭ ایضاً جامی سے زن از پہلوے چپ شد آفریدہ ٭ کس از چپ راستی ہرگز ندیدہ ٭ نظامی سے زن از پہلوے چپ گویند برخاست ٭ نیاید ہرگز از چپ راستی راست ٭ اسی واسطے بعضون نے لکھا ہے کہ مولوی جامی اور خسرو دہلوی نے نظامی گنجوی کی شاعری کا گھر برباد کر دیا ہے۔ حق تو یہ ہے کہ ان دونون کے نظم مین کوئی ایسی داستان نہین ہے کہ جس مین نظامی کے ایک دو مصرع یا شعر نہون ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نظامی کا کلام ان دونون کی فراوت مین بہت رہا ہے اس لئے کہ جو کلام کبھی نظر سے نہ گذرا ہو اور کانون تک نہ پونہچا ہو اس مین اکثر توارد نہین ہوتا ہے اور اگر کہین احیاناً ہو جاتا ہے تو مذموم نہین بلکہ پچھلے شاعر کی علو طبیعت پر دلالت کرتا ہے کہ اس کی فکر اُستاد کی فکر سے جا ملی اور جو لوگ مولوی جامی اور خسرو دہلوی کی طرف سرقہ کی نسبت کرتے ہین محض غلط ہے۔ سرقہ اسے کہتے ہین کہ کوئی شاعر کسی اُستاد کا مضمون عالی خواہ بہ تبدیل وزن خواہ بہ تغیر الفاظ اپنے شعر مین لاوے اور توارد اور سرقہ مین فرق یہہ ہے کہ توارد نادانستہ ہوتا ہی اور سرقہ دانستہ جیسے علی حزین کا شعر سے اے وائے بر اسیرے کز یاد رفتہ باشد ٭ در دام ماندہ باشد

وصیاد رفتہ باشد ٭ اور ملا ظہوری کا شعر ؎ بران صید مسکین چہ بیداد رفت
کہ در دام ازیاد صیاد رفت ٭ بعضون کے نزدیک اِس صورت مین سرقہ جائز ہے
کہ بندش پچھلے شعر کی پہلے شعر کی بندش سے بلند اور رنگین تر اور مستحسن ہو جیسے
ملا شیدا نے غیاثا حلوائی کا مضمون چرایا ہے ؎ زبسکہ گردغمت بست جا بجا
ناخن ٭ چو پشت ماہیم از پاے تا بسر ناخن ٭ غیاثا حلوائی ؎ ازبسکہ سینہ کندم
و ناخن دران نشست ٭ چون پشت ماہی ست سراپاے سینہ ام ٭ ایسے ہی یہ شعر
ملا شیدا نے ؎ گر بصحرا مو فشانی دشت پرسنبل شود ٭ ور بدریا رخ بشوئی خارماہی
گل شود ٭ بعینہ کاتبی کا مضمون چرایا ہے ؎ گر بدریا اُفتد از عکس
جمالِ تو فروغ ٭ خار ماہی آورد در قعر دریا بار گُل ٭

بابِ نہم صنائع کے بیان مین

یعنے وہ باتین جنسے کلام مین خوبی حاصل ہو اور وہ دو طرح کی ہین اول صنائع
معنوی جنسے معنون مین خوبی آوے گو معنون کی تبعیت سے لفظ بھی اچھے ہون.
دوم صنائع لفظی کہ صرف الفاظ ہی مین حسن ظاہر ہو اسلئے اس باب کو دو
فصلون مین بیان کیا جاتا ہے. مگر صنائع کے شروع سے پیشتر معلوم کرلینا چاہئیے
کہ صنائع نظم اور نثر دونون مین ہوتی ہین لیکن چونکہ منظوم مثالون کا یاد کرنا
سہل ہے اس لئے ہم مثالین نظم ہی کی لکھین گے.

فصل اول صنائع معنوی کے بیان مین۔ اول صنعت طباق ہے

جس کو مطابقت اور تضاد اور تطبیق بھی کہتے ہین اور وہ یہ ہے کہ کلام مین
دو معنے ایک دوسرے کے ضد ذکر کرین جیسے ع تو میرانی و زندہ کن ہم توئی ٭ پس اگر

دو نوامر ضدین رنگ ہون تو اس صنعت کو تدبیج کہینگے جیسے ؎ دندان نکنی سپید تا لب
از تب نکنم کبود ہر دم ؛ اور اگر دو یا زیادہ معنی موافق ذکر کرکے پھر انکی اضداد ذکر کرین تو اس صنعت کو
مقابلہ کہین گے جیسے ؎ مخالفان تو مردود چون جواب خطا ؛ موافقان تو مقبول چون
سوال صواب ؛ دوم مراعاۃ النظیر جس کو تناسب اور توفیق بھی کہتے ہین یہہ ہے کہ کئی
چیزین جن مین مناسبت ہو ایک جا ذکر کرین جیسے ؎ بہرام روز کوشش و ناہید
روز بزم ؛ برجیس روز بخشش و خورشید روز رزم ؛ اور اس مین داخل ہے صنعت تشابہ الاطراف
یعنی کلام کو ایسی شے کے ساتھ ختم کرین جو ابتدا سے مناسبت رکھتی ہو جیسے ؎ تا تیغ بدید
چون سازد و قسم ؛ در کفش تیغ دو دم گرد و قلم ؛ اور اس مین ملحق ہے ایہام تناسب
کہ کلام مین ایسے معانی جمع کرین کہ انکو آپس مین مناسبت نہین مگر ایک لفظ اپنے دوسرے
معنے کے لحاظ سے البتہ متناسب ہے جیسے ؎ از دم خلق تو در مسدس گیتی ؛ بوے
مثلث بہر مشام برآید ؛ یہان مثلث سے بوے خوش مراد ہے اُس کو مسدس سے
کچھہ نسبت نہین مگر مثلث کے دوسرے معنی مسدس کے متناسب ہین۔ سوم صنعت تشبیہ
اس کے معنی اور ارکان کا ذکر باب ششم مین ہو چکا ہے یہان صرف اس کے اقسام کا ذکر ہوتا ہے
اول یہہ معلوم کرنا چاہیئے کہ تقسیم تشبیہ کی ایک باعتبار وجہ شبہ کے ہے یعنی اگر وجہ شبہ
مذکور نہین ہوتی ہے تو اُس کو تشبیہ مجمل کہتے ہین جیسے چشم چون نرگس ست اور
اگر مذکور ہو تو مفصل کہلاتی ہے جیسے چشم چون نرگس ست در حسن و لطافت
دوسری تقسیم بلحاظ حرف تشبیہ کے ہے کہ اگر مذکور ہوتا ہے تو تشبیہ مرسل کہتے ہین
جیسے اوپر کی مثال ہین اور اگر مذکور نہو تو موکد کہتے ہین جیسے چشم نرگس
اور ایک تقسیم باعتبار مشبہ کے ہے کہ اگر مذکور ہو تو مطلق کہتے ہین جیسے اوپر کی

مثالین ہین اور مذکور نہو تو تشبیہ کنایہ کہتے ہین جیسے ؎ ژالہ از نرگس فرو بارید و گل را آب داد ٭ و ز تگرگ روح پرور مالشِ عناب داد ٭ اور ایسی تشبیہ کو استعارہ بولتے ہین چنانچہ اُس کی مثالین استعارہ کے ذکر مین بہت لکھے گئے ہین پھر صرف تشبیہ کی قسمین پانچ ہین۔ اوّل تشبیہ مشروط جس مین مماثلت کسی شرط پر موقوف ہو جیسے ؎ چون تو بباغ بگذری گل نرسد ببوے تو ٭ لیک بقامت رسد سرو اگر روان شود ٭ قد یار کی مشابہت کے لئے سرو مین روانی کی شرط کی ہے۔ دوّم تشبیہ عکس کہ دو چیزون مین سے ہر ایک کو مشبہ اور مشبہ بہ کرین جیسے ؎ شام گردد چو صبح زرد لباس ٭ صبح گردد چو شام تیرہ شعار ٭ سوّم تشبیہ تسویہ کہ اپنی اور محبوب کی ایک ایک چیز کو متشابہ کرین جیسے ؎ دہان تو چو دل زار عاشقت تنگ ست ٭ تنش چو موی میان تو لاغری دارد ٭ چہارم تشبیہ اضمار کہ ظاہر کلام ایسے ڈھنگ پر ہو کہ تشبیہ مقصود نہین اور واقع مین تشبیہ مقصود ہو جیسے ؎ عاشق اگر منم چرا غنچہ دریدہ پیرہن ٭ کشتہ اگر منم چرا لالہ بخون زدہ کفن ٭ ظاہر مین تشبیہ معلوم نہین ہوتی مگر مراد یہ ہے کہ مین عاشق مثل غنچہ دریدہ پیرہن کے ہون اور غرق بخون مثل لالہ کی پنجم تشبیہ تفضیل کہ ایک چیز کو دوسری سے تشبیہ دین پھر مشبہ کو مشبہ بہ پر ترجیح دین جیسے ؎ سرو را قد یار میگویند ٭ سرو چوب ست ناتراشیدہ ٭ چہارم صنعت مشاکلت جس کے معنی ہین ایک دوسرے کی شکل ہونا وہ یہہ ہے کہ کسی چیز کو ایسے لفظ سے تعبیر کرین جو پاس کے الفاظ کے مناسب ہو جیسے ؎ لب سوال سزاوار بخیہ بیشتر ست ٭ عبث بخرقہ خود بخیہ میزند درویش ٭

مشاکلت

یہان خموشی کو لب کے بخیہ سے تعبیر کیا ہے اس وجہ سے کہ دوسرے مصرعہ مین
بخیہ خرقہ کا ذکر ہے پنجم صنعت مزاوجت وہ یہ ہے کہ دو معانی دو شرط و جزا
مین واقع ہون اور جو امر پہلے معنی پر مترتب ہو وہی دوسرے پر ہو جیسے ؎
چون مرا بینی شود لطفت مبدل با عتاب ؛ چون ترا بینم شود صبرم مبدل با اضطراب ؛
یعنے میرے دیکھنے سے تیری صفات مین تغیر ہوتا ہے اور تیرے دیکھنے سے
میری صفات مین غرضکہ تبدل صفات دونون صورتون مین ہے اور مزاوجت کے معنے
لغت مین جوڑا ہونے کے ہین ششم صنعت ارصاد لغت مین اُس کے معنی راہ پہ
نگہبان بٹھانے کے ہین اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ شعر کے شروع مین ایسا لفظ
لادین جس سے معلوم ہو جاوے کہ قافیہ مین یہہ لفظ آویگا جیسے ؎ چون آستان مقیم
شود بخت بر درش ؛ ہر کو چو بخت روے براین آستان نہاد ؛ یہہ شعر اس قصیدہ کا ہے
جس کی بنا قافیہ ن پر ہے اس لیے اول مصرعہ مین آستان کے آنے سے معلوم
ہو جائیگا کہ شاعر آخر مین آستان کہیگا اور اس صنعت کو تسہیم بھی کہتے ہین ہفتم
صنعت عکس جس کو تبدیل بھی کہتے ہین یہہ ہے کہ کلام مین جو جزو مقدم کیا تھا
اُس کو پھر مؤخر کر دین اور مؤخر کو مقدم جیسے ؎ دلے دارم ہمیشہ ہمدم غم ؛
غمے دارم ہمیشہ ہمدم دل ؛ ہشتم صنعت رجوع کہ ایکبات کہکر کسی نکتہ کے باعث
اُس سے انکار کرین اور دوسرا کلام نکتہ آمیز بولین جیسے ؎ دلم رفت آنکہ
باصبر آشنا بود ؛ خطا گفتم مرا خود دل کجا بود ؛ نہم صنعت توریہ یعنے چھپانا جس کو
ایہام بھی کہتے ہین وہ یہ ہے کہ ایک لفظ کے دو معنی ہون قریب اور بعید اور
مراد قائل کی معنے بعید ہون جیسے ؎ بجز دہ توان آتش افسردختن ؛ پس

انگہ درخت کہن سوختن ؛ کہ خرد دے معنی بعید یعنے چنگاری مراد ہے ایسے ایہام کو مجرد کہتے ہین اور دوسری قسم ایہام کی مرشح ہے جس مین معنی قریب کے مناسبات مذکور ہوتے ہین جیسے ؎ دیدہ روشن میشود از چہرۂ زیبائی تو ؛ ورکسے انکار امینی کند روشن کنم ؛ یہان روشن کنم کے دو معنی ہین ایک یہ کہ آنکھ کو روشن کردن اور دوسرے یہہ کہ واضح کردن اور مراد یہی ہین اور مناسبات معنے اول کے دیدہ اور چہرہ مذکور ہین اور ظاہر ہے کہ یہ معنی بھی اس جا درست ہوسکتے ہین پس غرض توریہ مرشحہ سے یہی ہوتی ہے کہ ایک معنی بعید مراد ہوتے ہین اور معنی قریب بھی چسپان ہوسکتے ہین۔ دہم صنعت استخدام جس کے معنی خدمت لینے کے ہین وہ یہ ہے کہ دو معنے والے لفظ سے ایک جا ایک معنے مراد لین اور اس کی ضمیر سے دوسرے معنی مراد لین جیسے ؎ تابزم خویش مارا دادہ است آن سروبار ؛ از نہالِ قامتش آنرا شدیم امیدوار ؛ لفظ بار سے اول مصرع مین دخل مراد ہے اور دوسرے مصرع مین اس کی ضمیر سے پھل مراد ہے۔ یازدہم صنعت لف ونشر لغت مین لف کے معنی لپیٹنا اور نشر کے معنے پھیلانا اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ چند چیز کو اول مفصلاً یا مجملاً ذکر کرین اس کو لف کہتے ہین پھر اسی قدر چیزین اور ذکر کرین کہ ہر ایک کو پہلے اشیا سے علاقہ ہو اس کو نشر کہتے ہین پس اگر لف اور نشر کے اشیا کی ترتیب متحد ہو یعنی لف کی اول چیز کو نشر کی اول چیز سے علاقہ ہو اور اس کے دوم کو نشر کے دوم سے اور علی ہذا القیاس تو مرتب کہتے ہین جیسے ؎ برید و درید و شکست و بہ بست ؛ یلان راسر و سینہ و پاؤ دست ؛ یہان برید کے متعلق سر ہے اور درید کے متعلق سینہ اور شکست سے علاقہ پا کو ہے

اور بست سے دست کو۔ اور اگر دونون کی ترتیب مختلف ہو تو غیر مرتب بولینگے اور اس کی دو قسمین ہین ایک تو یہ کہ نشر کی ترتیب لف کے برعکس ہو جیسے ؎ گل و نرگس بہم بر اہل ابصار ٭ نمودہ جلوہ ہاے چشم و رخسار ٭ دوسری یہ کہ مختلط ہو جیسے ؎ در باغ شد از قد و رخ و زلف تو نایاب ٭ گل برگ تر و سرو سہی سنبل سیراب ٭ اور لف و نشر مین بہتر وہ ہوتی ہے کہ کئی لف اور کئی نشر جمع ہو جائین جیسے اس شعر مین ؎ جان و دل و دیدہ وعدہ و تو روز و شب ٭ از وعدہ و وعید تو پر نور و نار باد ٭ اس مین چار بار لف کیا ہے اور اسی قدر نشر کیا دوازدہم صنعت جمع کہ کئی چیزون کو ایک حکم مین اکٹھا کیا جائے جیسے ؎ شد بر دلم آسان ہمہ امروز بیکبار ٭ داد و ستد و نیک و بد و بیش و کم او ٭ کہ چھہ چیزون کو آسان ہونے مین اکٹھا کیا ہے۔ سیزدہم صنعت تفریق کہ ایک طرح کے مشابہ چیزون مین فرق بیان کیا جائے جیسے ؎ زین چکد آب و زان ببارد خون ٭ مژہ من کجا و ابر بہار ٭ یعنی مژہ اور ابر باہمد گر مشابہ ہین مگر یہہ فرق ہے کہ ایک مین سے خون نکلتا ہے اور دوسرے مین سے پانی۔ چہاردہم صنعت تقسیم کہ اول چند اشیا ذکر کرین اور پھر ہر ایک کے متعلق کوئی چیز تعین کے ساتھ ذکر کرین اور اس مین اور لف و نشر مین یہی فرق ہے کہ لف و نشر مین تعیین متکلم کیطرف سے نہین ہوتی مخاطب اپنی عقل سے ہر چیز کے مناسب کو اس سے متعلق کر لیتا ہے اور تقسیم مین خود متکلم تفصیل وار مناسبات بتا دیتا ہے جیسے ؎ دستے کہ گرفتی سر آن زلف چو شست ٭ پائے کہ رہ وصل تو کشتی پیوستا ٭ زان دست کنون دو گل غم دارم پای ٭ زان پاے کنون بر سر دل دارم دستا ٭

اور ایک تقسیم کی صورت یہ بھی ہے کہ ایک ہی چیز کی اقسام پوری ذکر کر دی جاوین
جیسے ؎ پیوستہ دشمنان تو زین گونہ مستمند ؛ یا کشتہ یا گریختہ یا بستہ در حصار
؛ یہان مستمندی کے اقسام مصرعۂ دوم مین مذکور کئے ہین اور کبھی ان تینون
صنعتون مین سے دو دو کو ملا کر مرکب کرتے ہین مثلاً کئی چیزون کو اول ایک
حکم مین جمع کیا اور پھر فرق بیان کیا تو جمع و تفریق ہوگی جیسے ؎ من و تو
ہر دو مائلیم ایشیخ ؛ تو بمحراب و من بابروی یار ؛ اپنے آپ اور شیخ کو مائل
ہونے مین جمع کیا اور جہت میل بیان کرنے سے فرق بتا دیا اور اگر دو چیزون کو
جمع کر کے ہر ایک کا حال جدا گانہ بیان کیا جاوے تو جمع و تقسیم ہوگی
جیسے ؎ بیتو چو شمع کردہ ام خندہ و گریہ کار خود ؛ خندہ بروز دل کنم گریۂ
بروزگار خود ؛ اول مصرعہ مین جمع ہے اور دوسرے مین تقسیم۔ اور کبھی تینون
ایک جا جمع ہوتی ہین جیسے ؎ مجلس دو آتش دادہ براین از حجر
وآن از شجر ؛ این کردہ منقل را مقر وان جام را جا داشتہ ؛ دو آتش کو
مجلس کے نذر ہوتے مین جمع کیا اور ایک کو پتھر کی اور ایک کو لکڑی کی
کہنا تفریق ہے اور دوسرے مصرعہ مین تقسیم ہے۔ پانزدہم صنعت تجرید

تجرید

جس کے معنی لغت مین ننگا کرنے کے ہین اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ کسی
صفت والی چیز سے دوسری چیز پیدا کرین اور غرض اس سے شئے اول کا
صفت مذکور مین کامل ہونا اس درجہ کو ہوتا ہے کہ اس سے ویسی ہی
دوسری چیز نکل سکتی ہے اور یہ صنعت اکثر تخلص مین آیا کرتی ہے ؎ مست
ذوق عرفیم کز نغمۂ توحید تو ؛ لذت آوازہ در کام جہان انداختہ

اس مین متکلم نے اپنے آپ کو ایسا کامل عارف قرار دیا کہ اُس مین سے ایک شخص جدا گانہ نکال کر اُس کا حال بیان کیا کہ مین عرفی کے ذوق سے مست ہون حالانکہ کہنے والا خود عرفی ہی ہے۔ شانزدہم صنعت مبالغہ کہ تعریف اور مذمت مین ایسی نوبت پونہچا دین کہ وہان تک پھونہچنا بعید یا محال ہو اس کی تین قسمین ہین ایک یہہ کہ اُس حد کو پونہچنا عقل اور عادت کی رو سے ممکن ہو تو اُس کو تبلیغ کہتے ہین جیسے ؎ بر دگر عیب بین چشمے کشاید؎ دگر ز وجنہ ہنر بینی نیاید؎ یعنی ہو سکتا ہے کہ آدمی کسی اچھے شخص کو دیکھکر پھر عیب جوئی نہ کرے۔ دوم یہہ کہ عقل مین ممکن ہو اور عادت کی رو سے محال اُس کو اغراق کہتے ہین جیسے ؎ دلم ز درد گرانمایہ چون جگر زفغان ؎ دمانم از گلہ خالی چو خاطرم زغبار ؎ عقل کی رو سے ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص کسی سے درد پاکر شکوہ نہ کرے نہ دل پر میل لاوے مگر عادت کے لحاظ سے بعید معلوم ہوتا ہے سوم یہہ کہ عقل و عادت دونو کی راہ سے محال ہو اُس کو غلو کہتے ہین جیسے ؎ گر نشود از دہر کہ مردود کف تست ؎ بیرون فگند سکہ ز آغوش درم را ؎ ہفدہم صنعت مذہب کلامی یعنی کلام کو ایسی طرح بولین کہ اہل کلام کے طریق پر اس سے قیاس بنا کر نتیجہ نکالین جیسے ؎ منافع رسان در زمین دیر ماند؎ بس ست این یک آیت دلیل دوامت ؎ اِس سے قیاس یون بنتا ہے کہ ہر نفع رسان باقی اور پائدار رہتا ہے اور تو نفع رسان ہے تو نتیجہ یہ ہوا کہ تو باقی اور دائم ہے ہیجدہم صنعت حسن تعلیل کسی چیز کی علت پسندیدہ طور پر بیان کرنی کہ واقع مین وہ علت نہین جیسے ؎ تا چشم تو ریخت خون عشاق ؎ زلف

توگرفت رنگ ماتم ؛ یہان زلفون کی سیاہی کی علت یہ بیان کی کہ تیری آنکھ نے جو عاشقون کا خون کیا ہے اُنکے سوگ کے باعث زلفون سنے لباس سیاہ کیا ہے حالانکہ واقع مین زلف کی سیاہی کی یہہ علت نہین نوزدہم صنعت تاکید مدح بالفاظ مشابہ ذم یعنے تعریف کی تاکید مین ایسے الفاظ لاوین کہ ظاہر مین ہجو معلوم ہو اور غور کرین تو کمال تعریف ہو جیسے ؎ ہر آنکہ نام تو بر دل نوشت گشت عزیز ؛ مگر درم کہ ز دست تو میکشد خواری ؛ بستم صنعت تاکید ذم بالفاظ مشابہ مدح۔ یہ صنعت پہلی صنعت کا عکس ہے یعنی ہجو مین ایسے الفاظ لاوین کہ بظاہر مدح معلوم ہو اور تامل کے بعد کمال ہجو ثابت ہو جیسے ؎ ہمیشہ خصم تو در سایۂ ہمای بود ؛ ز بسکہ بر سر ش از بہر استخوان آید ۔ اول مصرعہ مین خصم کی تعریف معلوم ہوتی ہے مگر دوسرے مصرعہ سے اس کی ذلت اور ہلاکی مفہوم ہوتی ہے۔ بست و یکم صنعت استتباع جس کے معنے ایک دوسرے کے بعد لانیکے ہین اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ ایسی طرح مدح کیجاوے کہ اُس مین سے دوسری مدح حاصل ہو جیسے ؎ گردد از آتش قہر تو جہان خاک سیاہ ؛ موج زن گر نبود قلزم مہر تو دران ؛ یہان تعریف قہر کی اس طرح کی ہے کہ اُس سے مہر کی تعریف بھی حاصل ہو گئی۔ بست و دوم صنعت ادماج جس کے معنے لپیٹنے کے ہین اور اصطلاح مین اُس کلام کو کہتے ہین جس مین دو مدعا نکلین اور اس مین اور استتباع مین یہہ فرق ہے کہ استتباع خاص مدح ہی مین ہوتا ہے اور ادماج عام ہے کہ مدح ہو یا غیر مدح اور ایہام سے نیز اس طرح ہے کہ ایہام مین ایک لفظ سے دو معنے کا احتمال ہوتا ہے اور

بیست و یکم صنعت تاکید مدح بالفاظ ذم
بیستم صنعت تاکید ذم بالفاظ مشابہ مدح
استتباع
ادماج

رواج مین جلوے جیسے ؎ زبان آن پسر ترکی ومن ترکی نمیدانم * چہ خوش بودے اگر بودے زبانش در دہانِ من * یہان دو معنی درست ہین کہ اُس کی بولی بولتا یا اُس کی زبان چوستا ۔ بست وسوم صنعت توجیہ جس کو محتمل ضدین کہتے ہین یعنی ایک کلام سے دو مطلب ایک دوسرے کے مخالف سمجھ مین آوین جیسے ؎ ایک شیوہ شناسد غضبت عفو ومکافات * یک نغمہ شمار وکرمت لا و نعم را * ایک یہ معنے کہ تیری ذات مین مکافات نہین اور تیرے کرم مین لا نہین ۔ دوسرے یہ کہ عفو تجھ مین نہین اور تیرے کرم مین نعم نہین ۔ بست وچہارم صنعت ہزل کہ اُس سے جد مقصود ہو یعنے کلام کو ہنسی کے طور پر بیان کرین اور واقع مین اُس سے پند وغیرہ مقصود ہو جیسے ؎ با قحبۂ دنیا مکنید آمیزش * از آتش شک جہنم اندیشہ کنید * بظاہر الفاظ ٹھٹھول کے ہین مگر واقع مین پند ہے ۔ بست وپنجم صنعت تجاہل العارف یعنی جانکر انجان بنجانا اور اصطلاح مین یہ ہے کہ ایک چیز معلوم کو کسی نکتہ کی وجہ سے غیر معلوم ظاہر کرین جیسے ؎ نمیدانم تو خواہی بود یا گردون چنین دانم * کہ دامن گیر گردد خون من نامہربانی را * یہان تجاہل سے مقصود محبوب کی بیداد کا مبالغہ ہے ۔ بست وششم صنعت قول بالموجب جس کے معنی مضمون ثابت کو بیان کرنے کے ہین اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ قائل کے قول کے معنے اُس کی مراد کے خلاف لے لئے جائین جیسے ؎ دوستی گوئی نہ از دل میکنی * راست میگوئی کہ از جان میکنم * مراد قائل کی یہ تھی کہ نہ دل سے تم محبت نہین کرتے اُس کے معنے یہہ نہ لئے بلکہ جواب مین یہ کہا کہ میری محبت کا علاقہ دل سے نہین بلکہ جان سے ہے ۔ بست وہفتم صنعت اطراد جس کے

معنے انتظام کے ہین اور اس کو اطرا بھی کہتے ہین جس کے معنے تعریف کرنے کے ہین اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ ممدوح کا نام مع اُس کے باپ دادون کے ترتیب ذکر کرین خواہ نیچے سے اوپر تک یا اوپر سے ممدوح تک جیسے ؎ بہار گلشن دین محمد عربی ؛ ضیاء چشم علیؑ نور دیدۂ زہراؑ ؛ بہار خرمی خاطر حسین وحسن ؛ سرور سینۂ زین العباد شمع ہدی ؛ فروغ شمع شبستان باقر و صادق ؛ و غریب خاک خراسان علی بن موسیٰ ؛ بست و ہشتم صنعت تعجب کہ کلام مین کوئی بات قابل تعجب کسی غرض کے بیان ذکر کیجائے جیسے ؎ سرو راسا چہ پیش نباشد باز اینہمہ خاک نشین وسے آن بالا چیست ؛ یہان غرض مبالغہ کثرت خاک نشینان محبوب کا ہے بست و نہم صنعت اعتراض جس کے معنے حائل ہونے کے ہین اور اس کو حشو بھی کہتے ہین جس کے معنی بھراؤ کے ہین اور اصطلاح مین یہ ہے کہ مقصود کے تمام ہونے سے پیشتر ایسا جملہ معترضہ یا لفظ ذکر کرین کہ مطلب اُس کے بدون بھی پورا ہو اور اُس کی تین قسمین ہین حشو قبیح اور ملیح اور متوسط قبیح وہ ہے جس کے بیچ مین آنے سے کلام کا رتبہ گھٹ جائے اور ایسا حشو کلام بلغا مین نہین آتا اس لیے اُس کی مثال بھی لکھنی ضرور نہین اور حشو ملیح وہ ہے جس سے کلام مین حسن اور لطف آجائے جیسے ؎ گر بخندم وان پس از عمر یست گوید زہر خند ؛ ور بگریم وان بہر روزے ست گوید خون گری اس مین وان پس از عمر یست اور وان بہر روزیست حشو ملیح ہے کیونکہ ہر چند مطلب بدون اس کے پورا ہے مگر اس سے یہہ لطافت آگئی کہ باوجود قلت خندہ اور کثرت گریہ کے محبوب کی اس قدر بیرحمی ہے۔ اور حشو

متوسط وہ ہے کہ نہ اُس سے کچھ خوبی زیادہ ہو اور نہ کلام کم مرتبہ ہو جیسے
ع لے باد صبا اینہمہ آوردۂ تست ؛ اس مین لفظ باد حشو متوسط ہے
شئی ام صنعت تلمیح جس کے معنے دکھانے کے ہین اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ کلام مین
کسی قصہ یا مسئلہ یا اصطلاح کی طرف اشارہ کرین جیسے ؎ فلسفی آنکس کہ
بگوید خلا باشد محال ؛ در خزانہ گردد ہرگز نگوید این سخن ؛ اس مین اشارہ ہے
اُس مسئلہ کی طرف کہ حکماء یونانی کے نزدیک خلا محال ہے یا جیسے ؎ تو دو معالٔہ
اہبطوا متاع مخر ؛ کہ ناصحیح بود بیع وسعی نامشکور ؛ اشارہ ہے قصہ بنی اسرائیل کی
طرف جب جنگل کی حیرانی کے بعد شہر مین گئے تھے۔ شئی و کیم صنعت براعۃ
الاستہلال جس کے معنے ہین آغاز کی فوقیت اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ
شروع کتاب یا کلام مین ایسے الفاظ لاوین جو مضمون آیندہ کے مناسب ہون
جیسے مثنوی غنیمت کے شروع مین جس مین شاہد اور عزیز کا قصہ ہے یہہ شعر ہے
؎ بنام شاہد نازک خیالان ؛ عزیز خاطر آشفتہ حالان ؛ اور اس صنعت کو حسن
مطلع بھی کہتے ہین۔ شئی و دوم صنعت التفات لغت مین پھر کر دیکھنے کو کہتے ہین
اور اصطلاح مین یہہ ہے کہ متکلم اور مخاطب اور غائب کو بدل کر بیان کرنا جیسے
عرفی نے قصیدہ نعتیہ مین اول اپنے آپ کو متکلم کی طرح بیان کیا ہے چنانچہ کہتا ہے
؎ از رغبت دنیا الم آشوب نگردم ؛ زین باد پریشان نکنم زلف الم را ؛ پھر
مخاطب کر دیا ہے اِس شعر مین ؎ عرفی مشتاب این رہ نعت است نہ صحرا است
آہستہ کہ رہ بر دم تیغ ست قدم را ؛ پھر غائب کر کے کہتا ہے ؎ از باغ
نعیمش بدہ انعام میامیز ؛ با مطلب او مطلب اصحاب شکم را ؛

فصل دوم صنائع لفظی کے بیان مین۔ اُن مین سے اول تجنیس ہے جس کو جناس بھی کہتے ہین جس کے معنے ہم جنس ہونے کے ہین اور اصطلاح مین یہ ہے کہ دو لفظ بولنے مین متشابہ اور معنی مین جدا ہون اس کی کئی قسمین ہین۔ اول تجنیس تام کہ دونو لفظ شمار حروف اور ہیئت و ترکیب مین متفق ہون پس اگر نوع مین بھی متحد ہون یعنی دونو اسم ہون یا فعل یا حرف تو تجنیس تام مماثل کہلاتی ہے مثلاً

؎ باز اقبالش بصید ملک رنگین چنگ باد ٭ تار چنگ عشرتش باد از گسستن در امان ٭ چنگ اول بمعنی پنجہ اور دوسرا بمعنے ساز اور دونو اسم ہین اور اگر نوع مین مختلف ہون کہ ایک اسم ہو اور دوسرا فعل یا حرف اس کو تجنیس تام مستوفی کہتے ہین جیسے ع امید لذت عیش اندرین جہان مدار ٭ مدار اول اسم ظرف ہے اور دوسرا فعل نہی۔ دوم تجنیس مرکب کہ دونو لفظون متجانس مین سے ایک مفرد ہو اور دوسرا مرکب پھر اگر دونو ایک ہی صورت سے لکھے جاتے ہین تو متشابہ کہتے ہین جیسے ؎ بدریا بسوزد دل خیزران ٭ چو زد بر سمند سبک خیزران ٭ اول خیزران مفرد ہے اور دوم مرکب اور لکھنے مین یکسان اور اگر لکھنے مین متفق نہون تو اُس کو تجنیس مفروق کہین گے جیسے ؎ ساقی از ان بادہ منصور دم ٭ در رگ و در ریشۂ من صور دم ٭ اول مصرع مین منصور مفرد ہے اور دوسرے مین مرکب اور لکھنے مین دونو جدا صورت پر لکھے جاتے ہین لیکن اگر لفظ مرکب ایک پورے کلمہ اور دوسرے کلمہ کے جزسے ہوگا تو تجنیس کو تجنیس مرفو یعنے رفو دار کہتے ہین جیسے ؎ پروانہ ام دلا رخ ہمچو شمع او ٭ پروا ندارم ار بشود جان من ہلاک ٭ پروا کو اگر ن

ندارم مین ملایا جاوے تو پروانہ ہو جاتا ہے سوم تجنیس محرف کہ دو نو لفظ عدد حروف اور ترتیب مین متفق ہون اور ہیئت یعنی حرکت و سکون مین مختلف جیسے ؎ محرم او بود کعبہ جان را ٭ محرم او بود سپر قرآن را ٭ محرم اول بضم میم وکسرۂ رلے ہے دوم بفتح میم و را ہے۔ چہارم تجنیس زائد یا ناقص کہ دو لفظون میں سے ایک مین حرف زائد ہو خواہ اول مین جیسے ع باشکوہ کوہ حلمت ابر گریان برجبال ٭ یا بیچ مین زائد ہو جیسے ع خندہ زد اندر ہوا برق ابر برق دار خواہ آخر مین زائد ہو اور اسکو مطرف بھی کہتے ہین جیسے ع آئین ما است سینہ چو آئینہ داشتن ٭ اور بعض اوقات ایک کے آخر مین دو حرف زائد ہوتے ہین اس صورت مین تجنیس مذیل یعنی دراز کہلاتی ہے جیسے ؎ گرمیان یم اندر صدف مذید ستی ٭ نگاہ کن قلم او دران خجستہ یمین ٭ یم اور یمین مین تجنیس مذیل ہے پنجم تجنیس مضارع کہ دو نو لفظون کے حروف عدد اور ہیئت مین یکسان ہون مگر ایک حرف دونون مین ایک نوع کا نہین بلکہ ان کا قریب المخرج ہے اور اس کی تین صورتین ہو سکتی ہین کیونکہ حرف مذکور یا شروع مین ہوگا یا بیچ مین یا آخر مین اول کی مثال جیسے ؎ جامی از ترہات بستہ زبان ٭ سخن از طرہات میگوید ٭ وسط کی مثال جیسے ع ساعیت ہر کہ نیست او ساہی ست ٭ آخر کی مثال جیسے ع راہ میزند مطرب راح میدہد ساقی ٭ اور اگر دو نو قریب المخرج نہون بلکہ بعید المخرج ہون تو تجنیس لاحق کہینگے اور اس کی بھی تین صورتین ہین کہ حرف مذکور اول مین ہوگا یا وسط مین یا آخر مین مثال اول ع جنگ را در دلش نباشد سنگ ٭ مثال دوم ؎ در روے من

زغمزہ کمانہا کشیدہ * برجان من نظرہ کمین ہا کشادہ * مثال سوم ع بباب رحم ذرا او کمن نفس بہ باد * ششم تجنیس مکرر یا مزدوج کہ دو نو لفظ متجانس بدون فاصلہ کے بہم آوین جیسے ع اگرچہ ہست گلت را چو من ہزار ہزار * ہا مرا دست نیاید چو تو نگار نگار * ہفتم تجنیس خط جس کو تصحیف کہتے ہین وہ یہہ ہے کہ دونو لفظ صورت مین ایک ہون صرف نقطون کا اختلاف ہو جیسے سے خوبان کہ گرد لب خط مشکین کشیدہ اند * خط بر حیات عاشق مسکین کشیدہ اند * ہشتم تجنیس قلب کہ دونو لفظون کے حروف شمار مین اور نوع مین متفق ہون مگر ترتیب مین مختلف ہون اور اس کی دو صورتین ہین ایک یہہ کہ کلمہ کے الفاظ ترتیب وار مقلوب ہو جاوین تو اس کو قلب کل کہتے ہین جیسے ع مرد حق را درم زرہ نبر دہ * دوسری یہ کہ نا مرتب بالکل جیسے ع شرک در شکر نعمت ایمان * اور اگر سارا جملہ ایسا ہو کہ اس کو آخر سے پڑھین تو اول جملہ حاصل ہو جاوے تو اس کو قلب مستوی کہتے ہین جیسے مرادت دارم * اور برآید یا رب اور اگر دو لفظ جو ایک دوسرے کے قلب ہون شعر یا مصرع مین اس طرح آوین کہ ایک شروع مین ہو اور دوسرا آخر مین تو اس شعر یا مصرعہ کو مقلوب مجنح یعنے بازو دار کہین گے جیسے ع ساز نہفتہ فاش شد از نالہاے زار * دوم صنعت اشتقاق کہ چند لفظ ایک مصدر یا مادہ سے مشتق ایک مصرعہ یا بیت مین جمع ہون جیسے ع بامن قرآن کنند و قربان من نشیند * اور اگر مادہ ایک نہو بلکہ حروف دونو کے مشابہ ہون تو اس کو شبہ اشتقاق کہتے ہین جیسے سے خضر الہامی کہ چون سکندر * لشکر کشد و جہان نشاید * اور اس صنعت کو اہل معانی تجنیس کے ملحقات مین سے لکھتے ہین۔

سوم صنعت رد العجز علے الصدر اس کا جاننا عروض کی اصطلاح جاننے پر موقوف ہے وہ یہ ہے کہ عروضیون نے شعر کے اجزا کے پانچ نام رکھے ہین مصرعۂ اول کے پہلے جز کو صدر اور آخر کو عروض اور دوسرے مصرعہ کے اول جز کو ابتدا اور آخر کو عجز اور ضرب اور باقی اجزا دونو مصرعون کے جو درمیانی رہے اُنکو حشو کہتے ہین تو اِس صنعت کے یہہ معنے ہوئے کہ آخر مصرعۂ دوم مین وہی لفظ لانا جو مصرعۂ اول کے شروع مین آیا ہے جیسے ؎ شیدا شدہ ام اکنون امینست علاجم بس ؛ زنجیر دو زلف تو و پاے من شیدا ؛ لیکن تین صورتین اس کی اور ہین اول یہہ کہ عجز کا لفظ مصرعہ اول کے حشو مین واقع ہو دوم یہہ کہ عروض مین واقع ہو سوم یہہ کہ ابتدا مین واقع ہو تو صورت اول کے ساتھ ملکر یہہ چار صورتین ہوئین اور انکی پھر چار چار صورتین ہین اس لیے کہ دونو لفظ بعینہ ایک ہون گے یا تجنیس کے طور پر یا اشتقاق کے یا شبہ اشتقاق کے طور پر ہون گے تو سب صورتین سولہ ہوئین ۔ اول کی مثال ہمنے لکھدی ہے باقی ایک ایک مثال بطور نمونہ لکھے دیتے ہین مثال اُس صورت کی کہ حشو مصرعۂ اول اور عجز مین ایک سے لفظ ہون ؎ یوسف ماست ببازار کنون جلوہ فروش ؛ زاہد از گوشہ خلوت دل خود را بازآر ؛ مثال اُس صورت کی کہ عروض اور عجز ایک سے ہون ؎ در عاشقی و دلبری اے دلبر شیرین ؛ من رنجہ چو فرہادم و تو طرفہ چو شیرین ؛ مثال اُس صورت کی کہ ابتدا اور عروض ایک سے ہون ؎ نہ در باغ سبزہ نہ در کوہ شخ ؛ ملخ بوستان خوردہ مردم ملخ ؛ اور مثالین انھین پر قیاس کر لینی چاہیئین چہارم صنعت لزوم ما لا یلزم یعنے لازم کر لینا

ایسی بات کا جو ضروری نہو۔ ہر چند اصطلاح مین اِس کا نام ہے کہ حرف روی یعنے قافیہ کے آخر سے پیشتر کسی حرف کا التزام کیا جاسے مثلاً شامل کا قافیہ کامل اور بسمل وغیرہ ہو جس مین لام سے پہلے میم ہی آوے جاہل اور غافل وغیرہ نہ لایا جاوے حالانکہ قواعد کی رو سے درست ہے لیکن حقیقت مین جس صنعت مین یہ بات پائی جاویگی کہ کوئی خاص التزام کرلیا ہوگا وہ بھی اِسی مین شامل ہے چنانچہ ایک صنعت معاد ہے کہ جو لفظ ایک مصرعہ کے آخر مین آوے دوسرے مصرعہ کا شروع اُسی سے ہو جیسے اس قطعہ مین قطعہ ناید برون لب آسائش جانم جانم طیران میکند انجام ندانم ٭ دانم نرود پاے تمنا رہِ مقصود ٭ مقصود دوئے نیست جز این شور و فغانم ٭ اور اِسی مین یہہ بھی داخل ہے کہ کسی خاص کلمہ کا التزام کرلیا جاوے کہ کوئی شعر یا مصرعہ اُس سے خالی نہو جیسے کاتبی کا قصیدہ کہ اُس کے ہر مصرعہ مین شتر اور حجرہ موجود ہے اُس کا مطلع یہہ ہے ؎ مرا غمم است شتر بار با بحجرۂ تن ٭ شتر دلے نکنم غم کجا و حجرۂ من ٭ اور اِسی قبیل سے یہہ ہے کہ ہر مصرعہ مین چیزونکا عدد مخصوص کردے جیسے خاقانی نے مثنوی لکھی ہے کہ ہر بیت کے دوسرے مصرعہ مین چار چیزین ذکر کی ہین اُس کے اشعار یہہ ہین ؎ جمع آمدہ بہر خدمت دیاس ٭ ادریس و مسیح و خضر والیاس ٭ بستہ کمران چو حلقہ قد خم ٭ کیخسرو و سام و زال و رستم ٭ مستسقی جرعہ وقت تعجیل ٭ جیحون و فرات و دجلہ و نیل ٭ روزی طلب آمدہ دمادم ٭ دیو و ملک و پری و آدم ٭ اور ایک صنعت قطع الحرف ہے یعنی یہ التزام کرنا کہ تمام کلام مین کوئی معین حرف کبھی نہ آوے مثلاً الف نہو جیسے اِس رباعی مین رباعی خورشید سپہر سروری ختم

رسل + در مسلک عقل رہبر و جزو کل + در چشم خرد جبیب رخش گلشن قدس +
جبریل بود در چمنش یک بلبل + **منقوط** اور ایک صنعت منقوط ہی یعنی یہ التزام کرنا کہ
کوئی حرف بے نقطہ نہو جیسے ع بخشش فیض بربینی زین جشن + **مہملہ** اور ایک صنعت
غیر منقوط ہے جسکو مہملہ کہتے ہین یعنی کلام مین ایسے لفظ لانے جن مین نقطہ
نہو جیسے ع کحل مردم گرد راہ دلدل رہوار او + **رقطا** اور ایک صنعت رقطا ہے
جسکے معنی سیاہی مین سفیدی ملے ہوئے کے ہین اور اصطلاح مین یہ ہی کہ کلام
مین ایسے لفظ لادین کہ ایک حرف نقطہ دار ہو اور ایک بے نقطہ جیسے ع زلف
سیہ تو جان من وز دیدی + **خیفا** اور ایک صنعت خیفا ہے جسکے معنی اس جانور
کے ہین کہ ایک آنکھ سیاہ اور ایک سفید رکھتا ہو اور اصطلاح مین ایسے کلام کو
کہتے ہین جس کا ایک کلمہ نقطہ دار ہو اور ایک بے نقط جیسے ع روح جنبش
دہ ہمین گلہا + **فوق النقاط** اور ایک صنعت فوق النقاط ہی جسمین اوپر ہی نقطے ہون جیسے
ے تا دشنہ غمزہ راند در دل + زخمش در خون نشاند ہر دل + اور ایک صنعت
تحت النقاط تحت النقاط ہی کہ جسکے نیچے ہی نقطے ہون جیسے ے بدیر و کعبہ گردیدم بہر سو +
چو او بسیار کم دیدم پریرو + **مقطع** اور ایک صنعت مقطع ہے جسکے سب حرف لکھنے
مین جدا جدا لکھے جائین جیسے ے رخ زرد دارم ز دوری آن در + ز دہ داغ
دردم دردن دل آذر + **موصل** اور ایک صنعت موصل ہی جسمین التزام کیا جائے کہ
کلمات دو دو خواہ تین تین یا تمام کلام ملاکر لکھہ سکین موصل بدو حرف جیسے
چو من کاست گوئی شب فرقت تو + مہ نو کہ باشد بدین گونہ لاغر + اس سے
آگے کا شعر موصل بسہ حرف ہی اور پہر موصل بچہار اور پہر موصل بہ پنج ــ

اور سب کلام کے موصل لکھ سکنے کی مثال یہہ ہی ع کہ ہست محسن قلب علیل حسن حبیب
اور ایک صنعت واسع الشفتین ہے کہ اسکے پڑھنے مین دونون لب نملین جیسے
ے دررہے گر ترا گذار شدہ ✣ مہر راہ تو سرشار شدہ ✣ اور حقیقت مین یہ صنعت
قطع الحروف مین سے ہے کیونکہ ب اور پ اور میم کے نہ لانے سے دولب
نہین ملتے اور اگر یہ التزام کیا جائے کہ ہر کلمہ مین ان حروف مین سے کوئی ضرور
ہو تو وہ واصل الشفتین کہلائیگی جیسے ے بت من دمبدم فریب بدہ ✣ بلب
من لب پیالہ بنہ ✣ اور ایک صنعت سجع ہی جسکا حال نثر کے اقسام مین بیان ہو چکا
اور ایک صنعت ذوالقافیتین ہی کہ ایک شعر مین دو قافیہ لاوین جیسے ے
عقل و فرمان کشیدنی باشد ✣ عشق و ایمان چشیدنی باشد ✣ اور کبھی ردیف کو
دونو قافیون کے درمیان لاتے ہین اور اسکو ذوالقافیتین مع الحاجب کہتے ہین
حاجب اُسکو کہتے ہین یعنی دونو قافیون مین ردیف مذکور حائل ہو گئی ہے جیسے
ے اے شاہ زمین بر آسمان داری تخت ✣ پیری تو بدانش و جوان داری بخت
اسمین داری ردیف ہی اور اسکے ادھر اُدھر دو قافیہ ہین - اور ایک صنعت
متلون ہی کہ شعر دو بحرون مختلف مین پڑھا جاوے جیسے مثنوی اہلی شیرازی کی
جسکا نام سحر حلال ہی اسکے اشعار یہہ ہین ے اے شدہ در خانۂ جان منزلت ✣
خانۂ جان یافتہ زان منزلت ✣ اے شدہ مہر رخ تو زین چرخ ✣ چرخ از ان
آمدہ در عین چرخ ✣ اگر اضافات کو مختصر کر کے پڑھو تو وزن مفتعلن مفتعلن
فاعلن بحر سریع مطوی موقوف کا ہو گا اور اگر کھینچکر پڑھو تو وزن فاعلاتن فاعلاتن
فاعلن رمل مسدس محذوف کا ہو گا اور اسمین شاعر نے یہہ بھی کمال کیا ہی

واسع الشفتین
واصل الشفتین
ذوالقافیتین
متلون

کہ ہر شعر ذو قافیتین ہے اور دوسرے قافیہ مین صنعت تجنیس ہے - اور
قوس متلون کی اقسام مین سے ایک منقوص ہو کہ جب شروع مصرعہ کا کلمہ دور کر دیا جاے
تو رباعی کا وزن رہجاے اور معنی بدستور رہین جیسے ؎ در دہجر آمد وافزود مرا حسرت
غم * صبر آرام شد از جانم یا دوست بہم * اسکا وزن رمل مجنون ہے لیکن اگر درد
محذوف اور صبر کو نکال ڈالو تو رباعی کا وزن رہجاتا ہے اور ایکی قسم محذوف ہے کہ
مصرعون کے آخر کے الفاظ نکالنے سے وزن رباعی کا رہجائے جیسے ؎ در غالیہ
دان بینم آن تنگ دہان لیکن * سی گوہر جان پرور در غالیہ دان داری * اسکا وزن
ہزج اخرب ہو مگر لفظ لیکن اور داری کے دور کرنے سے رباعی کا وزن رہجاتا ہے
سیاق الاعداد اور ایک صنعت سیاق الاعداد ہے کہ اعداد کو بترتیب یا بے ترتیب ذکر کرین
جیسے ؎ یک دو شد از سہ حرف چار اصل و پنج شعبہ * شش روز و ہفت
اختر نہ قصر و ہشت منظر * یعنی اسکے جاہ سے کہ تین حرف کا ہے یہ اشیا دونی
تنسیق الصفات ہوگئین - اور ایک صنعت تنسیق الصفات ہے کہ کسی موصوف کی پیہم صفات
مذکور کرین جیسے ؎ خداوند بخشندہ دستگیر * کریم خطا بخش پوزش پذیر *
توشیح اور ایک صنعت توشیح ہے جسکے معنی حمائل پہنانے کے ہین اور اصطلاح
مین یہہ ہے کہ چند اشعار اسطرح لکھے جاوین کہ مصرعہ کے حرف اول کو اگر
جمع کرین تو کوئی نام یا عبارت حاصل ہو یا حرف آخر خواہ متوسط کے لینے
سے حاصل ہو - اور اسیطرح صنعت مشجر اور مدور اور مربع ہین یا صنعت
جامع اللسانین کہ ایک زبان کا شعر دوسری مین پڑھا جا یہہ سب تفنن طبع کر لیے ہین
تنبیہ منشی کو چاہئیے کہ جب لفظی صنعتون کیطرف متوجہ ہو تو معنی کا لحاظ صنائع

پر مقدم رکھے ورنہ اگر معنی کم رتبہ کے اور لفظ چکنے ہونگے تو ایسا ہوگا کہ گویا زربفت کی جھول گدھے کو پہنادی۔

باب دہم عروض و قوافی کے مختصر بیان مین

اسمین دو فصلین ہین اور اول اصطلاحات لکھی جاتی ہین

اصطلاحات

وزن عروضیون کی اصطلاح مین دو کلمون کی حرکات اور سکون مساوی ہونیکو کھتے ہین اگرچہ حرکتون مین اختلاف ہو مثلاً احسان اور صندوق کا وزن ایک ہے یعنی جتنی حرکتین اور سکون ایک مین ہین اتنی ہی دوسرے مین ہین گو حرکتین دونون کلمون کی مختلف ہین۔

بحر چند کلمات موزون کا نام ہے جنپر کہ اشعار کا وزن ٹھیک کیا کرتے ہین۔

رکن بحر کے اجزا مین سے ایک جز کا نام رکن ہی اور زیادہ کو ارکان کھتے ہین یا افاعیل و امثال بولتے ہین۔

اصول رکن کے اجزا کو کھتے ہین۔

تقطیع کسی شعر کے اجزا کو بحر کے ارکان پر وزن کرنے کو کھتے ہین اور اسطرح کہ ساکن حرف کے مقابل ساکن ہوتا جاوے اور متحرک کے مقابل متحرک واقع ہو اور اُسکی تفصیل اور کیفیت مشروحاً آگے مذکور ہوگی۔

زحاف شعر کے ارکان مین اگر کچھ تغیر واقع ہو مثلاً کوئی حرکت جاتی رہے یا حرف محذوف ہو جاوے یا کچھ زائد ہو جاوے تو اُس تغیر کو زحاف کھتے ہین اور اُس رکن کو جسمین زحاف ہوا ہو مزاحف کھتے ہین اور اُس بحر کو

بھی جسمین رکن مذکور ہو مزاحف کھتے ہین ٭ ۔

سالم وہ بحر یا رکن جسمین تغیر نہوا ہو ٭ ۔

فصل اول عروض کے بیان مین

عروض وہ علم ہے جسمین نظم کی درستی کے قواعد مذکور ہون اسمین ذکر بحرون کا اور اُنکے ارکان وزحافات کا ہوتا ہے ٭

واضح ہو کہ اصول جنسے ارکان یعنی اجزا کسی بحر کے مرکب ہوتے ہین دو ہین سبب اور وتد ۔ لفظ دو حرفی کو سبب کھتے ہین اور سہ حرفی کو وتد ٭

پھر سبب کی دو قسمین ہین اول سبب خفیف جسکے دو حرفون مین سے اول حرف متحرک ہوا ور دوسرا ساکن جیسے سُر دوم سبب ثقیل جسکے دونون حرف متحرک ہون جیسے لفظ سر ترکیب اضافی مین مثلاً سرِ من ٭

اور وتد کی بھی دو قسمین ہین اول مجموع جسکے تین حرفون مین سے اول کے دو حرف متحرک ہون جیسے قلم ۔ دوسرا وتد مفروق جسکے تین حرفون مین سے درمیان کا حرف ساکن ہو اور اطراف کے دونون حرف متحرک ہون جیسے لفظ مشق ترکیب توصیفی مین مثلاً مشقِ جلی اور فارسی مین سبب ثقیل اور وتد مفروق بدون ترکیب نہین پائے جاتے اسواسطے مرکب مثال لکھی گئی اب معلوم کرنا چاہیے کہ اِن دونوں اصول سے سات ارکان بحرون کے بنتے ہین جنکو افاعیل ہفت گانہ کھتے ہین دو رکن پنج حرفی ہین یعنی فعولن اور فَاعِلُن ۔ اور پانچ رکن باقی سات حرفی ہین یعنی مَفَاعِیلُن مُسْتَفْعِلُن مُتَفَاعِلُن فَاعِلَاتُن مَفْعُولَاتُ پنج حرفی ارکان مین ایک سبب خفیف اور ایک وتد مجموع ہے پس اگر سبب کو پہلے بولین تو فاعلن ہوتا ہے اور اگر وتد کو

پچھلے بولین تو فعولن ہوتا ہے اور مفاعیلن اور مستفعلن مین ایک وتد مجموع اور دو سبب خفیف ہین اول مین وتد مقدم ہے اور دوم مین دونون سبب خفیف مقدم ہین اور متفاعلن مین ایک سبب ثقیل اور ایک سبب خفیف اور ایک وتد مجموع ہے۔ اور فاعلاتن مین وتد مجموع دو سببون خفیف کے درمیان مین ہی اور مفعولات مین دو سبب خفیف اوّل مین ہین اور وتد مفروق آخر مین ٭

تنبیہ سوائے ان سات رکنون کے ایک رکن اور مشہور ہے یعنی مفاعلتن مگر چونکہ وہ اشعار مروجہ حال مین مستعمل نہین اسواسطے نہین لکھا گیا

اب ان ارکان سے بحرین بنتی ہین اور وہ اگرچہ گنتی مین انیس ہین مگر جو بالفعل مروج ہین اور اُنپر شعرا اکثر شعر کہتے ہین وہ گیارہ ہین اس تفصیل سے کہ رجز رمل کامل متدارک متقارب ہزج۔ یہ چھون بحرین صرف ایک ہی رکن کے کئی بار ہونے سے پیدا ہوتی ہین اور خفیف سریع مجتث مضارع منسرح یہ پانچ بحرین دو دو رکنون کے کئی بار ہونے سے بنتی ہین مگر کسی بحر مین ارکان چھہ سے کم اور آٹھ سے زیادہ نہین ہوتے۔ چھہ رکن والی بحر کو مسدس کہتے ہین اور آٹھ والی کو مثمن یعنی ہر مصرعہ مسدس بحر کا مرکب ہوگا تین رکنون سے اور مثمن کا چار سے ٭

بیان زحافات کا

واضح ہو کہ عروضیون نے تعداد تغیرات کی جو ارکان مین ہوتے ہین اکتالیس لکھی ہین مگر چونکہ بعض زحافات خاص عربی زبان مین آتے ہین اور بعض اس طرح کے ہین کہ اشعار مروجہ حال مین واقع نہین ہوتے لہذا انکو لکھنا فضول جانکر بیس زحاف مشہور و مروج پر اکتفا کیجاتی ہے ٭

پس جاننا چاہیے کہ جو تغیرات ارکان مین ہوتے ہین انمین سے بعض تو ایسے ہین کہ صرف ایک ہی رکن مین ہوتے ہین اور بعض کئی رکنون مین آسکتے ہین۔

جو زحاف کہ ایک ہی رکن مین ہوتے ہین اور سریع بحرون مین مستعمل بھی ہین وہ گنتی مین چار ہین اوّل ثلم بفتح ثا مثلثہ وسکون لام اس زحاف کا نام ہے کہ رکن فعولن سے فَ کو ساقط کرین اِسصورت مین عولن رہیگا اسکی جگہہ اسکا ہموزن فعلن مستعمل ہے اور اس زحاف کے رکن کو اثلم کہا کرتے ہین دوم جب بفتح جیم وتشدید با موحدہ وہ زحاف ہی کہ مفاعیلن کے دونون سبب خفیف گر جاوین صرف مفا رہجاوے اسکی جگہہ اسکا ہموزن فَعَل بولتے ہین اور اس زحاف کے رکن کو مجبوب کھتے ہین سوم خرم بفتح خا معجمہ وسکون را مہملہ مفاعیلن کے میم دور ہونے کو کھتے ہین اسکے باعث فاعیلن رہتا ہے اسکی جگہہ مفعولن اسکا ہموزن مستعمل ہی اور رکن کا نام اِسصورت مین اَخرَم ہوتا ہے چہارم کشف بفتح کاف وسکون شین معجمہ مفعولات کی تَ دور کرنے کا نام ہے مفعولا رہیگا اسکی جگہہ مفعولن کہین گے اور رکن مکشوف بولا جاویگا +

اور جو زحاف کہ رکنون مین آسکتے ہین وہ گیارہ ہین اوّل اذالہ بکسر الف وذال معجمہ ہے کہ جس رکن کے آخر مین وتد مجموع ہو اسمین ماقبل آخر الف زیادہ کرین جیسے مستفعلن سے مستفعلان ہوجاوے ایسے جزکو مُذال کھتے ہین دوم تسبیغ بہ سین مہملہ وغین معجمہ یعنی جس رکن مین آخر کو سبب خفیف ہو اُس مین الف زیادہ کیا جاوے مثلاً فاعلاتن مین اگر الف زیادہ ہووے تو فاعلاتان ہوگا اسکی جگہہ اسکا ہموزن فاعلیان مستعمل ہے اور رکن کا نام مُسبّغ ہے تنبیہ یہ دو تو زحاف

ایسے ارکان مین واقع ہوتے ہین جو آخر مصرعہ مین ہون یعنی عروض اور ضرب
مین واقع ہوتے ہین صدر اور ابتدا اور حشو مین نہین آتے تیسرا حذذ بفتح حا حطی
وہر دو ذال معجمہ اُس زحاف کو کہتے ہین کہ آخر رکن سے وتد مجموع گر جاوے مثلاً فاعلن
سے فا رہجاوے تو اُسکی جگہہ فع کہین گے اور رکن کو احذ بولینگے چوتھا حذف کہ
آخر رکن سے سبب خفیف دور کرنے کو کہتے ہین جیسے فعولن سے مثلاً لن گرایا جاوے
تو فعو رہے گا اُسکی جگہہ فعَل مستعمل ہوا اور رکن کا نام محذوف ہے پانچوان
خبن بفتح خاے معجمہ و سکون باے موحدہ جس رکن مین کہ اول سبب خفیف ہو
اُسکے دوسرے حرف کے ساقط ہونے کو خبن کہتے ہین مثلاً فاعلن مین سے
الف ساقط ہو تو فعِلن بکسر عین رہیگا اور یہہ رکن اسصورت مین مخبون کہلا دیگا
چھٹا طی بفتح طاء مہملہ و یاے مشدد اسکو کہتے ہین کہ جس رکن مین دو سبب
خفیف ہون انمین سے چوتھا ساکن دور ہووے مثلاً مستفعلن مین سے اگر
ف دور ہووے تو مستعلن رہیگا اسکی جگہہ اسکا ہموزن مفتعلن بولین گے
اور رکن کو مطوی کہین گے ساتوان قصر یعنی جس رکن کے آخر مین
سبب خفیف ہو اُس سبب مین سے ساکن کو دور کرین اور اُسکے ماقبل کو
ساکن کرین جیسے مفاعیلن سے ن گراکر لام کو ساکن کرین تو مفاعیل بسکون
لام رہیگا اور رکن مقصور کہلا ویگا آٹھوان قطع یعنی جس رکن کے آخر مین
وتد مجموع ہو اُسکے آخر کا حرف گراکر ماقبل کو ساکن کرین مثلاً فاعلن سے ن
گراکر لام کو ساکن کرین تو فاعل بسکون لام ہوجاوے گا اُسکی جگہہ فعلن کہین گے
اور رکن مقطوع کہلا وے گا نوان قبض جس رکن مین کہ پانچوان

حرف ساکن سبب خفیف مین کا ہوا دسکے دور کرنے کو قبض کہتے ہین اور اسصورت مین رکن کو مقبوض بولتے ہین جیسے فعولن مین سے نَ گرادین تو فعولُ بضم لام رہیگا دسوان کف بفتح کاف و فاء مشدد کہ حرف ہفتم ساکن کو گرایا جاوے جیسے مفاعیلن مین سے نَ گرایا جاوے تو مفاعیل بضم لام رہیگا اور رکن مکفوف کہلاویگا گیارھوان وَقف کہ وتد مفروق اگر آخر مین واقع ہو اُسکے متحرک حرف آخر کو ساکن کرین جیسے مفعولات مین تَ کو ساکن کرین تو مفعولات بسکون تا ہوجاویگا اور رکن کو موقوف کہین گے ۔

بعض مرتبہ ایک بحر مین کئی زحاف واقع ہوتے ہین تو اسصورت مین اُسکا نام دو نامون سے مرکب ہوگا مثلاً اگر کسی بحر کے ارکان مین سے ایک رکن مین خبن ہوا اور دوسرے مین قطع وہ بحر مخبون مقطوع بولی جاوے گی اور علی ہذا القیاس اسیطرح اگر کئی زحاف ایک رکن مین جمع ہوجاوین تو اُسکا نام بھی مرکب ہوتا ہے لیکن عروضیون نے ایک رکن مین بعض زحافون کے جمع ہونے کا دوسرا نام رکھ لیا ہے اس جہت سے اُنکو بھی لکھدیا جاتا ہے پس ایسے زحاف پانچ ہین اوّل خرب بفتح خاے معجمہ وسکون راے مہلہ مفاعیلن مین اجتماع خرم اور کف کا نام ہے مثلاً خرم کی جہت سے میم اور کف کی جہت سے نَ گرایا جاوے تو فاعیل بضم لام رہتا ہے اُسکی جگھہ مفعولُ بولتے ہین اور رکن اخرب کہتے ہین دوم شتر بفتح شین معجمہ اور سکون تا ر فوقانی کہ اجتماع خرم اور قبض کا نام ہی مثلاً رکن بالا مین اگر مَ خرم کی جہت سے اور یَ قبض کی جہت سے دور ہوجاوے تو فاعلن رہے گا اور رکن کو اشتر کہین گے سوم

شکل اجتماع خبن اور کف کا نام ہے مثلاً فاعلاتن مین سے دوسرا اور ساتوان حرف اگر گرا یا جاوے تو فعلاتُ بکسر عین وضم تا رہیگا اور رکن مشکول کہلاویگا چہارم کشف بفتح کاف تازی وسکون شین معجمہ کہ وقف اور کف کے اجتماع کو کہتے ہین مثلاً مفعولات مین سے اگر حرکت ت کی وقف کے باعث دور ہووے اور وہ تؔ بباعث کف دور کیجاوے تو مفعولا رہیگا اسکی جگہہ مفعولن لکھین گے اور رکن کا نام مکشوف ہوگا پنجم ہتم اجتماع حذف وقصر کا نام ہے مثلاً مفاعیلن مین سے اوّل بباعث حذف لُن دور ہوا پھر مفاعی مین سے بباعث قصر یؔ دور ہوکر عینؔ ساکن ہوا تو مفاعؔ رہا اسکی جگہہ فعول بسکون لام بولین گے اور رکن کو اہتم کہین گے ◆

قواعد تقطیع

چونکہ شعر کی موزونی اور ناموزونی تقطیع سے معلوم ہوتی ہے اسلئے اسکا طریق لکھنا ضرور رہا پس بموجب مذکورہ بالا تقطیع اسکو کہتے ہین کہ شعر کے کلمات کو ایسے ٹکڑے کرین جو وزن مین ارکان بحر کے مطابق ہوجاوین خواہ الفاظ کلمات کے ثابت رہین یا ایک جزایک کلمہ کا دوسرے کے کل یا جز کے ساتھ ملکر رکن کے ہموزن ہو یا ایک جز وہی کسی کلمہ کا ہموزن کسی رکن کے ہوجاوے پس اس ہموزن کرنیکے لئے قواعد مفصلہ ذیل کام آتے ہین ◆

قاعدہ اوّل وزن کرنے مین سکون وحرکات کی شمار در جگہہ برابر ہونی چاہیئے خصوصیت کسی حرف یا حرکت کی ضرور نہین مثلاً بلبل اور طوطی اور صندل ان سبکا وزن فعلن ہے یعنی جیسے دو حرکت اور دو سکون فعلن مین ہین

اسیطرح اُن الفاظ مین بھی یہ ضرور نہین کہ یہان آخر کو نون ہے تو وہان بھی ہونا چاہیئے یا یہان اول حرف کو فتحہ ہے تو وہان بھی ہووے +

قاعدہ دوم تقطیع کرنے مین الفاظ ملفوظ کا اعتبار ہوتا ہے یعنی جو زبان سے نکلتے ہین اور جو حروف کہ صرف کتابت مین ہوءین اور بولے نجاوین وہ تقطیع مین شمار نہون گے ایسے حروف یہہ ہین +

اوّل الف لفظ این آن از وغیرہ کا اگر ایسا ہوگا کہ پڑھنے مین اُسکے ما قبل کا حرف یٓ یا آ یا زٓ سے ملتا ہوا معلوم ہوتا ہوگا تو ایسا الف تقطیع مین شمار نہوگا مثلاً ع جز این نیستم چارہ در سرشت + اس مصرعہ مین الف لفظ این کا ملفوظ نہین

دوم نون غنہ جو بعد حروف علت کے واقع ہو جیسے زمان اور زمین وغیرہ کا بشرطیکہ شعر کے عروض اور ضرب مین واقع نہو تو اسطرحکا نون بھی تقطیع سے ساقط ہوگا مثلاً زمان کو بجاے زما سمجھین گے اور اگر عروض وضرب مین واقع ہوگا تو بجاے ایک حرف ساکن کے متصور ہوگا اور اگر بیچ مین آوے اور ملفوظ بطور اور الفاظ کے ہو تو حرف متحرک کی جگہہ شمار ہوگا +

سوم واو معدولہ کہ ہمیشہ تلفظ مین نہین آتی تقطیع سے خارج متصور ہوگی مثلاً خواب کو خاب کی جگہہ سمجھین گے +

چہارم ہا مختفی کہ صرف اظہار حرکت کے لیئے ہی جیسے نامہ اور جامہ کی اگر بیچ مین شعر کے آویگی تو تقطیع سے خارج ہوگی اور اگر عروض وضرب کے آخر مین آویگی تو بجاے حرف ساکن کے متصور ہوگی +

پنجم واو عاطفہ کہ شعر مین اکثر اُسکے ما قبل کے ضمّہ پر کفایت کرتے ہین جیسے اس

مصرعہ مین ع پناہِ بلندی و پستی توئی * ایسی واو بھی تقطیع مین داخل نہین ہے لیکن اگر ضمہ ماقبل خوب دراز ہوگا جیسے اس مصرعہ مین ع علم و ہنر و فضائل و کسب کمال * یا مثل واو ابتدار کلمہ کے فتحہ سے ملفوظ ہوگی جیسے اس مصرعہ مین ع بدہ ورنہ ستمگر بزور بستاند * توان دونون صورتون مین تقطیع مین داخل ہوگی *

ششم الف لام عربی کے الفاظ کا جیسے بالضرور مین یا صرف الف جس صورت مین کہ لام بولا جاوے جیسے بالفرض مین یہہ بھی داخل تقطیع نہین - غرض سوا ان چھون کے اگر کوئی اور حرف اسطرحکا ہو کہ تلفظ مین نہ آتا ہو وہ بھی خارج تقطیع سے ہوگا *

قاعدہ سوم اگر وسط مصرعہ مین دو ساکن ایک جگہہ آوین تو ساکن اول کو قائم رکھتے ہین اور دوسرے کو متحرک کر لیتے ہین جیسے ع نگہدار ما راز راہ خطا * اسکی تقطیع یہہ ہے - نگہدا فعولن رمارا فعولن الخ - غرضکہ ر نگہدار کی جو دوسرا ساکن ہے متحرک ہوگئی اور اگر دو ساکن آخر مصرعہ مین آوینگے تو دونو بحال رہین گے *

قاعدہ چہارم اگر حروف ساکن وسط مین دو سے زیادہ ہون تو اوّل ساکن بحال رہیگا اور دوسرا متحرک ہوجاویگا اور باقی حذف ہوجاویگا جیسے ع راست تیر ایاز ای محمود * تقطیع اول رکن کی یہہ ہوگی - راس تیر فاعلاتن لیکن س لفظ راست کا متحرک ہوگیا اور ت دور ہوگئی اور اگر آخر مصرعہ مین تین ساکن جمع ہونگے تب بھی دو ساکن بحال رہینگے اور تیسرا

دور ہو جاویگا غرضکہ تین ساکن اوزان شعر مین کہین جمع نہین ہوتے +

قاعدہ پنجم بعض الفاظ ایسے ہین کہ اُن کے تلفظ مین بعض حروف زبان سے نکلتے ہین جو مکتوب نہین ہوتے پس تقطیع مین وہ حروف بھی خیال رکھنے چاہئین مثلاً آمد کو تقطیع مین ا مد دو الف سے خیال کرنا چاہیئے اسیطرح جس اضافت کا کسرہ دراز پڑہا جاتا ہے جیسے اوپر کے مصرعہ مین تیر کی ر کا کسرہ تو اُسکی جگہہ ایک ہی ساکن تصور کرنی چاہیے اس طرح کی ی کو یاے باطنی کہتے ہین اسیطرح حرف مشدد اگر کسی کلمہ مین واقع ہو تو اس کو دو حرفون کی جگہہ جاننا چاہیئے مثلاً فرّخ کو بجاے فررخ سمجھین گے +

قاعدہ ششم حروف علت یعنی واو الف یا کہ آخر مین الفاظ کے آتے ہین بعض اشعار ایسے ہوتے ہین کہ انکا تلفظ بہت مختصر ہوتا ہی پس ایسی صورت مین اُن کے ماقبل کی حرکت تقطیع مین شمار ہوتی ہے اور یہہ حروف معدوم متصور ہوتے ہین جیسے ع چو آن جملہ را سعدی املا کند + اس مصرعہ مین چو اور سعدی کے حروف علت کا تلفظ مختصر ہے اسلئے داخل تقطیع نہون گے صرف حرکات ماقبل کافی ہین +

———(٠ ❁ ٠)———

اب یہان ایک نقشہ بحرون مروجہ کا بترتیب حروف تہجی درج کیا جاتا ہے جس سے مشہور بحرون کا نام اور مثال اور وزن معلوم ہوتا ہے +

نام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر	کیفیت
ا خفیف مسدس مخبون مقصو " " " محذوف	وزن بحر خفیف گویم بات راز دل با سگبادرش گویم	فاعلاتن مفاعلن فعلات فاعلاتن مفاعلن فعلن	رکن دوم مستفعلن تھا جو خبن کی باعث مفاعلن ہوگیا اور رکن آخر مخبون اور مقصور یا محذوف دونو ہی اور یہہ بحر مسدس ہی آتی ہی +
۲ رجز مثمن سالم رجز مثمن مذال رجز مثمن مطوی مخبون	بہ خیز ایصاحب سخن بحر رجز را یاد کن تا بت غم تنہائی و باطل خیال خانمان مطرب بخوشنوا بگو تازہ بتازہ نو بنو	مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلان مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن	اسمیں صرف آخر کا رکن مذال ہوتا ہی + اسمیں اول رکن مطوی ہی اور دوسرا مخبون [illegible]
۳ رمل مثمن مقصور رمل مثمن محذوف رمل مثمن مشکول	شعر در بحر رمل باشد بہ از آب حیات ای متاع درد در بازار جان انداختہ ابقلامی تو ماراخبر از جہان برآمد	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن	صرف آخر کا رکن مقصور یا محذوف آتا ہی + اول رکن مشکول اور دوسرا سالم اسیطرح بترتیب آخر تک +

نام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر	کیفیت
رمل مثمن مخبون مقصور	میکنم ہر نفس از دست فراقت فریاد	فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات	صدر سالم ہی باقی مخبون اور ضرب مقصور بھی +
״ ״ محذوف	دل من داند و من دانم و داند دل من	فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن	سب ارکان مخبون ہین اور ضرب محذوف بھی
رمل مسدس مقصور	بادشاہا جرم ما را در گذار	فاعلاتن فاعلاتن فاعلات	صرف آخر کا رکن مقصور یا محذوف ہی +
״ ״ محذوف	بشنو از نے چون حکایت میکند	فاعلاتن فاعلاتن فاعلن	
رمل مسدس مخبون مقصور	عاقلان را نبود پیشہ تبغض	فاعلاتن فعلاتن فعلات	رکن اول انکا اور دوسرا مخبون اور آخر کا مقصور یا محذوف بھی +
״ ״ محذوف	مشک آنست کہ ببوید از خود	فاعلاتن فعلاتن فعلن	
سریع مسدس مطوی موقوف	بحر سریع آمدہ اسے نیکذات	مفتعلن مفتعلن فاعلات	اول و دوم رکن مستفعلن بسقاطی کی جہت سی مفتعلن ہوگیا اور آخر کا رکن مفعولاتُ ہی جو طی اور وقف سی فاعلات ہوگیا ہی +
سریع مسدس مطوی موقوف مکشوف	شیر خدا شاہ ولایت علی	مفتعلن مفتعلن فاعلن	اول و دوم مطوی اور آخر مطوی موقوف مکشوف یہ بھی مثمن نہیں آتی

نام بحر	مصرع مثال	وزن بحر	کیفیت
۵ کامل مثمن مذال کامل مثمن سالم	تو بحر کامل اگر سے پی وزن آن بکنم بیان ز دلم نکرد یکی گذر ز وفا ر آن دگری رسد	متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلان متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن	حرف آخر کا رکن مذال ہے
۶ متدارک مثمن مقطوع " مخبون متدارک مخبون یا مقطوع مضاعف	بحر تدارک از بر میکن چو رخت بنود گل باغ ارم مشابہ نبود کس در دنیا در حلم و سخائی ہیہات	فعلن فعلن فعلن فعلن فَعِلن فَعِلن فَعِلن فَعِلن فَعْلن فَعِلن فَعِلن فَعِلن فَعِلن فَعِلن فَعِلن فَعْلن	سب ارکان مقطوع ہیں اصل میں فاعلن تھا سب ارکان مخبون ہیں + دو ملا دو چہار رکن مخبون ہی باقی مقطوع اور کبھی آخر کا رکن احذ بھی ہوتا ہی اور مضاعف سے یہ غرض ہے کہ بحر کے ارکان آٹھ کی جگہ سولہ کر لئے گئے ہیں اور دہند ہوجاتے ہیں
۷ متقارب مثمن مقصور " " محذوف	سخن وا بود در تقارب قبول کریما بہ بخشائے بر حال ما	فعولن فعولن فعولن فعول فعولن فعولن فعولن فعل	حرف رکن آخر مقصور یا محذوف ہی +

نام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر	کیفیت
متقارب مثمن اثلم	توان گذشتن آسان ازان کو	فعلن فعولن فعلن فعولن	اوّل رکن اثلم دوسرا سالم اسیطرح بترتیب آخر تک ✤
متقارب مثمن مقبوض اثلم	زدرد ہجر شاچہ چارہ سازم	فعول فعلن فعول فعلن	اوّل رکن مقبوض دوم اثلم بہ ترتیب آخر تک ✤
″ ″	لطف تو سازی بر من عاجز	فَعْل فعولن فعل فعولن	اوّل رکن مقبوض وا اثلم دونوا ور دوسرا سالم بترتیب ✤
متقارب مثمن مقبوض اثلم مضاعف	زہی جمال تو قبلۂ جان حریم کوی تو کعبۂ دل	فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن فعول فعلن	اوّل مقبوض دوم اثلم بترتیب ✤
″ ″	زلف دل آرا بر مہ رویت تیرہ شب آ و آتش سوگ	فعل فعولن فعل فعولن فعل فعولن فعل فعولن	اوّل مقبوض و اثلم دوم سالم بترتیب ✤
″ ″ سالم	زمین گردد از نعل اسپان مغربل	فعولن فعولن فعولن فعولن	اسکا آخر رکن کبھی مسبغ بھی آتا ہی خواہ سالم ہو یا اثلم ✤
مجتث مثمن مخبون محذوف	بہجر محبت اگر دم زنی درنگ مکن	مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن	رکن اوّل و سوم مستفعلن تھا خبن سی مفاعلن ہو گیا اور دوم مخبون اور آخر مخبون و محذوف ✤
مجتث مثمن مخبون مقصور	سپیدہ دم چو زدم آستین بشمع شعور	مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلات	مشرح صدر مقصور

نام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر	کیفیت
۹ مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف	بحر مضارع است دران گوہر سخن ؛	مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن	اول اخرب ہے دوم اور سوم مکفوف آخر محذوف
" " " مقصور	یا رب نصیب ہیچ مسلمان دگر مباد ؛	مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات	" " " " مقصور
مضارع مثمن اخرب	از تو وفا نیاید دانی کہ نیک دانم ؛؛	مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن	ایک جز اخرب اور دوسرا سالم بترتیب دو رکن
۱۰ منسرح مثمن مطوی مکشوف	یاد نما منسرح پند مرا گوش کن	مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن	رکن اول مستفعلن تھا جو طی کے سبب مفتعلن ہو گیا اور دوم مفعولات تھا جو طی اور کشف کے سبب فاعلن ہو گیا
منسرح مثمن مطوی موقوف	نوش لب لعل یار قیمت شکر شکست	مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلات	رکن اول مطوی ہے اور دوسرا مطوی موقوف بترتیب
" " " مجدوع	ہمچو عرق بر عذار شاہد غضبان	مفتعلن فاعلات مفتعلن فاع	اول سوم مطوی ہے دوم مطوی موقوف آخر مجدوع
۱۱ ہزج مثمن سالم	مدو بحر ہزج از دست بر دل میزند ناخن ؛	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن	
ہزج مثمن مسبغ	بااہل حرف باید گفت اہل حرف بسیار است	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلان	صرف رکن آخر مسبغ ہے باقی سالم ؛

نام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر	کیفیت
ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف	اقبال کرم میگزد ارباب ہمم را	مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن	رکن اوّل اخرب ہے اور دوم وسوم مکفوف اور آخر محذوف
״ ״ ״ مقصور	الملۃ للہ کہ نیازم بہ نسب نیست	مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل	״ ״ ״ ״ ״ آخر مقصور
ہزج مثمن اخرب	اے بادشہ خوبان داد از غم تنہائی	مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن	ایک جز اخرب ہے اور ایک سالم بترتیب
ہزج مثمن مقبوض	دلم بروں شد از غمت غمت ز دل بروں نشد	مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن	سب ارکان مقبوض ہین
ہزج مثمن اشتر	وقت را غنیمت دان ہر قدر کہ بتوانی	فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن	اول اشتر ہے دوم سالم بترتیب
ہزج مثمن اخرب مقبوض مکفوف اہتم	سرمد غم عشق بوالہوس را ندہند	مفعول مفاعلن مفاعیل فعول	رکن اول اخرب دوم مقبوض سوم مکفوف آخر اہتم
ہزج مثمن اخرم اشتر مکفوف مجبوب	از وحدت شد فروغ خورشید فلک	مفعولن فاعلن مفاعیل فعل	اول اخرم ہے دوم اشتر سوم مکفوف آخر مجبوب

فائدہ یہ دونون وزن رباعی کے ہین صورت اول مین رکن اول مفعول رہتا ہے اور دوم وسوم مفاعلن یا مفاعیلن یا مفاعیل یا مفعولن ہوتا ہے اور آخر کا رکن فعول یا فعل یا فع یا فاع ہوتا ہے اور دوسری صورت مین اول ہمیشہ مفعولن رہتا ہے اور دوم وسوم فاعلن یا مفاعیل یا مفعول یا مفاعیلن

نام بحر	مصرعہ مثال	وزن بحر	کیفیت
ہوتا ہے اور آخر کا رکن مثل صورت اول کے چار طرح آتا ہے غرضکہ دونوں صورتوں کے سب اوزان بارہ بارہ ہوتے ہیں پس رباعی کے کل وزن ۲۴ ہوئے اور جائز ہے کہ ایک ہی رباعی کا ایک مصرعہ ایک صورت کے کسی وزن پر ہو اور دوسرا اُسی صورت کے یا دوسری صورت کے کسی وزن پر ہو			
ہزج مسدس مقصور	بنام شاہد نازک خیالان	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل	آخر کا رکن مقصور یا محذوف ہے
ہزج مسدس محذوف	الٰہی غنچۂ امید بکشا	مفاعیلن مفاعیلن فعولن	
ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف	اے ہرزہ دامن بارا را	مفعول مفاعلن فعولن	اول اخرب دوم مقبوض سوم محذوف
״ ״ ״ مقصور	چون در رہ دمی نہی پاے	مفعول مفاعلن مفاعیل	״ ״ ״ مقصور
ہزج مسدس اخرم اہتم	یارب باشی بسم اللہ	مفعولن مفعولن فاع	اول و دوم اخرم ہیں اور آخر اہتم

فائدہ اگر شعر کے ایک مصرعہ میں کوئی رکن مقصور آوے اور دوسرے مصرعہ میں وہی رکن محذوف ہو تو کچھ مضائقہ نہیں اسی طرح رکن آخر کا ایک مصرعہ میں مسبغ اور دوسرے میں سالم ہونا یا ایک میں مطوی اور دوسرے میں مطوی مکشوف ہونا یا رکن اول کا ایک مصرعہ میں سالم اور دوسرے میں مخبون ہونا کچھ مضائقہ نہیں

فصل دوم قافیہ کا بیان

جو حرکات اور حروف الفاظ مختلف کے ایک بیت کے یا کئی شعرون کے مصرعون کے آخر مین مکرر ہون انکو قافیہ کہتے ہین مثلاً آبدل اور حاصل کہ الفاظ مختلف ہین اگر مصرعون کے آخر مین آوین تو لام اور اُسکے ماقبل کا کسرہ مکرر ہوگا اور قافیہ کہلائیگا غرضکہ قافیہ کے لئے دو شرطین ہین ایک تو یہ کہ الفاظ مختلف ہون خواہ لفظاً و معنی دونون جیسے گذرا یا فقط معنی مختلف ہون جیسے بینی کہ دونون مصرعون کے آخر مین بجاے قافیہ آوے اور ایک جگہ بمعنی عضو معین اور دوسرے جگہ بمعنی فعل ہو یا اختلاف صرف لفظاً ہو جیسے سرد اور برد کا مثلاً قافیہ کرین - دوسری شرط یہ ہے کہ مکرر ہونیوالے حروف کلمات مستقل نہون بس اگر یہ دونون شرطین نہونگی یعنی کلمات مکرر لفظ و معنی مین متحد ہون اور مستقل بھی ہون تو ایسے کلمات کو قافیہ نہ کہین گے بلکہ ردیف بولین گے جیسے اس شعر مین عرفی کے ؎ اے متاع درد در بازار جان انداختہ ٭ گوہر ہر سود در جیب زیان انداختہ ٭ کہ انداختہ متحد اللفظ والمعنی بھی ہے اور مستقل بھی اسلئے ردیف ہے اور ردیف صرف شعراے عجم کے اشعار مین ہوتی ہے ٭

حروف قافیہ

اب معلوم کرنا چاہیئے کہ حروف قافیہ کے نو ہین مگر جو مستعمل روزمرہ حال ہین وہ سات ہین ایک تو انہین سے ہر ایک قافیہ مین ہوتا ہے اور باقی چھ مین سے کبھی ایک کبھی دو کبھی زیادہ اُسکے ساتھ آتے ہین جو حرف ہمیشہ ہر ایک قافیہ مین آتا ہے اُسکو روی کہتے ہین جیسے اس شعر مین ؎ نداریم غیر از تو فریاد رس ٭ توئی عاصیان را خطا بخش و بس ٭ حرف س لفظ رس اور بس مین روی ہے بدون روی کے قافیہ نہین ہوسکتا یہ حرف

اصل قافیہ کی ہے دوسرا حرف قافیہ کا رِدف بکسر را ہے اور ردف حرف مدہ کو
کہتے ہین یعنی ان حروف علت کو جو رَوِی سے پہلے بدون واسطہ کسی حرف متحرک کے
واقع ہون اور اُنکے ماقبل کی حرکت بھی اُنکے موافق ہو جیسے کار اور بار کا الف اور ریش
اور پیش کی یے اور گورا اور شور کی واو اس طرح کی ردف کو جو متصل روی کے آوے
اصلی کہتے ہین جیسے اس شعر مین ؏ شوکتش گرد آمدے بکان واشق شدے چنبر زمین و زمان
مکان اور زمان مین نون ردی اور الف ردف اصلی ہے اور اگر روی اور حرف مدہ یعنی
ردف اصلی مین فاصلہ کسی حرف ساکن کا ہو تو اُس ساکن کو ردف زائد کہین گے اور حرف
مدہ کو ردف اصلی جیسے اس شعر مین ؏ در سخن برکشید مغز ز پوست ۔ لفظ و معنی غریب اردو
دوست ۔ ت ردی ہے اور س ردف زائد اور واو ردف اصلی اور ردف خواہ
زائد خواہ اصلی اسکا قافیہ مین مکرر لانا ضرور ہے مثلاً لفظ دوست کا قافیہ اگر راست
کہین کہ جسمین ردف اصلی مختلف ہے تو جائز نہوگا اسی طرح اگر دوست کا قافیہ کوفت
لاوین جسمین ردف زائد مختلف ہے تو یہ بھی درست نہین بلکہ فصحا کے نزدیک اگر ایک جگہ
واو یا یا معروف ردف ہو اور دوسری جگہ یہی دونون حرف مجہول ہون مثلاً قافیہ
نور کا لفظ گور کے ساتھ یا قافیہ تیر کا لفظ دیر کے ساتھ کیا جاوے تو اچھا نہین اگرچہ
متاخرین اسکو کبھی استعمال کرتے ہین تیسرا حرف قافیہ کا قید ہے یعنی وہ ساکن جو
سوائے ردف کے پہلے رَوِی کے واقع ہو اور وہ یا تو حرف صحیح ہوگا یا حرف علت جسکے
ماقبل کی حرکت اوسکے مطابق نہو جیسے غور اور طور اور سیر اور خیر یا صبر اور ابر مین
واو اور یے اور ب حرف قید ہین اور مختلف ہونا قید کا بھی قافیہ مین ناجائز ہے مثلاً
تخت کا قافیہ طشت نہین کر سکتے چوتھا حرف قافیہ کا تاسیس ہے یعنی وہ الف کہ آئین

اور ردی مین ایک حرف متحرک واسطہ ہو جیسے الف حاصل اور کامل کا اور اس حرف متحرک کو دخیل کہتے ہین اور یہ پانچوان حرف قافیہ کا ہے اور اُنکا موافق ہونا قافیہ مین ضرور نہین مثلاً بیدل کا قافیہ حاصل کے ساتھ درست ہے حالانکہ بیدل مین بالکل تاسیس ندارد ہے اسی طرح حاصل اور کامل کا قافیہ جائز ہے حالانکہ دخیل ایک مین ص ہے اور دوسری مین میم چھٹا حرف قافیہ کا وصل ہے یہ وہ حرف غیر مستقل ہے جو بعد ردی کے لاحق ہوتا ہے مثل ہاے نسبت یا یاے مصدری یا علامت اضافت یا جمع وغیرہ جیسے اس شعر مین ؎ اے خالق ہر بلند و پستی ٭ شش چیز عطا بکن زہستی ٭ اسمین ت ہستی اور پستی کی ردی ہے اور ی علامت مصدری کلمہ غیر مستقل وصل ہے ساتوان حرف قافیہ کا خروج ہے یعنی وہ حرف غیر مستقل جو بعد وصل کے آوے جیسے ؎ در ستایش زار جمندیہا ٭ میکند کوتہی بلندیہا ٭ اس شعر مین د ردی ہے اور ی علامت مصدر وصل ہے اور ہا علامت جمع خروج ہے اور مکرر آنا وصل و خروج کا قافیہ مین ضرور ہے جیساکہ مثالون سے معلوم ہوا۔

حرکات قافیہ

اب حرکات قافیہ کو معلوم کرنا چاہیئے کہ چھ حرکتین متعلق قافیہ کے ہوتی ہین اول رَس بفتحہ راے مہملہ و سین مہملہ کہ فتحہ ماقبل الف تاسیس کو کہتے ہین دوم اشباع بکسر الف و شین معجمہ حرف دخیل کی حرکت کو کہتے ہین تیسرے حذو بفتحہ حا حطی و ذال معجمہ و واو حرکت ماقبل ردف خواہ قید کا نام ہے اسکا اختلاف درست نہین مثلاً لفظ ہند کو چند کے ساتھ قافیہ نہین کرسکتے چوتھی توجیہ ردی ساکن کے ماقبل کی حرکت کا نام ہے اور یہ بھی یکسان ہونی چاہیئے اسکا اختلاف بھی درست نہین مثلاً دلبر کو صابر کے ساتھ قافیہ

فائدہ اگر حرف رِدی کے ساتھ حرف وصل بھی ہو تو اختلاف حرکت ماقبل رِدی یا قید کا
بعضون کے نزدیک درست ہے جیسے آہستہ کا قافیہ دستہ کرین مثلاً کہ اس صورت مین
ت ردی ہے اور ہ وصل اسی لئے اختلاف حرکت ماقبل قید کا درست ہوا پانچوین۔
مجریٰ حرف ردی کی حرکت کا نام ہے اسکا اختلاف بھی درست نہین چھٹی نفاذ
حرف وصل کی حرکت کا نام ہے اور یہ بھی یکسان ہی رہتی ہے ÷÷

عیوب قافیہ

اب معلوم کرنا چاہیے کہ قافیہ مین چار عیوب ہوتے ہین اوّل اقواء وہ یہ ہے کہ ردی یا
قید کے ماقبل کی حرکت مختلف ہو جاوے مثلاً دُرا در دُر کا قافیہ ہو جاوے یا ست
اور شست کا قافیہ آجاوے۔ دوم اکفاء وہ یہ ہے کہ حرف ردی ایسے حرف سے
بدلجاوے جو اُسکا قریب المخرج ہو مثلاً کاف تازی اور کاف فارسی کا ردی مین واقع
ہونا مثلاً رگ کا قافیہ شک کے ساتھ ہوجاوے تیسرا اسناد وہ یہ ہے کہ ردف کو مختلف لاوین
جیسے زمین کا قافیہ زمان لاوین چوتھا ایطا یعنی ایک ہی قافیہ کو دو بار لاوین اُسکی
دو قسمین ہین ایک جلی یعنی ظاہر وہ یہ ہے کہ ردی کسی ایسے حرف کو کرین جسمین لیاقت
اصل ہونے کی نہو بلکہ وہ حرف قابل وصل ہونے کے ہو جیسے علامت مصدر یا مضارع
کو مثلاً ردی ٹھیراوین اور داشتن کو بافتن کے ساتھ ہم قافیہ کرین یا کند اور دہد کو قافیہ کرین
تو اس طرح کا قافیہ درست نہین اور خفی یعنی پوشیدہ ایطا یہ ہے کہ تکرار قافیہ کی ظاہر نہو
مثلاً آب اور گلاب کو اگر ہمقافیہ کرین تو اگرچہ گلاب مین بھی آب موجود ہے مگر وہ گل کے ساتھ
ایسا متحد ہو گیا ہے کہ گویا ایک لفظ جدا گانہ معلوم ہوتا ہے پس اس طرح کا تکرار ہونا درست ہے
اقسام قافیہ۔ قافیہ کی دو قسمین ہین ایک اصلی اور ایک بنایا ہوا۔ اصلی وہ ہے جو لفظ کن

خود قابلیت قافیہ ہونے کی ہو جیسے اکثر اشعار کے قافیے ہوتے ہین اور بنایا ہوا وہ ہے کہ کسی کلمہ کو دوسرے لفظ کے ساتھ ترکیب دیکر لیاقت قافیہ کرنے کی کیجاوے جیسے اِس شعر مین سے کسے کو زین بیان گویا نباشد ؛ ز لطفِ فارسی بیگانہ باشد ؛ کہ قافیہ بیگانہ کا لفظ گویا نہین ہو سکتا مگر جب اُسکو مرکب کیا لفظ نہ کے ساتھ تو ہمین قابلیت قافیہ ہونے کی بیگانہ کے ساتھ ہو گئی ؛ اب قافیہ باعتبار حرکات و سکون کے چار قسم پر ہے اول یہ ہے کہ قافیہ مین دو ساکن متصل ہون اُسکو **مترادف** کہتے ہین جیسے اِس شعر مین سے دریغا کہ از نسل اسفندیار ؛ ہمین بود یک سالک راہ یادگار ؛ کہ لفظ یار اور گار جو قافیہ کے اجزا ہین دونون مین دو دو ساکن ہین۔ دوم یہ کہ آخر مین ایک ساکن ہو اور اُسکے پہلے ایک متحرک ہو اور اُس متحرک کے پہلے بھی ایک ساکن اور ایک متحرک ہو ایسے قافیہ کو **متواتر** کہتے ہین جیسے اس شعر مین سے بار ناموس خلق بر گردن ؛ وہ چہ زیبا است کار حق کردن ؛ لفظ گردن اور کردن جو کلمات قافیہ کے ہین دونون مین متحرک و ساکن بترتیب دو بار آئے ہین۔ تیسرے یہ کہ ساکن آخرین یعنی رَوِی سے پہلے دو متحرک ہون ایسے قافیہ کو **متدارک** کہتے ہین جیسے اس شعر مین سے تکبر مکن زینہار اے پسر ؛ کہ روزے ز دستش درآئی بسر ؛ کہ ر رَوِی سے پہلے دو متحرک ہین۔ چوتھے یہ کہ رَوِی سے پہلے تین متحرک ہون اُسکو **متراکب** کہتے ہین جیسے اِس شعر مین سے عارضش نوبہار باغ ارم ؛ داغ پروانگی چراغ حرم ؛ کہ حرف روی م تی سے پہلے دونون مصرعون مین تین تین متحرک ہین ؛

فائدہ حرف روی اگر ساکن ہو جیسا کہ اشعار گذشتہ مین ہے تو ایسی روی کو **مقید** کہتے ہین اور اگر متحرک ہو تو اُسکو **مطلق** کہتے ہین جیسے اس شعر مین سے بشکند آسمان دیوانش ؛ نشکند طاق عہد و پیمانش ؛ یہان حرف ن جو روی ہے اور حرکت فتحہ کی رکھتا ہے روی مطلق ہے ؛ **تمت**